188492

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY.

اے رب مرے تاج بخش خاقان تو ہے — سلطانِ جہان و شاہِ شاہان تو ہے
تو چاہے جسے شاہِ شہنشاہ کرے — ہر عہد کا بے زوال سلطان تو ہے

مرقع تاجپوشی

حصہ دوم

جسمین دربار تاجپوشی دہلی کا مفصل حال درج ہے

مولفہ

مولوی سید امجد علی صاحب اشہری

مطبع آگرہ اخبار مین چھاپا گیا

مبارکباد

از تصنیف لطیف مولانا شہری صاحب مولف مرقع تاجپوشی

اڈورڈ ہفتمین کو ہندوستان مبارک — یہ تاج و تخت دہلی با فتح و شان مبارک
کرزن (ویسرائے) کو جشن کرنا دلی مین تمکنت سے — اے دوستانِ انگلش با این و آن مبارک
کیناٹ (برادر شاہنشاہ) جلوہ گر ہین دربارِ خسروی مین — اے خاکِ پاک دہلی یہ میہمان مبارک
دیکھو سکندرہ مین آکر مزارِ اکبر (تربت اکبر شاہنشاہ) — مقبور یہ زمین کو اے آسمان مبارک
لاہور کو سلامت مہر النسا (نور جہان) کی تربت — تربت کی روشنی کو نورِ جہان مبارک
پہلو مین زیب تربت ہین ارجمند بانو — یہ تاج گنج تمکو شاہ جہان مبارک
اورنگ زیب (عالمگیر) سوئین آرام سے لحد مین — فردوس و خلد و رضوان حور و جنان مبارک
رنگون نے جگہہ دی شاہِ ابوظفر (آخر بادشاہ) — یادِ کہن یہ سب کو ضبطِ فغان مبارک
غوری کے کوس شاہی نقارے غزنوی کے — انگلش کے ہاتھہ بجنا اے آسمان مبارک
شاہِ اودہ (واجد علی شاہ) کو جا کر کلکتہ (مٹیا برج) کی زمین پر — حکمِ قضا سے مرنا اے جانِ جان مبارک
پنجاب والو تمکو اک شیر (رنجیت سنگھ) کے عوض مین — انگلستن کے شیرِ غران ہر ہر زمان مبارک
ٹیپو کے شاہزادو تمکو میانِ کشور — یہ جلسہ ہائے عیش و امن و امان مبارک
انگلش کا طرز و آئین ہر قوم کو ہے یکسان — ایسا جو ہو الہی وہ حکمران مبارک
ہر قوم اوس سے یکسان سب فائدہ اٹہاتی — یہ طرزِ حکمرانی اے دوستان مبارک
کرتے ہین نذر تمکو ہم تاج و تخت شاہی — لو صاحبانِ انگلش ہندوستان مبارک

کیا اس سے بڑھ کے تمکو ہم دین تمہین بتاؤ — یہ پیشکش ہمارا با نذرِ جان مبارک

جو ہمکو دو وہ احسان جو لُو وہ حق تمھارا — تم ہمکو ہو سلامت تمکو جہان مبارک

اب چین سے مرہٹے اشلوک لکھین بیٹھے — پونا کو علم و دولت ہائے دوستان مبارک

جیتے ہون گر پنڈارے تو دیکھین امن کشور — یہ امن عام سب کو باجسم و جان مبارک

دل دے چکے ہین تمکو تم جان ہو ہماری — تمکو یہ دل سلامت ہمکو یہ جان مبارک

استانبول تجھکو دے زی حمید تیرا — تجھکو ترا مظفر اے اصفہان مبارک

کابل تجھے ہمایون ترا حبیب کشور — ہندوستان کو قیصر با عز و شان مبارک

کیون روس سے ڈرینگے گو لاکھ وہ ڈرائے — انگلش کا ہمکو ہر دم زورِ توان مبارک

تمغے خطاب ملنا درگاہِ خسروی سے — تمکو یہ اے رئیسو ہر ہر زمان مبارک

اے قیصر یگانہ اے نازشِ زمانہ — ہندوستان سلامت انگلستان مبارک

وکٹوریہ کا ترکہ اڈورڈ ہفتمین کو — ہر ملک مین الٰہی با این و آن مبارک

دلی بنی پرستان ہے شہر اندرستان — یہ جلسہ ہائے رقص و نازِ بتان مبارک

گل بوٹے دیکھتے ہو صحن چمن مین ہر سو — یہ پھول اور کلیان اے گلستان مبارک

ہر ایک تہنیت کا تیرے لئے ہے دفتر — بوڑھے ہے کہین سلامت طفل و جوان مبارک

ہمکو خبر نہین ہے وارفتگی سے اپنی — بولین کہان سلامت لکھین کہان مبارک

اے ناظمانِ خلوت اے کاملانِ وحدت — یہ کثرتِ خلایق یہ کن فکان مبارک

عشاق کو سلامت دیوان خاص شاہی — دیوان عام خاقان وقفِ بتان مبارک

یہ انجنین یہ ریلین یہ تار یہ مشینین — یہ تار برقیون پر حکم روان مبارک

یہ برق کے اثر سے سائنس کے کرشمے — اعجاز کے مقارن بالذہن و آن مبارک

سید نے جو پڑھایا محسن نے جو سکھایا — آموختہ یہ تمکو پیر و جوان مبارک

تم شاہ ہو ہمارے سلطنت تمھاری — جو تم کہو اوسی کو بولین کہ ہان مبارک

ماڈورڈ اور کرزن اے ساکنان لندن — ہمکو یہان سلامت تمکو وہان مبارک
شوکت ریاض چشتی حیرت وکیل صادق — تمکو یہ ہوش افزا آزادیان مبارک

اے شہری جہان مین یاران اہل فن کو
جب تک سخن ہے باقی اُردو زبان مبارک

ہندوستان کے دربار قدیم

عہد ہنود

نوشتۂ مولوی سید امجد علی صاحب شہری مؤلف مرقع تاج پوشی

ڈہونڈنے والے وہان پائین گے صورت میری — عالم قدس کے اوس پار ہے خلوت میری
مدد اے طاقت گفتار کہ کچہہ کہنا ہے — پوچھتے ہین دم آخر وہ حقیقت میری

اسوقت ہم ادب اور تاریخ کے اوس دشوار گزار وادی مین کھڑے ہین جسمین پرانی شاہراہون کے نشانات مٹ چکے۔

• ہری ہری جہاڑی مین پک ڈنڈیون کے کچہہ نشان نظر آتے ہین جنکی رہنمائی سے ہم کوئی صحیح راستہ اختیار نہین کر سکتے لیکن سوچتے سوچتے ہمنے ایک راستہ اختیار کیا ہے جسپر نئے چلنے والون کے کچہہ نشان قدم پائے جاتے ہین۔ اور ہم سمجھہ رہے ہین ؎

ابہی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

• ہمنے اوس راستہ کو راستی کی سڑک سمجہا ہے اور اوس سڑک پر آزادی کی دہن مین چلے جارہے ہین اور ہمارے دل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمکو اس سڑک پر اسی دہن سے چلنا چاہیے۔

اور یہ مضمون کتنا ہی مختصر ہو لیکن جتنا ہو وہ سچا ہو - اور جو کچھ ہمارے دل مین ہے وہ زبان پر آسکے اور جو زبان پر ہے وہ قلم سے نکلے -

ہمارا یہ مضمون چھوٹا ہو لیکن کیسا چھوٹا جیسے خردبین جسکے تل کے برابر آئینے مین بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے کھیل تماشے نظر آتے ہین -

اس مضمون کے دیکھنے اور دکھانے کو زمانہ کی آنکھین خوردبین کی کوششون سے کم بین ثابت ہون جو چھوٹے کو بڑا دیکھتے اور دکھاتے ہین -

لفظ کہن و معنی نو در ورق من
گوئی کہ جہان است دبہار است جہان را

ہندوستان جنت نشان کی تاریخ قدیم کو ام العلوم سنسکرت کی بلاغت اور استعارات اور اغلاق و مبالغہ نے موجودہ زمانہ کی نگاہون مین تاریخی حیثیت سے باہر کر رکھا ہے اور اُنکے ترجمون سے اصلی حالتون کا انکشاف نہین ہوتا لیکن جن باتون کو مین لکھہ رہا ہون اُنکے آثار قدیمہ خود اپنے لاثانی وجود کا پتہ بتاتے ہین - اور انگلش - جرمن - فرینچ زبانون مین نہایت تحقیق و تدقیق سے اونکا اعتراف کیا گیا ہے -

ہندوستان کی تاریخ پتا بتاتی ہے کہ اس سرزمین کی موجودہ نسلین جن بزرگون کی یادگار ہین وہ ایرین تھے جو ایران سے آئے تھے - اور اسی لیئے اونکی بود و باش سے اس سرزمین کو آریہ ورتہ کے نام سے موسوم کیا گیا -

اُس مہذب اور مقدس زمانہ کی تاریخون کے پوشیدہ اوراق بتا بتاتے ہین کہ رفاہ عالی اور لطافت اور نظام کے بقا و استحکام کو جو اصول اُس وقت بنا رکھے گئے تھے اور جو آئین و ضوابط اوس زمانہ مین رائج تھے وہ آگ پانی مٹی ہوا گھانس پات گزندہ درندہ چرندہ پرندہ حیوان انسان سب سے متعلق اور ہر ایک کی ضروریات زندگی اور آرام و راحت اور تیمار و ہمدردی پر مشتمل تھے - اور اوس زمانہ نے ایک بہت بڑی حد تک نیچر کے اسرار دریافت اور اون پر ایک خاص اعتبار

واقتدار حاصل کرنے مین خود کو مرتاض عالم ثابت کیا تہا۔ راجا سے لیکر برجا تک سب کو الہیات کی دہن تہی گنگا جمنا کا ہر قطرہ دریا سے معرفت مین ڈوبا نظر آیا تہا ہمالیہ اور بندھیاچل کا ہر تہہر زاکار جوتی کا جلوہ دیکھاتا تہا ؏

کوئی دیکھے مری آنکھون سے تماشا تیرا

ایک سفاک گروہ جنگل جہاڑی کو کف دست میدان نہ بنا سکتا تہا جس سے جنگلی جانورون کو مسکن اور مامن کی تکلیف ہو۔ سانپون کی بانبیون مین آگ نہ لگائی جا سکتی تہی جس سے وہ جلکر خاک سیاہ ہو جائین۔ لیکن اسکے ساتہ اُنکے مسخر رکہنے اور اُنکی ایذا سے محفوظ رہنے کے لیے منتر بہی موجود تہے چنانچہ اب ہندوستان مین بعض قومین ایسی ہین جو شیرون کو للکار کر ہٹاتی ہین اور اُنکو شیر ایذا نہین پہونچاتے۔ اکثر فقیر بچہون کے ہار گلے مین ڈالتے اور سانپون کو اپنے منتر سے قابو مین رکہتے ہوئے پائے جاتے ہین۔

حیدرآباد مین ایک منیرالدین صاحب ہین جو ہزار روپیہ تنخواہ پاتے ہین اُنکی نظر مین یہ تاثیر ہے کہ اُنکے دیکہنے سے سانپ پیچ سے چر جاتا ہے۔

نیپال کیطرف شیرون کو بطور کتون کے رکہنے اور اُن سے اپنے مطلب کا کام لیتے ہین۔

ہندوستان کی قدیم تاریخ پتا بتاتی ہے کہ وہ زمانہ کیسی سچی آزادی۔ رحمدلی۔ عدالت۔ رفاہ جوئی نیک نیتی کا معدن اور راجا سے پرجا تک سب کے آرام اور دلخوش کُن اسباب کا ذریعہ تہا اور راجا کو کس حد تک قانون کی رو سے غریب لاچار فقیر بینوا زاویہ نشین گوشہ گزین عابد زاہد سیاح مسافر کے ساتہ دستگیری اور اعانت اور ہمدردی کا مقید ہونا پڑتا تہا۔ اور کس حد تک ہر ایک جان کی حفاظت کیجاتی تہی اور کسی کو تکلیف دینے ایذا پہونچانے۔ چوری کرنے جہوٹ بولنے زنا کرنے پر کیسی سزائین مقرر نہین اور زمانہ کی سچائی مقدمات کے ثابت ہونے مین کیسی عجیب مدد دیتی تہی اور ہر شخص سچ بولنے کا کیسا پابند تہا اور قانون کے موافق کام کرنے پر بیکنٹھہ (بہشت) کی امید اور اُسکے خلاف چلنے پر نرکہہ (دوزخ) کا خوف کس حد تک کانشنس پر اثر کئے ہوئے تہا۔

فقیرون سے تمام پہاڑ آباد تھے - سارا ملک مرغزار بن رہا تھا - بڑے بڑے شہر اور راج دھانیون کی آبادی پرستان کا نمونہ نظر آتی تھی یہان کی حکمت اور ریاضیات یہان کی طب اور ویدک یہان کا انجینیرنگ یہان کا الہیات یہان کا موسیقی یہان کا نجوم صرف اوسوقت معجزۂ کمال نظر نہ آتا تھا بلکہ دو ہزار برس سے اُسکے بگڑے اور مٹے ہوئے نشانات اب بہی کرشمۂ حیرت نظر آتے ہین

ہندسہ اور ریاضی مین جو درجہ ہندوستان کو حاصل تہا وہ کسی کو نصیب نہوا -

ہندوستان کا نجوم آفتاب نصف النہار کیطرح بلند تہا -

ہندوستان نے روحانیات کے اسرار کا انسانی طاقتون کے درجہ کمال تک انکشاف کیا ہے -

ہندوستان کے سحر و عزایم اور وہ علام جو مسمریزم کے ذریعہ انکشاف حالات کرنے مین ہندوستان کی گھٹی مین پڑے ہوئے تہے -

ہندوستان مین وہ علم پیدا ہو چکے ہین جنکی وجہ سے آدمیون کو دیوتا ہونے کی دور از عقل طاقتین نصیب ہوئین اور آب اُن کا ذکر بطور افسانہ کیا جاتا ہے لیکن کوئی دلیل عقلی اُن کو غلط ثابت کرنے کے لیے پیش نہین کیجا سکتی -

بلکہ موجودہ سائینس کے چشمدید عجائبات اُنکے ہونے کی حجت ہو سکتے ہین - مثلاً راجہ رامچندر کا بوان جب ہندوستان سے لنکا تشریف لے گئے - ایک دور از عقل گپ معلوم ہوتا ہے لیکن زمانہ حال کے برقی مخترعات اور علمی عجائبات مثل تار برقی ریل ٹیلیفون فونوگراف آگبوٹ غبارہ وغیرہ ہمکو اس امر کا یقین دلاتے ہین کہ اگر اُس حکمت مآب زمانہ نے کوئی ایسا مرکب ایجاد کیا ہو جس سے حیرتناک طور پر لنکا تک پہنچنا کتابون مین لکھا ہے تو اُسکو غلط ثابت کرنے کی جگہہ اوسکو صحیح مان لینے کی جانب عقل کا رجحان زیادہ ہوتا ہے گو اوسکا سمجھنا ہماری افہام سے باہر ہو -

یہی ریل اور تار برقی اگر دنیا سے معدوم ہو جاوے اور علمی ترقیات کا یہ دور باقی نہ رہے - اور صرف کتابون مین اوسکا حال لکہا ہو کہ انگلش عقلون نے ایک سواری ایسی جاری کی تھی جو حضرت سلیمان کے تخت روان سے زیادہ عجیب اور سریع السیر تہی اور جسپر لشکر کے لشکر سوار ہو کر سیکڑون کوس روزانہ

جاتے آتے تھے۔ اور چشم زدن مین مغرب کی خبرین مشرق اور مشرق کی آوازین مغرب مین سنائی دیتی تھین تو اونکو معمولی عقلون کے آدمی ایسا ہی افسانہ سمجھین گے جیسے کہ آج راجہ رامچندر کے بوان کو سمجھ رہے ہین۔

اب مین ان سب باتون کو چھوڑکر صرف اُن باتون کا ذکر کرتا ہون جنکے آثار قدیمہ اسوقت موجود ہین اور جنکو دیکھکر بڑے بڑے عقلاے فرنگ کی عقلین حیران ہوتی ہین کہ یہ کیونکر بنائے گئے۔

جیسے راجہ رامچندر جی کے بنائے ہوئے سمندر کے پل کا بچا ہوا حصّہ جسکو ہزارون برس کے امتداد زمانہ اور سمندر کی لاکھون تھپیڑون نے اسوقت تک انجنیرنگ قدیم کا معجزۂ حیرت بنا رکھا ہے - اور اوسکا بنانا تو درکنار اُسکے کھودنے اور معدوم کرنے کے لئے کرورون روپے کے خرچ اور ڈائنامیٹ وغیرہ نہایت سخت عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

اور جب تک اوسمین ڈائینامیٹ کے سرنگ نہ لگائے جائین اور زبردست مشینون سے کام نہ لیا جاے وہ ٹوٹ نہین سکتا - انجنیر رسل نے اسکو انجنیرنگ قدیم کا ایک معجزہ قرار دیا ہے جسکے مثل دنیا مین کوئی مستحکم دیوار نہین - اور نہ وہ مصالح خیال مین آتا ہے جو ہزارون برس سے اوسکو ایسے طوفان خیز مقام پر قائم رکھے ہوئے ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پانی کے طمانچون سے اُسکے پتھر گھس گئے اور اُنمین غار پڑگئے ہین لیکن جس مصالح سے وہ چپان ہین وہ ایک درق بھی نہین گھسا۔

اب آپ سنٹرل پراونس ناگپور مین داخل ہوکر کمشنری جبلپور کے ماتحت ضلع منڈلہ مین تشریف لیجائین اور اُس طلسمی مقام کو دیکھین جہان سے قصہ بکاؤلی کا پتا ملتا ہے۔ یہ مقام دلدل اور پہاڑون سے محفوظ ہے صرف ایک طرف سے پہاڑ پر چڑھنے کا مختصر راستہ ہے اور بہت سی بلائین اوس دلدل اور جنگل کے متعلق بیان کیجاتی ہین۔

دریاے نربدا اور سوہن بید رہین سے نکلے ہین۔

اور چار و پہاڑون کے بیچ مین پاتال توڑ پانی بھرا ہوا ہے - اور وہ پہاڑ بطور دیوار کے بلند ہین۔

جیسے پہاڑون کو عرض سے کاٹ دیا ہو اور اُس پانی کے اندر ایک مندر، اور درمیان مین ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر کوئی ذریعہ پہاڑ کے نیچے اُترنے اور پانی مین جا کر اس مندر اور قلعہ تک پہونچنے کا نہین صاحب کمشنر بہادر ناگپور نے اسکی خاص تحقیقات کی تھی لیکن کوئی ذریعہ اندر جانے کا ممکن نہوا کبھی کبھی اس قلعہ سے دہوان اُٹھتا اور راتون کو شعلہ فشانی ہوتی نظر آتی ہے - اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طلسمی مقام اگلے دیوتاؤن کا بنایا ہوا ہے مگر صاحب کمشنر کی تحقیقات سے ایک راجہ دکن کے حکیمون اور نجومیون کی عقل آرائی کا نتیجہ ظاہر کیا گیا ہے -

صاحب چیف کمشنر نے سرنگ کے ذریعہ سے وہان تک پہونچنے کی راہ نکالی لیکن اُسکے صرف کا تخمینہ کرورون کی مقدار مین ہوتا تھا جسکو فضول سمجھا گیا - پھر غبارہ کے ذریعہ سے وہان پہونچنے کی فکر کی لیکن اب تک کوئی وہان نہین پہونچا - مین نے اس جگہہ کو دیکھا اور اس مقام کا حال مفصل ایک رسالہ خاص مین بیان کیا ہے جو آگرہ اخبار مین چھپ چکا ہے -

اگر ہم اس مقام کو گزشتہ انجنیرنگ کا نتیجہ قرار دین تو ہم نہین کہہ سکتے کہ کتنی لاانتہا دولت اس کام مین خرچ ہوئی ہوگی - اور وہ کیسی عقلین تہین جنہون نے آدمی کی طاقت سے بڑھکر یہ کام کیا -

اسکے بعد آپ اورنگ آباد تشریف لیجائین جو حضور نظام کی عملداری مین مشہور شہر ہے اور وہان سے سات کوس پر ایلورا کے قدیم انجنیرنگ کو دیکھین -

یہ ایک پہاڑ ہے جسکو صناعان قدیم نے کاٹ کر شہر بنایا اور مناسب مقام ہر چیز کو دکھایا ہے -

اس سلسلہ مین انسان حیوان - عورت - مرد - لڑکا - لڑکی - بوڑھے - جوان - ریچھ - بندر - شیر - تیندوے - ہاتھی - گھوڑے - بازاری - درباری - کنوان - باولی - تالاب - راجا - پرجا - چیری - رانی - اور انکی مختلف حالتون کے فوٹو دکھائے گئے ہین جنکو دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے -

ہر جو انجنیر وہان جاتا ہے وہ اسکو دیکھکر ششدر ہو جاتا ہے -

مسٹر نیگ لکھتے ہین کہ یورپ کی موجودہ حجاری اسکو دیکھنے کے بعد بھی اسکی نقل نہین اُتار سکتے

اور نہ ابھی یورپ کے پاس وہ اوزار نظر آتے ہین جنسے ایسا کام نکالا جائے۔ اور نہ دولت کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ کتنے خرچ مین اوسکا بننا ممکن ہوگا۔

اسکے بعد آپ ہندوستان کے بسمارک اور حیدرآباد کے مشہور وزیر سالار جنگ مرحوم کی جاگیر مین ماسنجتنا کے کمالات انجینرنگ کو ملاحظہ کرین جو ایلورے کے انجینرنگ سے کچھ کم عقل کو حیرت مین نہین ڈالتے۔

اور ہندوستان مین یہ وہ چیزین ہین جو اہرام مصر کے زمانہ تعمیر کا پتہ بتاتی ہین۔ اور انکی صنعت اور اونکا استحکام اون سے کم قابل قدر نہین۔

اگر یہ عمارتین یورپ مین ہوتین تو سعادتمند ملک نے اونکو اپنے ملک کا نمونہ افتخار بنا کر رکھا ہوتا۔ لیکن ہندوستان مین زمانہ کے ہاتھون اونکو ایسی خراب حالت مین دیکھا جاتا ہے کہ اوس سے زیادہ عبرتناک سین کیا ہوسکتا ہے۔ ع

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالہ مین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

ہندوستان مین جیسے عالیشان جشن ہوچکے اونکی نقل اوتارنے کو بھی لاکھون خرچ کی ضرورت ہے جب کسی تھیٹر مین اونکا بگڑا ہوا خاکا پیش کیا جاسکے اور لطف یہ کہ ایک فصل ایک تاریخ ایک دن مین امیر غریب۔ راجا پرجا سب ایک رنگ مین ڈوبی اور ایک دھن کے شیفتہ نظر آتے تھے۔ اور شہر شہر گانو گانو بلکہ کھیت کھیت اوسی دلچسپی سے انٹرسٹ لیا جاتا تھا جسکا نمونہ بگڑی ہوئی صورت مین ہولی دوالی دسہرہ مین دیکھ لیا جاے۔

یہ جسکی پیری ہے اوسکا شباب کیا ہوگا

درباروں کے متعلق میری تحقیقات محدود ہے۔ اور سنسکرت کی لاعلمی اور قدیم دربارون کے اصلی فوٹو آجکل کے طرز تحریر کے موافق قلمبند نہونے سے پورا نقشہ پیش نہین کیا جاسکتا لیکن ہندوستان کے مشہور راجہ مہاراجہ چندر گپت کے دربار کا ایک نامکمل فوٹو جو سنسکرت سے مغربی تحقیقات نے حاصل

کیا انڈیکس سے نقل کیا جاتا ہے جو انگریزی اخبار پاینیر سے ۲ - نومبر ۱۹۰۲ء کے اودھ اخبار مین شایع ہوا ہے -

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

بادشاہانِ اسلام

مثنوی

نوشتہ مولوی سید محمد علی صاحب اشہری مولف مرقع تاجپوتی

ہون شاہجہان سے مین سخن ساز | اُردو ہے مری نسیم شیراز
سو کھلے ہوئے پہول اس چمن کے | گلدستے ہین اہل انجمن کے
خامہ علم و نشان ہے میرا | کاغذ کا ورق جہان ہے میرا
ناظم ہین کلام کے مقالے | ہین فوج کی جا مرے رسالے
ہر دشت ہے شاہراہ میری | ہر شہر ہے تختگاہ میری
دیہیم عجم ہے تاج میرا | ہے وادیٔ سخن خراج میرا

سکندر اعظم کی تاخت تاراج اور ہندوستان کے باہمی نفاق وحسد اور راجون مہاراجون کی خود سری وطوایف الملوکی اور مذہبی قانون کی بے اثری - اور علم وحکمت کے پردون مین جہل و نفسانیت کے موثرات اور عام وخاص کی عیش پسندی و راحت طلبی اور نظم و نسق کی ابتری نے ہندوستان کی شہرپناہ کے دروازے غیر ملک والون کے داخل ہونے کے لئے کشادہ کردیے - اور مسلمان بادشاہون کو ہندوستان کی تسخیر اور ہندوستان پر فوجکشی کا حوصلہ ہوا -

اور مسلمان بادشاہون نے آٹھ سو برس تک سلطنت کی - اون مین - علاؤالدین - تیمور - بابر - اکبر - جہانگیر - شاہجہان - اورنگ زیب عالمگیر - بڑے اولوالعزم اور عالیشان بادشاہ گزرے ہین -

اکثر ہندو خیال کرتے ہین کہ بعض مسلمان بادشاہون نے غیر مذہب ہونے کی وجہ سے اونکو نقصان پہونچایا لیکن یہ خیال ایک دانشمند اور پولیٹیشن مورخ کا ہونا چاہیئے - کیونکہ اوس زمانہ مین فتحمندی اور شجاعت کا جوش جو مسلمان بادشاہون کے دل مین بھرا ہوا تھا وہ اپنی جوش بہادری و فتحمندی کے سامنے یگانہ و بیگانہ کے دیکھنے کا موقع نہ دیتا تھا -

چنانچہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کو نادرشاہ کے ہاتھون وہی تکلیف پہونچی جو ایک ہندو راجہ کو پہونچنا ممکن ہوسکتی ہے -

اور نادرشاہ کی فوجون نے جس سفاکی سے ہندو مسلمانون کا قتل عام کیا اوس سے ہندوستان کے مسلمان بھی مثل ہنود کے متاثر پائے جاتے ہین -

ایران اور افغانستان باوصف مسلمان ہونے کے آپس مین لڑتے رہے - ترکمانون اور آفریدیون کو اپنی بہادری کے سامنے یگانہ و بیگانہ کی پروا نہین ہوتی

سرحدی مسلمان آپسمین ایسے ہی لڑتے ہین جیسے کسی غیر سے لڑنے کو تیار ہون - ہر شخص اوسکی شکست و خونریزی کو اپنا فائدہ اور اپنی فتح سمجھتا ہے - اور اکثر مسلمانون کی بہادر قومون کا یہی خواص نظر آتا ہے - نادرشاہ و محمد شاہ کے علاوہ اکثر اوقات ہندوستان کے مسلمان بادشاہون نے جنگ کے ذریعہ سے اپنا فیصلہ کیا ہے اور اکثر نواب اور والیان ملک نے جنگ کو مقدمۂ نصرت قرار دیا ہے اور ایک نے دوسرے کو غارت کرنے کے بغیر نہین چھوڑا -

جنوبی ہندوستان ایسے واقعات سے بھری ہوئی نظر آتی ہے -

پس مسلمان بادشاہون کا عزم جہانگیری نہ اسلام کے حقیقی مقاصد کے موافق تھا اور نہ اون کو ہندون کا نقصان پہونچانا غیر مذہب کی وجہ سے یقین کیا جا سکتا ہے بلکہ اون کا عزم اونکی ذاتی خواہشات

سے متعلق اور اس ملک کے ساتھ اونکا برتاؤ ایک بہادر فاتح کی حیثیت سے بلاتخصیص کسی مذہب کے سمجھنا چاہیے جس سے اونکے اغراض کے خلاف اگر کسی حصہ ملک کے ہندؤن کو نقصان پہونچائے تو اوس نقصان سے دوسرے گروہ کے مسلمان بھی محفوظ نہین رہتے۔

اور وہی کمبختی اب دوسری صورتون مین جلوہ گر ہوئی ہے۔

یعنی ایک تو زمانہ ہندو مسلمانون مین نفاق کے دیکھنے کا خواہشمند ہے دوسرے دونون قومین اپنے آپس کے بغض و نفاق مین مشق ستم کر رہی ہین۔

زمانہ ہندو مسلمانون مین نفاق اور نااتفاقی کے اسباب و وسایل پیدا کرنے مین دانشمندی ظاہر کر رہا ہے۔

کبھی ہندوؤن کو بعض متعصب مسلمان بادشاہون کی یاد دلاکر اونکو برافروختہ کرتا ہے اور کبھی مسلمانون کو ہندوؤن سے دور بھاگنے کی صلاح دیتا ہے۔ لیکن دونون قومون کی جب عقل درست اور ہوش ٹھکانے ہوتے ہین اور وہ انصاف و اعتدال کے صحیح راستہ پر چلنا چاہتی ہے تو عقل سلیم سے وہ سچے مطلب کو پا لیتی ہین چنانچہ تعلیم یافتہ بنگالیون نے اکثر مضمون مسلمان بادشاہون کی نسبت لکھے اور کشادہ دلی سے اونکی فیاض منشی کا اظہار کیا ہے۔

اور ایک بات کو یاد کر کے بتایا ہے کہ مسلمان بادشاہون سے ہندوستان کو بیشقیمتی فواید نصیب ہوئے جسکی یادگاری آثار اب تک ہندوستان کے ہر حصہ مین موجود ہین۔

اور یہ کہ مسلمان بادشاہون نے پوری فیاضی سے ہندؤن کو برابر کا حصہ دیا اور اون کو اپنی فوجون اور دفترون مین اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ عنایت کیا ہے اور تمام ہندوستان کے والیان ملک اور راجون مہاراجون کا اعزاز و اعتبار اونکی قومی سخاوتون اور موروثی فیاضیون کے سبب حال کیا گیا ہے۔

مسلمان بادشاہون کی داد و دہش اور اونکے بذل و عطا کی نشانون سے سوا اسکے کہ اونکو دفترون اور تاریخون مین تلاش کیا جاوے سارا ہندوستان بھرا ہوا نظر آتا ہے۔

ہندوستان کا کوئی حصّہ اور کوئی مذہب مسلمان بادشاہون کی دادودہش اور اونکی خیرات ومبرّات اور انعام واکرام اور جاگیرو معافی سے خالی نظر نہین آتا جسکی تقلید کے زندہ نمونے حیدرآباد لکھنؤ - جے پور جودہ پور وغیرہ موجود ہین جنکو عہد شاہی مین دربار شاہی سے خاص دلچسپی وابستگی رہی ہے۔

اور اُنھون نے بھی اوسی دستور کو اپنی ریاستون مین قایم کیا ہے - اور اپنی ریاست کے تین حصّہ کرکے ایک حصّہ بھائی بیٹون کو دیا ہے اور دوسرا حصّہ خیرات کا مقرر کیا ہے اور تیسرا حصّہ خالصہ کا سمجھا ہے - کیا یہ رعایتین اور عنایتین - اور یہ فیاضی وکشادہ دلی اپنے ہانزوآئین مین عام دعاوثنا کی مستحق نہین -

بعض مسلمان بادشاہون نے ہندو معابد کو نقصان پہونچایا۔

مگر یہ اون کی شخصی طینت اور خودغرضی کا نتیجہ ہے یا پولٹیکل جبروت کے اظہار کی ضرورت جیسے انگلش قوم کے فاتحون نے باوصف اس احتیاط واعتدال کے مختلف شہرون کی اعلی عمارتون کے کھودنے مین اپنے اظہار جبروت کو مقدم سمجھا۔

اورنگ زیب وہ بادشاہ ہے جسنے مذہب کے بھیس مین مسلمانون کی خونریزی جایز رکھی - اور بارہ برس جنوبی دکن کی ہوس مین لڑ بھڑکر وہین پیوند زمین ہوا - اور اپنے باپ شاہجہان کو قید کرکے جو تکلیف اوسکو پہونچائی اور اپنے حقیقی بھائیون کے ساتھ جس بیرحمی اور بدسلوکی سے پیش آیا اوسکو یاد کرکے دل کانپتا ہے اور ایک نیک طینت آدمی اوسکی تالیف کو خوشی طبعی سے نہین دیکھ سکتا تو ہندوون کو اپنے ساتھ اوسکی بدسلوکی کا رونا کیا۔

اوسکے بدلے وہ کیون شاہجہان - جہانگیر - اکبر کی یاد سے خوش نہون -

جب مسلمان بادشاہون کی سلطنت قائم تھی تو دلی وآگرہ مین عام ہنود بادشاہون کے درشن کو ایک مبارک شگون خیال کرتے تھے اور اونکی خواہشین پوری کرنے کو قلعہ ہای مبارک مین دریا کیطرف جھروکہ درشن رکھے گئے تھے تاکہ جو متقدس ہنود جمنا کے متبرک پانی سے غسل کرکے اپنے گھرون کو واپس آئین وہ بادشاہ کے درشن بھی کرلین جسکے لئے بادشاہ اون جھروکون مین برآمد رہتے تھے۔

لکھنو کے تمام ہندو دوکاندار اب بھی صبح کو اپنی دوکان کھولتے وقت فیاض آصف الدولہ کا نام لیتے ہین تاکہ اوس مبارک نام کیوجہ سے اونکا سودا خوب بکے - اور لکھنو کے ہندوون مین شاہی دربار کے آداب و مراسم اور مسلمانون کی ہم صحبتی و ہم نشینی کے عادات و خیالات اس درجہ سرایت کر گئے ہین کہ وہان کے ہندو و مسلمان کا پہچاننا مشکل ہے -

من تو شدم تو من شدی من تن شدم و جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

مسلمان بادشاہون کے جشنون اور دربارون کے مسلسل واقعات اور مناظر اس ترکیب کے موجود نہین جسمین ایشیائی لٹریچر نے ایک ایک بات کا نقشہ بناکر سامنے پیش کیا ہو لیکن جو حالات ادب اور تاریخ مین موجود اور اونکے جو یادگار باقی ہین اون سے اونکی بلند خیالی اور علو جاہ اور عام فیاضی کا کھلا ہوا ثبوت ملتا ہے - ایک ایک جشن جس وسیع دلچسپی اور مقبول عام طریق اور شاہانہ تزئین و تمکین اور فیاضانہ سلوک اور خسروانہ مکارم کے ساتھہ مرتب ہوا اور بادشاہ کی دلچسپی اور رغبت دیکھکر امرا و دولت اور وزرائے سلطنت کیطرف سے جو خاص اہتمام اونکی رونق بڑھانے اور اونکو مقبول عام بنانے مین کیا گیا اور اوسکے بعد عام درجہ کے لوگون مین جس مجموعی دلچسپی کا اظہار ہوا اوسکے حالات سیکڑون مقامات سے منتخب ہو سکتے ہین اور لاکھون بلکہ کرورون روپیہ ان جشنون مین خرچ ہوتا ہوا نظر آتا ہے - سیکڑون غریب امیر ہو گئے ہین دنی و ادنی اوسط و اعلی ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگون کو کسی نہ کسی طرح کا فائدہ پہونچے بغیر وہ جشن تمام نہین ہوا -

جشنون کے لئے دلی اور اکبرآباد مین شاہنشاہ جہانگیر اور شاہ جہان اور محمد شاہ کے ایوان معلی مین بڑے بڑے سامان نظر آتے ہین اور لکھنؤ مین ایک ایک بادشاہ کا قصر شاہی سراپا جشن بنا ہوا عیش و عشرت مین ڈوبا نظر آتا ہے جسکا ایک پہلو قابل نکتہ چینی ہو لیکن اوسکی دلچسپی اور عام فیض رسانی ہر دل کو محو حیرت اور ہر زبان کو صرف تعریف بنائے ہوئے ہے -

اسیطرح مسلمان بادشاہون کے درباری فوٹو ابن بطوطہ جیسے سیاح اور ڈاکٹر برنیر جیسے سخن آرا کی آنکھون

کے سامنے چکاچوند پیدا کرتی ہے اور ان کے شاہانہ احتشام کے سامنے انکو دنیا مین کوئی نظیر نہین ملتی اور شاہ انکی قدردانی اور فیاضی اور انکی داد و دہش کے سامنے وہ دنیا کے کسی بادشاہ کا مقابلہ کرسکتے ہین۔

• ہندوستان کے فاضل ادیب میر غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنی کتاب خزانہ عامرہ مین صرف شاعرون کے صلات و انعام کا ذکر کیا ہے جسکو دیکھکر اسوقت کی قدر دانی اور شاہی نوازشات کا خیال ایک فرضی افسانہ معلوم ہوتا ہے۔

شاہی درباروں مین کسی کو خلعت مل رہا ہے۔ کسی کو جاگیر عنایت ہورہی ہے۔ کسی نے فیل خاصہ پایا ہے۔ کسی کو مالائے مروارید مرحمت ہوا ہے۔ کوئی تلوار مرصع لیکر نکلا ہے۔ کوئی پنجہزاری و ہفت ہزاری بنایا گیا ہے۔ کسیکو نوبت و نشان عنایت ہوا ہے کوئی ماہی مراتب کا مستحق ٹھیرا ہے۔

اور اسکے ضمن مین امیرون اور وزیرون کی اطراف سے فیاضی کے دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور ہر دو کاندار اور اہل حرفہ اور ہر قوم کی رعایا ایک ایک طرح کی دلچسپی مین شریک اور اپنے مقاصد مین فائدہ اٹھاتی ہوئی پائی جاتی ہے۔

انہین شاہنشاہ جلال الدین اکبر اور شاہجہان بادشاہ کے دربار کے دربار خاص طور کی تزئین و تمکین اور عطا و کرم سے یادگار تاریخ نظر آتے ہین۔ جسکو دیکھنا ہو اُنکے حالات شمس العلما میر محمد حسین آزاد کی دربار اکبری اور شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب کی تاریخ ہندوستان عہد اسلام اور اکبرنامہ و آئین اکبری اور شاہجہان نامہ اور تزک شاہجہانی وغیرہ مین ملاحظہ کرے۔

شاہجہان بادشاہ نے دہلی کے قلعہ معلی کی تعمیر اور اپنے تخت طاؤس کی خوشی اور خدا کے ادائے شکر مین جو دربار منعقد کیا اوسکی دوسری نظیر نظر نہین آتی اور نہ دنیا مین کوئی ایسا تخت کسی بادشاہ کا پایا جاتا ہے اسکے بعد مسلمان بادشاہون کے زمانہ کی تعمیرات اور انجینئرنگ کو دیکھو تو وہ تمام دنیا مین اپنا جواب نہین رکھتے اور اس لطافت و نزاکت پر انکا لاثانی استحکام آپ ہی اپنی نظیر ہوسکتا ہے۔

جس شخص نے دلّی آگرہ۔ الہ آباد کے قلعون کو دیکھا اور جسنے اکبرآباد مین تاج بی بی اور شاہجہان

کے روضہ کی زیارت کی اور سکندرہ مین اکبر کا مقبرہ اوسکی نظر سے گذرا ہے اور لکہنؤ مین آصف الدولہ کے امام باڑہ کا لاثانی ہال دیکہا اور اُسکے انجینئرنگ کے کمال پر غور کی ہے اور جسنے دکن مین سلاطین بہمنیہ و قطب شاہیہ کی عمارتون کو مشاہدہ کیا ہے وہ ضرور چشم عبرت سے اونکو دیکھیگا اور اوسکے دل سے بے اختیار اونکے بنانے والون کی تعریف نکلیگی -

ہمارے ہردلعزیز اور مشہور عام ویسرائے حضور لارڈ کرزن نے آثار قدیمہ کو بچاسے خود قایم رکہنے اور اونکی مناسب درستی ہونے کا حکم جاری فرمایا ہے جسکو تمام ہندوستان مین استحسان سے دیکہا گیا ہے - خدا اونکو اس احسان کے عوض مین ہمیشہ نیکنام رکہے اور وہ اس سے بہی زیادہ عزت اور فائدہ پانے والے ہون -

اب مین ہندؤن کی یادگذشتہ کو خیرباد اور مسلمانون کے دورکہن کو خداحافظ کہکر ایک نئی سلطنت مین داخل ہوتا ہون جو ہندو اور مسلمان دونون کے لئے سرچشمہ رحمت اور ذریعہ امن و عافیت ہے جس سے بڑہکر وہ کسی قوم سے اپنی بہتری کی امید نہین کرسکتے -

نیکی - بہلائی - ہمدردی - فیاضی وغیرہ وہ صفتین ہین جو آپ ہی آپ اپنا اثر پیدا کرتی ہین - اور وہ کسی حال مین فراموش نہین ہوسکتین - پس ہندؤن نے اپنے عہد حکمرانی مین جو بہلائیان کین یا مسلمانون نے اپنے زمانہ کشورکشائی مین جو نیکیان ہین پہنچائین اونکو ہم فراموش نہین کرسکتے -

اور اسیطرح ہم انگلش اوصاف کو اگرچہ اونکی نوعیت ایشیائی طرز کی نہو تاریخ کے اوراق مین تعریف و نیکنامی سے یادگار رہنے کی آرزو رکہتے ہین -

ہندوستان مین انگریزی سلطنت

ہندوستان مین بعد سلطنت شاہنشاہ جہانگیر انگلش قوم کی کمپنی انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے سوداگری کے بھیس مین داخل ہوئی۔ اور بتدریج اوس کمپنی نے اطراف ہندوستان مین اقتدار عظیم حاصل کیا۔ خود بادشاہ اور بڑے بڑے والیان ملک اوس کمپنی کو اپنا طرفدار بنانے مین اپنے حفظ و فتوحات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہان تک کہ غدر ۱۸۵۷ء تک وہ تمام ہندوستان کی مالک بتصرف سمجھی جانے لگی۔ دلّی کا بادشاہ بارہ لاکھ کی پنشن پانے لگا۔

غدر کے بعد آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بحکم بادشاہ انگلستان موقوف ہوئی اور اوس کی جگہ بادشاہ انگلستان کا نام قایم ہوا۔ اور علیاحضرت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ نے ۱۸۵۸ء سے ختم صدی تک روز افزون ترقی اقبال کے ساتھ اپنا نام نامی ہندوستان کی اول قیصرہ ہونے کی حیثیت سے یادگار چھوڑا۔ ہندوستان کے لئے اون کے ذاتی خیالات مثل مادر مہربان کے ثابت ہوئے اور مسلمانون کو اونھون نے مراحم خاص کا شکرگزار چھوڑا۔ مسلمانون کی زبان اردو سے جو ملک کی عام زبان قرار پاگئی ہے اونکو خاص دلچسپی تھی۔ اور خود اوس زبان کو حاصل کرنے مین کوشش فرمائی۔ سوائے اس کے دار الخلافت اکبرآباد سے حافظ عبد الکریم کو طلب فرماکر اپنے خانگی اسٹاف مین پرایویٹ سکرٹری مقرر فرمایا۔

ہندوستان کی تاریخ مین کوئی ایسی نظیر موجود نہین کہ اوس کا بادشاہ اوس مین موجود نہ رہا ہو۔

ہندوستان قدیم سے اپنے بادشاہ کو اپنے ملک مین دیکھنے کا خوگر ہے اور مسلمان بادشاہون نے بھی اگرچہ وہ ایران و غزنین وغیرہ کہین سے آئے ہون یہین کی رہایش کو اختیار کیا ہے یا یہ کہ وہ کسی کو تخت و تاج دیکر واپس گئے ہین۔ اور اس سے یہان کا روپیہ یہین رہا اور یہان کے لوگون کو اون کے دربارون سے فائدہ اوٹھانے کا پورا موقع ملا ہے اور سب نے مل جل کر حکمرانی کی ہے۔

اب جو یہ ایک نئی صورت پیدا ہوئی ہے - یعنی ہندوستان کا شاہنشاہ لندن مین جلوہ افروز ہے اور اوس کا پارلیمنٹ سلطنت رانی کرتا ہے اور انڈیا کونسل ہندوستان کی خبر رکھتی ہے اور انگلستان کی نزدائی کے تحت مین یہان ایک گورنر جنرل بحیثیت نایب السلطنت کے رہتا اور اوس کے ماتحت فوجی اور ملکی کام ہوتے اور بڑے بڑے معاملات کونسل کے ذریعہ اور انگلستان کی تبعیت سے انصرام پاتے ہین -

اور مغربی خیالات مشرقی خیالات سے علاحدہ اور اپنے قومی اصول کے پابند ہین ان سے ہندوستان کے عام خیالات اور ہر صیغہ کے طرز تمدن اور درباری اور بازاری حالتون پر ایک نیا اور بالکل نیا اثر پڑا ہی اور بادشاہ کے لئے تین خیال پیدا کئے جا سکتے ہین ایک یہ کہ خود بدولت بہ نفس نفیس یہان تشریف رکہین جو کسی طرح ممکن نہین - دوسرے یہ کہ خاندان سلطنت سے ہندوستان کے لئے ایک جداگانہ بادشاہ کا انتخاب ہو اور وہ مستقل طور سے انگلش اصول کے موافق یہان فرمانروائی کرے لیکن یہ بہی ناممکنات سے ہے - تیسرے یہ کہ ہندوستان کی حکمرانی کو انگلستان کی دور دراز مملکت سے علاحدہ کر کے یہان کا پارلیمنٹ اور انڈیا کونسل یہین مقرر کی جاے یہ بہی ہماری قسمتون سے ممکن نہین ؎

ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بہی نہین

پس ہر صورت سے ہمکو گورنمنٹ انڈیہ کو اپنی جان و مال کا مالک اور حاطر خواہ حکومت کرنے کا خود مختار سمجھنا چاہیئے - اور ہمکو گورنمنٹ انڈیہ کے خلاف کوئی آواز انگلستان کی ہمدردی اور مہربانی کے بھروسہ پر بلند کرنے کو فعل عبث خیال کرنا چاہیئے - جس سے گورنمنٹ انڈیہ اور انگلو انڈین حکام کی ناخوشی ہمکو ہر طرح کی آفتون اور طرح طرح کے نقصانات مین مبتلا کر سکتی ہے اور لندن کی انڈیہ کونسل یا انگلستان کا پارلیمنٹ ہمارے کچہہ کام نہین آسکتا - چنانچہ انگلش گورنمنٹ دو سو برس سے روز افزون ترقی اور عالیشان جبروت کے ساتھ حکمرانی کر رہی ہے اور کئی بہت بڑی بڑی نظیرین ایسی موجود ہین - جن مین لاکھون اور کرورون روپیہ تک خرچ کا انتظام اور انڈیہ کونسل اور ممبران پارلیمنٹ کو

اپنی طرف متوجہ کرنے کا اہتمام کیا گیا - اور انگلو انڈین عہدہ داران کی کارروائی اور اون کے طرز عمل پر چارون طرف کے اخبارون مین صداے وادیلا بلند ہوئی لیکن دو سو برس مین کوئی ایک مثال ایسی نہین ملتی جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہو کہ گورنمنٹ انگلستان نے گورنمنٹ انڈیہ یا انگلو انڈین اور انگلش حکام اور عہدہ دارون کے خلاف ہندوستانیون کے حق مین فیصلہ کیا ہو۔ پس ہم تو ہر عقلمند کو یہی نصیحت کرینگے کہ وہ انتظامی امور مین گورنمنٹ انڈیہ ہی سے چارہ جوئی کا متمنی ہو

انگلش فیاضی

نوشتہ مولوی سید امجد علی صاحب اشہری مولف مرقع تاجپوشی

ہم نے ہندوؤن کے عہد حکمرانی کا ذکر سچی تعریف کے ساتھ کیا - اوس کے بعد مسلمان بادشاہون کے شکوہ جہانبانی کی تعریف کے بغیر ہم سے رہا نہ گیا - سچی تعریفین بے اختیار زبان پر آگئین اور لاثانی فیاضیون نے خواہ مخواہ ہمکو اونکی یاد پر مجبور کیا -

اب ہم تمام ہندوستان کا خیال انگلش فیاضی اور برٹش اصول کی جانب رجوع کرنا چاہتے ہین -

واضح ہو کہ ہندوستان پر ایک مغربی قوم حکمران ہے جو یورپ مین بود و باش رکھتی ہے اور اوسکی ہر بات ہمارے مزاج و رواج کے خلاف ہے - لیکن تمام ہندوستان انگلش سلطنت اور اوسکے منشاء تمدن کو اپنے حق مین ابر رحمت خیال کرتا ہے اور عام ہندو مسلمان اوسکو دعا گو اور ثناخوان ہین صرف انگلو انڈین عہدہ دار اور پولٹیکل آفیسر جو حکومتانہ طریق اور خود رائی اور اظہار جبروت سے اوسپر حکومت کرتے ہین اور اون کے طرز عمل سے ہندوستانیون کو تکلیف اور نقصان کا سامنا ہوتا ہے اوس کو وہ پسندیدہ نگاہ سے نہین دیکھتے اور اس موقع پر انگلو انڈین عہدہ دار گورنمنٹ انگلستان کے سامنے یہ خیال ظاہر کرتے ہین کہ ہندوستانی طبائع کے طرز عمل سے شر و فساد کا اندیشہ ہے - حالانکہ تخت و تاج کی نسبت کسی ایک کا خیال ایسا نہین - اور

انگلو انڈین عہدہ داروں کے مقابلہ مین اون کی عرض معروض پر کوئی بااثر نتیجہ ظاہر نہین ہوتا جس پر لازمی طور سے ایک قسم کی مایوسی پیدا ہوتی ہے - اور اس موقع پر ہم بجز اس کے کہ انگلو انڈین حکام کو جو ہماری جان و مال کے مالک ہین اپنا حقیقی حکمران سمجھکر اون کی مہربانیون سے کام نکالین دوسری آسان تدبیر اختیار نہین کرسکتے اور نہ ہمکو اون کے خلاف گورنمنٹ انگلستان کے سامنے اون کی اپیل لیجانا مناسب ہوگا -

ہندوستانیون کو حضور وایسرائی کی کوٹھی مثل دلّی اور آگرہ کے قلعون کے بلند بام نظر نہین آتی اور نہ اون کو کسی وایسرائے کا مقبرہ شاہجہان - اکبر - اورنگ زیب کے مقبرون کی طرح عالیشان نظر آتا ہے - نہ وہ وایسرائے اور لفٹننٹ گورنرون کے ایوانون کے سامنے سایلون کا ہجوم دیکھتے اور نہ اون کو بادشاہ کے فرق مبارک کے تصدق مین معافیات کی سندین بٹتی ہوئی نظر آتی ہین - نہ اونکے در دولت پر نجومی - رمّال - شاعر - جفّار - مولوی - پنڈت - علماء و مشائخ سادات و شیوخ کی قدردانی و تعظیم کا منظر کشادہ ہوتا ہے - اور نہ وہ جشن نوروزی کے سالانہ دربارون مین رئیسون کو جاگیر و خلعت سے مخلّع و ممتاز ہوتا ہوا مشاہدہ کرتے ہین اور نہ اون کے اخلاق و معاشرت سے برابر کا فائدہ اٹھا سکتے ہین - وقس علیٰ ہذا -

لیکن انگلش فیاضیون کی نوعیت دوسری ہے جو گزشتہ مثالون سے زیادہ فیض رسان پائی جاتی ہے یہان ہم چند مثالین پیش کرتے ہین -

(۱) انگلش نے تمام ہندوستان مین لاکھون کرورون روپیہ خرچ کرکے سڑکین تعمیر کرائین -

(۲) انگلش نے لاکھون روپیہ خرچ کرکے عالیشان پل بنوائے -

(۳) انگلش نے ہندوستان کے شہر شہر قصبہ قصبہ بلکہ گانون گانون مین ڈاک خانے کشادہ کئے -

(۴) انگلش نے لاکھون روپیہ کے خرچ سے شفاخانہ اور ہاسپیتال جاری کئے -

(۵) انگلش نے کرورون روپیہ ملک کی اعلیٰ تعلیم مین صرف کیا -

(۶) انگلش نے کرورون روپیہ کے خرچ سے ہندوستان کے ہر حصۂ ملک مین ریلوے جاری کی
(۷) انگلش نے لاکھون روپیہ کے صرف سے تار برقی جاری کیا۔
(۸) انگلش کے عہد مین مغربی علوم کی بدولت بہت سی ایسی ایجادین ہندوستانیون کے کام مین آرہی ہین جو بطور معجزہ معلوم ہوتی ہین۔ اور جو کرورن روپئے کے خرچ سے پیدا کی گئی ہین۔

علیٰ ہذا القیاس انگلش کی بہت سی فیاضیان ایسی ہین جن کا اثر ادنیٰ و ادنےٰ درجہ اور اوسط و اعلےٰ طبقہ کے عورت و مرد کو استحسان کا موقع دیتا ہے اور تمام ملک اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہے۔

پچھلے راجاؤن اور بادشاہون نے صرف اپنی فیاضی کو اپنے خرچ سے پورا کیا جس سے وہ اوس فیاضی کو عام طور سے وسیع نہ کر سکے۔

لیکن انگلش کی فیاضیان حسن انتظام کے ساتھ ملک سے تھوڑا تھوڑا حصۂ خرچ کا لیکر اوسکو بہت بڑے عیش و آرام اور امن و اطمینان کا مستقل اور وسیع ذریعہ ثابت ہو رہی ہین۔

اور جیسے نیچر کی فیاضیون سے ہر شخص یکسان فایدہ اوٹھا سکتا ہے ویسے ہی انگلش کی فیاضیون سے ایک غریب آدمی بطور ویسرائے اور لفٹنٹ گورنرون کے متفیض ہو سکتا ہے۔

اگر ویسرائے اول درجہ کی گاڑی مین سوار ہو سکتے ہین۔ تو ایک غریب مسافر کی تہرڈ گاڑی اوسی انجن کے ساتھ اوسکو ویسرائے کی گاڑی سے پہلے اسٹیشن پر داخل کر سکتی ہے

اب رہی یہ بات کہ انگلش قوم ان کے بنانے اور جاری کرنے سے جو فائدہ اوٹھاتی ہے اور جس عقل و حکمت سے وہ علم کو عملی صورتون مین دکھاتی ہے اوس سے ہندوستانیون کو آگاہ اور برابر کا شریک کیا جائے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جو ایک مغربی قوم اپنے خاص فوائد کو جو اوس نے اپنے لئے محفوظ رکھے ہون مفتوح ملک کو بخشدے یا وہ اپنے اغراض مصالح سے دست بردار ہو جائے۔

—— ※※※ ——

نیشنل کانگرس

نوشتہ مولٰنا سید امجد علی صاحب اشہری

ہندوستان مین پندرہ سولہ برس سے ہندوؤن کی یہ قومی پارلیمنٹ ملکی رفارم کے نام سے اپنا کام آزادانہ سرگرمی سے کر رہی ہے اس مجلس کے اکثر ممبر اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور اپنے ملک اور اپنی قوم مین با اثر لوگ ہین - بعض ہندو والیان ملک بہی شریک ہین - اس مجلس مین زیادہ تر بنگال کے تعلیم یافتہ بنگالیون اور پونا و بمبئی کے تعلیم یافتہ برہمنون اور مرہٹون کی آمادگی پائی جاتی ہے اور دوسرے تمام فرقون کے ہندو ان کی تقلید مین سرگرم ہین - اور انکی تعلیم یافتہ عالتون اور مجموعی اتفاق و دولت مندی نے مستقل طور سے اس کام مین سرگرمی و آمادگی ظاہر کی ہے اور علاوہ ہندوستان کے انگلستان مین بہی اپنے دعاوی کو بلند آہنگی سے پیش کیا - اور پارلیمنٹ کے ممبرون کو ہندوستان کی ہمدردی اور اپنی ہم آہنگی پر ایک حد تک مائل کر لیا ہے -

اس مجلس کا عام خیال یہ ہے کہ انگلستان کے پارلیمنٹ مین ہندوستان کے ممبر بہی شریک کیے جائین - اور انڈیا کونسل بہی ہندوستانی ڈیلیگیٹون سے خالی نہو - ویسرائے کی کونسل اور دوسری کونسلون مین ہندوستانی ممبر آبادی کی حیثیت سے مقرر ہون - تمام فوج جسمین جنرل - کرنل - لفٹنٹ کپتان انگریز ہی ہین اور ہندوستانیون کو یہ عہدے نہین دئے جاتے وہ ہندوستانیون کو بہی دئے جائین اور ہندوستانیون کا پورا اعتبار کیا جائے اسی طرح سولین عہدون مین زیادہ اعتبار و کشادہ دلی ظاہر کیجائے - اور تمام ملک سے جو ہتھیار لے لئے گئے ہین اسمین ایک حد تک باقاعدہ رعایت کیجائے جس سے عام بے اعتباری کا ذلیل اثر دور ہو - اور ملک سے سپاہیانہ اوصاف فنا پذیر ہونے پائین - اور ہندوستان کی تجارت کو انگلستان کی تجارت کے دباؤ مین نہ رکہا جائے - اور ہندوستان کا روپیہ زیادہ تر ہندوستانی کی مدون مین خرچ نہ کیا جائے - اور ہندوستان کے خزانہ پر دوسرے مقامات کا بار نہ ڈالا جائے

انگلستان کو مالدار بنانے کے لئے ہندوستان کو مفلس نہ کیا جائے - عدالتون مین گورے کالے - یوروپین - یوریشین سب کے حقوق برابر تسلیم کئے جائین -

انگلو انڈین کی پرورش کے لئے ہندوستان کا روپیہ وقف عام نہ کیا جائے - جو عیسائی مذہب یا انگلش قوم سے مخصوص ہین وہ مصارف ہندوستان کے ذمہ عاید ہونا چاہئین -

ہندوستان کے والیان ملک کو جو ایجنٹون اور رزیڈنٹون کے ہاتھون تکلیف پہونچتی ہے اور جس غیر متوقع طریق سے وہ نگرانی کرتے ہین اوس کی اصلاح کی جائے -

سلف گورنمنٹ کے طریق کو زیادہ وسعت دی جائے -

ملک کی تجارت اور رفاہ کی یہ جو چیزین سرکار نے اپنے قبضہ مین کر رکھی ہین اور وہ سرکار کے خاص انتظام سے متعلق ہین وہ ملک کے حق مین چھوڑی جائین یا اون مین رعایت کی جائے جیسے جنگل و افیون وغیرہ -

ٹکنیکل تعلیم مین ترقی ہو -

ٹکس کو موقوف کیا جائے -

جو فنڈ ہندوستانیون کی اعانت و ہمدردی کے نام سے جمع ہوتے ہین وہ ہندوستانی ممبرون کی راے سے اونہین کے اغراض مین خرچ ہون وہ روپیہ دوسرے کامون مین نہ لگایا جائے -

کسی نیا قانون جاری ہونے کے وقت ہندوستانیون کی خواہشات و اغراض کا خاص لحاظ کیا جائے - صرف بطور حکم کے اوسکو پاس نہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ -

اس قسم کی بہت سی باتین ہین جو پندرہ سولہ برس سے سال بسال گورنمنٹ انڈیہ کی توجہ اور پارلیمنٹ انگلستان مین بارہ جوئی کی غرض سے پیش ہو رہی ہین - اور ہر سال اس مجلس کا اجلاس دسمبر کے آخر ہفتہ مین ہوتا اور اوس کے انعقاد کو پیشتر سے کسی حصہ ملک مین ایک شہر تجویز کر دیا جاتا ہے - چنانچہ اگلی مرتبہ یہ مجلس احمد آباد مین منعقد ہوئی تھی -

انگلستان کے انگلش طبائع مین ان خیالات کو خاص دلچسپی وہمدردی سے دیکھا جاتا ہے اور بعض انگلشمین اپنی ذات سے اس کام مین شریک ہین اور گورنمنٹ انڈیہ بھی ان تمام خواہشون کو بڑی دانشمندی وبیدارمغزی سے دیکھتی اور سنتی ہے اور کانگرس کے کئی مطالبات پر عاقلانہ قدرشناسی کا برتاو ظاہر کیا گیا ہے اور کانگرس کے پرجوش اور باثر ممبرون اور پریسیڈنٹون کو بڑے بڑے عہدے دئے گئے اور اونکو جج بنایا گیا ہے - لیکن انگلو انڈین عہدہ داران خیالات کو سننے کے روادار نہین اور نہ گورنمنٹ انڈیہ ایسے اقتدارات کا دینا مناسب سمجھتی ہے

سوا اس کے عام مسلمان اس مجلس کی شرکت سے علاحدہ ہین اور اونہون نے خود کو گورنمنٹ کی پولیٹیکل مصلحتون سے علاحدہ کرکے اپنی تعلیمی ضرورتون کے حسب حال جداگانہ ایک مجلس قائم کرلی ہے جو محامدن اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے موسوم ہے اوس کا ذکر آئندہ کیا جائے گا -

محمڈن اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس

نوشتہ مولانا اشہری صاحب

جب ہندو کانگرس کا غلغلہ بلند ہوا - اور ہندو لیڈرون نے اپنی خواہشات کو پبلک کے سامنے پیش کیا تو سرسری طور پر ہر شخص کو اون کی صدا مین دلپسند معلوم ہوئین اور بعض مسلمان بھی اوس مین شریک ہونے کو آمادہ ہوے لیکن آنریبل سرسید احمد خان بہادر اور عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان صاحب بہادر اور شمس العلما مولانا سید حسین صاحب بلگرامی جیسے یگانہ روزگار اصحاب نے اوس سے احتراز کیا - اور عام مسلمانون کو اوس سے علاحدہ رہنے کی صلاح دی - اور اوس کے باثر وجوہ پیش کئے - ازانجملہ ایک یہ کہ مسلمان ہندوون کے مقابلہ مین کم ہین سوا اس کے مسلمانون کی کوئی طاقت ہندوون سے لگا نہین کھاتی نہ مسلمان عام تعلیم مین اونکے برابر ہین - نہ مال اور دولت مین اونکی ہمسری کرسکتے ہین -

اس لیے وہ نیشنل کانگرس کے اصول سے ہندؤن کی طرح فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ اس لئے اُن کے شریک ہونے سے ہندؤن کا فائدہ اور مسلمانون کا نقصان ہے۔

جب یہہ صدائین چارون طرف بلند ہوئین تو عام مسلمانون نے خود کو نیشنل کانگرس سے بالکل علاحدہ کرلیا۔ اور اشتہار دیا کہ وہ گورنمنٹ کی کسی پولیٹیکل پالسی کے خلاف اپنی صدا بلند کرنا نہین چاہتے۔ اور اپنی قومی تعلیم اور گورنمنٹ کی مصلحتون کو قوم اور قوم کی ضرورتون کو گورنمنٹ پر عاجزی و ادب سے ظاہر کرنے کے لئے اپنی ایک مجلس جداگانہ ترتیب دی جو محامڈن اورئنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے موسوم ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔

اب کی مرتبہ اوس کا اجلاس بہت بڑے شان وشکوہ سے بزمانہ دربار اعلیٰ حضرت اڈورڈ ہفتم خاص پائے تخت دہلی مین منعقد ہوا۔

ہز اکسلنسی آغا خان بہادر بمبئی جو اپنے اعزاز کا شاہانہ درجہ رکھتے ہین۔ اس کانفرنس کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور اعلیٰ حضرت شاہنشاہ کی بارگاہ مین مسلمانونکا ایڈریس حضور لارڈ کرزن وایسرائے وگورنر جنرل کشور ہند و قایم مقام شاہنشاہ کے حضور مین پیش کرنے کو ہز اکسلنسی نواب میجر حامد علی خان صاحب بہادر فرمانروائے رامپور نے خود کو اس برات کا دولہا بنایا تھا اور عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر نے دونو کامونکو عہدہ سکرٹری کے فرایض کو نہایت عالیشان اور قابل قدر طریق سے انجام دیا اور سچ تو یون ہے کہ یہ تمام شان و شکوہ ایک نواب محسن الملک بہادر کی ذاتی اثر اور انکی لاثانی حسن تدبیر کا نتیجہ ہے جس نے دہلی جیسے مقام اور شاہنشاہی دربار کے ایسے عالیشان ہنگامہ مین مسلمانون کی مجلس کو اس شاندار طریق سے ظاہر کیا جو اس دربار کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا۔ چونکہ اس مجلس اور ایڈریس کی کارروائی کا ذکر اس موقع مین بجاے خود علاحدہ کیا جائے گا۔ اس لئے ہم موقع پر زیادہ طوالت دینا نہین چاہئے۔ ان برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانون کی عام وابستگی کے متعلق جو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مضمون ایک انگلش مدبر نے لکھا اوسکو اخبار المؤید مصر کے ترجمہ سے اقتباس کرکے ذیل مین نقل کرتے ہین اور چند فقرے نواب محسن الملک بہادر کی نسبت آگرہ اخبار سے نقل کئے جاتے ہین +

عالیجناب نواب محسن الملک بہادر

فطرت کا ہر سلسلہ نرسجات قدرت کے مختلف مناظر اور موثرات کو اپنے ساتھ لئے ہوئے نظر آتا ہے ادنٰے اور اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات ممیز ہوتے ہین۔ پتھرون مین ایک پتھر وہ ہین جن سے خوش گوار چشمے پھوٹتے اور فیض رسان دریا جاری ہوتے ہین جو وادی کو گلزار اور دشت کو مرغزار بنا دیتے ہین۔ ایک وہ ہین جنکے پاس جاتے دم گھٹتا اور جسم جلتا ہے۔

جواہرات مین موتیون کی سینکڑون لڑیان بمبئی اور سیلون کے میمن اور جواہر فروش بیچتے نظر آئین گے۔ لیکن کوہ نور ہیرا اور شب چراغ لعل بادشاہون کے تخت و تاج کے لئے مخصوص ہین

نباتات مین ہر دئیدگی جیون بوٹی نہین ہوسکتی۔ سرو شمشاد کی راست قامتی دوسرے درختون کو نصیب نہین۔ چرندون مین گھوڑے کی شرافتین گورخر مین کہان۔ پرندون مین شہد کی ملکہ کو اپنی جمہوری سلطنت مین کوئین کہلانے کا خداداد مرتبہ حاصل ہے لیکن سب مکھیان اوسکی ہم مراتبہ نہین ہوسکتین۔

اِسی طرح جو مخلوق ناطق کہلاتی ہے اوس کا شمار لاکھون اور کرورون سے بڑھکر اربون کی گنتی مین پہونچا ہوا۔ لیکن قابل یادگار آدمیون کو دیکھو تو انگلیون پر شمار ہونے کے لایق پائے جائین گے جیسے گلیڈ اسٹون۔ بسمارک۔ سالار جنگ۔ سلطان عبد الحمید خان۔ امیر عبد الرحمٰن خان اور اگر اس طبقہ کے بعد دوسرے مرتاض و کاملین پر غور کرو۔ تو وہ بھی ہر قوم یا ہر ملک مین معدودے چند نظر آئین گے۔

ابھی انگلستان مین تبدیل وزارت کا مسئلہ پیش ہے لیکن دوسرا لارڈ سالسبری پیدا نہین اور نہ موجودہ وزیرون کے مقابل اوس درجہ اور اثر کے دوسرے وزیر نظر پڑتے ہین جیسے پائنیر نے ایک متوسط آرٹیکل لکھا ہے۔

پچھلی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائی دنیا مین سینکڑون بادشاہ۔ وزیر۔ ناظم

نادر حکیم - طبیب مختلف لیاقتون مین اعلی درجہ کے مقیاس کمال تک پہونچے لیکن زمانے نے بہت ہی تہوڑے سے نامون کا انتخاب کیا اور اوس مین بہی بہت ہی تہوڑے سے لوگ یادگار عام کا درجہ حاصل کر پائے اور وہ انتخاب و یادگار ایسا امیٹ ہر - جسکو نہ سمندر کے طوفان نے روکا اور نہ وہ حوادث کے باد و باران سے فنا پذیر ہوا -

اسی طرح زمانے نے کمال کے سامنے شاہ و گدا کا کچہ لحاظ نہین کیا - معمولی بوریا نشینون کی چٹائیان تخت طاؤسی اور سریر طاق دیسی کے اوپر بچہی ہوئی نظر آتی ہین -

ہر چند اب مسلمانون کی سلطنت کا وہ عالیشان دربار باقی نہین جو ہم قلعہ معلی کے ہوس آف لارڈس (دیوان خاص) اور ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین فیضی اور ابو الفضل جیسے لوگون سے انٹروڈیوس کرا سکین - لیکن اب بہی بگڑنے مین بننے والی کچہ صورتین باقی ہین جو دربار کی یادگاری علامتون مین روشناس خاص ہو سکتی ہین

جیسے ہمارے یوسف لقا ملکی ہیرو اور قومی لیڈر عالی جناب نواب محسن الملک مولانا سید مہدی علی خان صاحب بہادر +

محسن الملک کے لائف کی شنجرفی سرخیان آسمان کے افق مین پہولی ہوئی شفق سے کم جلوہ ریز نہین ؎

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ‌ ‌ گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

سید کی لائف مین محسن الملک کی شرکت سخن مین لفظ لفظ مین معنی اور معنی مین مطلب یا سینہ مین دل اور دل مین جان اور جان مین قوت کی طرح نظر آتی ہین ؎

حرم و دیر مین ہر جلوہ پہ فن اون کا ‌ ‌ دو گہرون کا ہے چراغ اک رخ روشن اونکا

نواب محسن الملک نے جب سے ہوش سنبھالا - قبولیت اور بلند نامی اونکے کام کے ساتھ ہوئی - نظام گورنمنٹ کی خدمات کو اونہون نے اس لاثانی طریق سے انجام دیا کہ کئی یورپین - پارسی - مدراسی - وغیرہ سب اون کا دم بہرتے ہین - حیدرآباد کے رزیڈنٹون کی نگاہین سب سے پہلے

ادن پر پڑتی رہین - انگلستان کے اخبارات مین سر لپیل گریفن جیسے رزیڈنٹ نے اونکے لاثانی بر ہونے پر مضمون لکھے - اور حیدر آباد کی کارفرمائی کے بعد گورنمنٹ انڈیہ نے اونکی قدمات کو نہایت روشن ضمیری سے دیکھا اور اوس کو قابل اطمینان سمجھا - مسٹر لاٹوش نے اون کو دو مرا سرسیّد قرار دیا - ہندوستان کے ہر حصہ مین اون کی پوری تعظیم کی گئی - یورومین حکام نے کالج کی اعانت کو اون سے ہاتھ ملانے مین بہت بڑی فیاض طبعی کا اظہار کیا - صاحبان لفٹنٹ گورنر پنجاب و بنگال و ممالک متحدہ اور ہز اکسلنسی مہاراجہ صاحب بہادر بڑودہ اور حضور فرمانروائے رامپور نے اون کو اعزاز خاص کا مستحق سمجھا - ممالک متحدہ کے علاوہ بنگال - بمبئی - مدراس - وسط ہند اور ہندوستان کے ہر طرف بلکہ سیلون وغیرہ دور دراز مقامات تک اون کا اثر ظاہر ہوا اور تمام قوم نے اون کے کامون پر پورا بھروسہ کیا اور اپنے پیارے بچون کو اون کی گود مین دیا جس سے طلبہ کی تعداد مین المضاعف سے زیادہ ترقی ہوگئی - اور اونکے طرز عمل نے کانفرنس کو ہندوستان کے حسب حال ایک عالیشان ہوس آف کامنز کا نمونہ بنادیا ہے اور ہز اکسلنسی آغا خان اور ہز اکسلنسی نواب صاحب بہادر رامپور جیسے مقتدا اور فرمانروا اوس سے دلچسپی اور وابستگی رکھتے ہین -

محسن الملک مسلمانون کے متلاطم سمندر مین ایک عجیب قابل قدر لائٹ ہوس ہین جنکی روشنی مین ہمارا قومی جہاز ایک خاص راستہ پر جارہا ہے اور انگلش آگبوٹ بھی اوس سے ایک صحیح راستہ کا سراغ پاتے ہوئے نکلتے ہین -

اگر اس منارہ کو چند گز اور بلند کردیا جاسے تو اوس کی رہنمائی مین زیادہ وسعت پیدا ہو -

اسلام اور برٹش گورنمنٹ

حال مین جو انگلستان کے چند قابل جادو نگارون نے سلطنت انگلشیہ اور اس کی نو آبادیان پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے اس کے پانچوین مضمون کا عنوان "اسلام اور دولت برطانیہ" ہے -

اس کے لکھنے والے مسٹر ڈی جے کوربٹ ہین جنھون نے اس کتاب کی ایک کاپی مصر کے مشہور روزانہ اخبار المویدہ کو بھیجی - المویدہ نے اس مضمون کی بڑی قدر کی ہے اور اس کا ترجمہ اپنی راے کیساتھ کئی لیڈرون مین شائع کیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ فاضل مضمون نگار نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہر طرح قابل دید ہے اونھون نے اس مضمون مین چار باتون پر زیادہ زور دیا ہو - اول تو یہ کہ

دنیا مین سب سے بڑی اسلامی سلطنت انگلستان ہے

اس کے ثبوت مین مختلف سلطنتون کی اسلامی آبادیون کے اعداد و شمار کو دیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہو کہ سلطنت عثمانیہ کے ماتحت یوروپ - ایشیا اور افریقہ مین صرف ایک کرور ترسیٹھ لاکھ ساٹھ ہزار مسلمان آباد ہین اور سلطنت چین کے ماتحت صرف تین کرور بیس لاکھ مسلمان آباد ہین لیکن سلطنت انگلشیہ کے ماتحت دس کروڑ ستر لاکھ چہتر ہزار آٹھ سو چار مسلمان آباد ہین - جسکی تفصیل یہ ہے ہندوستان (۵۷۳۲۱۱۶۴) سرحد ہندوستان (۱۷۴۰۰۰) امریکہ شمالی وجنوبی (۹۴ ہزار) آسٹریلیا اور اوشینیا (انیس ہزار) سیلون (۲۲۴۰۰۰) جزایر مالدیپ ولکادیپ (۴۴ ہزار) بلوچستان (۵ لاکھ) بحرین (۲۵ ہزار) جزیرہ سقوطرہ وعدن وپرم (۵۳ ہزار) جزیرہ مارشس (۳۴۷۶۳) راس امید (۱۵۰۹۹) دیگر نوآبادیان (۱۴۶۰۵) جزیرہ نما ملایا (۲۴۹۹۴۸) بورنیو (۱۷۴۰۰) جزیرہ برنوی (۱۷۵۰۰) سارا وک (۴۵۰۰۰) جزیرہ لابوان (۵۵۶۰) قبرس (۲۲۹۷۴) مصر (۸۹۷۸۷۷۵) سوڈان (ایک کرور ساڑھے پانچ لاکھ) بلاد نائیجر (ڈہائی کروڑ) لیگاس (۲۷۲۰۰) گولڈ کوسٹ (ڈیڑھ لاکھ) گیمبیا (۲۳ ہزار) سیرالیون (۷۰ ہزار) شرقی افریقہ (ساڑھے بائیس لاکھ) وسطی افریقہ (دو لاکھ ۱۸ ہزار) اوگنڈا (ایک لاکھ) زنجبار وپمبا (بیس ہزار) سومالی (پچاس ہزار) - چونکہ یہ اعداد و شمار ۱۸۹۱ء کی مردم شماری سے لئے گئے ہین - اس لئے المویدہ نے اس تعداد پر دس برس کی میعاد کا اضافہ بڑہا کر غالباً صحیح اندازہ کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے بموجب گورنمنٹ انگلشیہ کے ماتحت تیرہ کرور ستاسی لاکھ چھ ہزار سات سو چالیس مسلمان آباد ہونگے - پس اس تعداد سے ظاہر ہے کہ جس سلطنت

کیساتھ سب سے زیادہ مسلمانون کی قسمتین وابستہ ہین وہ انگلش گورنمنٹ ہے اور اس لئے یہ کہا بیجا نہین کہ یہ گورنمنٹ دنیا مین سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہی مردم شماری سے جو آبادی کی تعداد معلوم ہوتی ہے وہ عموماً کم سے کم ہی ہوسکتی ہے لیکن باوجود اس کے مسلمانون کی جو تعداد اُوپر دی گئی ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانون کی تعداد سے نصف ہے -" اس کے بعد دوسری بات جسپر مضمون نگار نے بحث کی ہے وہ

انگریزون کا مسلمانون کے ساتھ برتاوُ

ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "سب سے زیادہ اہم بات جو ہمارے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ہماری سلطنت مین اندازاً ۲۹ فیصدی مسلمان آباد ہین اور ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ مذہبی آزادی رکھتے ہین اور دولت وثروت مین علم وادب مین رفتہ رفتہ ترقی کرتے جاتے ہین - عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ ہندوستان ایشیا مین اور مصر افریقہ مین تمدن وتہذیب کا سرچشمہ خیال کئے جائین گے - لیکن باوجود اس کے ہم نے ان کے لئے کچھہ نہین کیا ہے - باوجود اس کے ہماری مصلحتین ان کی مصلحتون سے مربوط ہین اور ہمارا مستقبل ان کی آیندہ حالت سے وابستہ ہے ہم ان کی طرف سے غافل ہین - بقول سر رچرڈ ٹیمپل کے سلطنت انگلشیہ اسلامیہ اور سلطنت برطانیہ مین تمیز کرنا ممکن نہین ہے " اور اس لئے مسلمانون کی ترقی خود ہماری ترقی ہے لیکن ہم نے مسلمانون کے ساتھ کئی ایسے سلوک کئے ہین جن سے فریقین کے ارتباط مین فرق آگیا ہے - چنانچہ اس سلوک کو ڈاکٹر لیٹنر کے یہہ فقرے ہمین یاد دلاتے ہین کہ صدر دیوانی اور نظامت کے محکمون کے ٹوٹ جانے سے انگریزون اور مسلمانون کے اختلاط کا خاتمہ ہوگیا ہماری عدالتین اصل مقصود سے دور جا پڑین - کیونکہ ہمارے جج عربی زبان سے بالکل ناواقف ہوتے ہین - اور اس لئے ان مین سے کوئی بھی اتنی قابلیت نہین رکھتا کہ مسلمانون کے معاملات مین فہم رسا رکھتا ہو - اسکے علاوہ ہم نے یہ ستم کیا ہے کہ پہلے جو وظائف اور عطیات مسلمانون کے لئے مقرر تھے ان کو ہمسم ملے موقوف کردیا ہے - جس کا یہ نتیجہ ہوا ہی کہ ان کی تمدنی حالت

مین تنزل آگیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب مذکورہ بالا امداد کے نہ ملنے سے مسلمان تنگ آگئے تو ۱۸۹۳ء
مین ایک موقع پر انہون نے لارڈ رابرٹس کے روبرو بیان کیا کہ ہندوستان کے مسلمان آپ سے
امید رکھتے ہین کہ آپ گورنمنٹ انگلشیہ سے ان کی جنگجو یانہ قابلیت کی تعریف کرینگے تاکہ جو قدیم
امداد گورنمنٹ سے ان کو ملنی موقوف ہوگئی ہے وہ جنگی وظائف کی صورت مین پہر جاری ہوجائے
اس کے بعد مضمون نگار نے۔

مسلمانون اور انگریزون کے ارتباط کی ضرورت

پر بحث کی ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ جن لوگون نے مسلمانون اور انگریزون کے درمیان ارتباط بڑہانے
کی کوششین کی ہین ان مین سے سر سید مرحوم قابل ذکر ہین۔ انہون نے ۱۸۷۵ء مین اس
غرض سے ایک مدرسہ قایم کیا کہ مسلمانون کو یوروپین تعلیم دے کر انہین سرکاری عہدے دلائے
جائین۔ اس مدرسہ کی تعریف ہندوستان کے ہر وسیرائے نے کی اور بہت سے معزز انگریزون
نے بہی جن مین سر ولیم میور جیسے مخالف اسلام لوگ بہی شامل ہین اس کو اچہا کہا اور مدرسہ کا
اصل مقصود بقول لارڈ ایلگن کے یہ نہین کہ محض تعلیم دے بلکہ یہ بہی ہو طلبا کو اخلاقی تربیت
دے،،۔ ہمارا فرض ہے کہ ایسے مدرسون کو جو مسلمانان کی ترقی کے واسطے قایم ہوئے ہین۔
حتی الوسع امداد دین اور دین اسلام کیطرف سے جو غلط فہمیان ہمکو ہین۔ ان کو رفع کر دین۔ کچھ
عرصہ ہوا جبکہ ہماری فوج بوئرون سے لڑ رہی تہی تو مسٹر مارسین نے بیان کیا تہا کہ تمام ہندوستان
کے مسلمانون نے اپنی مسجدون مین جا کر انگریزون کے لئے فتح و نصرت کی دعائین مانگی ہین،، اس سے
ظاہر ہے کہ گو مسلمان غیر مذہب رکہتے ہین لیکن بلحاظ ایک بادشاہ کی رعایا ہونے کے وہ ہمارے
بہائی ہین۔ کون نہین جانتا کہ اگر خدانخواستہ روس اور انگلستان کی لڑائی چہڑ گئی تو اسوقت
افغان کی طرفداری ہمارے حق مین کیسی اہم بات ہوگی۔ لیکن ہم کو یہ بہی جان لینا چاہیئے کہ
افغانستان کے مسلمانون کا اتحاد ہندوستان کے مسلمانون کے اتحاد سے بہت تعلق رکہتا ہے
ایشیا کو چہوڑ کر افریقہ کو دیکہا جائے تو وہان بہی مسلمانون کا ایک زبردست فرقہ سنوسیہ موجود ہے۔

جو دن رات اپنی قوت کو بڑہا رہا ہے اور حتی الامکان ہمارے مقابلے کی کوشش کر رہا ہے پس اگر ہم ہندوستان کے مسلمانون کو اپنا بناکر سنوسیون کے مقابلے مین انہین صف آرا نہ کرینگے تو اس مین ہمارا ہی نقصان ہوگا۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ وہ بہی اپنے سے بیجا عقیدون کو جو درحقیقت دین اسلام کا جزو نہیں ہین چہوڑ دین اور آغاز اسلام مین جو اسلام کے بانیون کی حالت تہی اس کی تقلید کرین۔ جسٹس سید امیر علی نے اس بارے مین ٹہیک ریمارک کیا ہے کہ مسلمانون کے تنزل کی ایک بڑی وجہ یہ بہی ہو کہ بہت سی باتین جو اسلام سے خارج ہین وہ ان کے عقیدون مین جاگزین ہین۔ وہ خیال کرتے ہین کہ۔

اب اجتہاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہی

اور مذہبی امور مین رائے زنی حرام ہو گئی ہے اور اس لئے وہ انیسوین صدی مین نوین صدی کے مفسرین اور فقہا کے اقوال پر چلتے ہین اور دنیا کی موجودہ حالت کا خیال نہین کرتے۔"

آخر مضمون مین یہ دکہایا گیا ہے کہ اسلام تہذیب سکہانے والا مذہب ہے چنانچہ لکہا ہے کہ" بقول مسٹر ڈزیرس کے جس زمانے مین یورپ جہالت کی تاریکی مین غرق تہا اہل عرب پانچ صدیون تک علوم و عرفان کی روشنی سے عالم کو منور کرتے رہے۔ انہون نے پولونیوس کے ہندسہ کو اور ارسطو کی منطق کو ترجمہ کیا۔ علم زراعت اور علم ہیئت کو ترقی دی اور علم الجبرا اور علم الکیمیا کو ایجاد کیا۔ اور شہر بہ شہر مدرسون اور مسجدون کو قایم کیا اور یورپ کو ابن رشد کا فلسفہ اور سلرنو کی طبیعیات سکہائی۔ ان کے نبی محمدؐ کی حدثین جابجا ان کو تحصیل علم کی ترغیب دیتی ہین۔ انہون نے عرب سے شرک اور بت پرستی کو ہی نہین مٹایا بلکہ ان کی بہت سی لغو اور بیہودہ عادتون اور رسمون کو بہی محو کیا۔ اگرچہ تعدد ازدواج اور بردہ فروشی کی رسمین مخرب اخلاق تہین۔ لیکن مصلحت وقت کی وجہ سے بانی اسلام نے ان کو بالکل نہین مٹایا البتہ بہت سی بندشین ان پر لگادین۔ بردہ فروشی کے حق مین یہ اصول مفید ہوا کہ کوئی کافر غلام مسلمان ہو جائے تو وہ آزاد ہی اور جب مسلمان یہ سمجہ گئے کہ قرآن کے دین کا یہ منشا ہو کہ صرف قیدیان جنگ کو غلام بنانا جائز ہے باقی

کسی شخص کا بیچنا جائز نہین تو وہ بردہ فروشی سے نفرت کرنے لگے - چنانچہ مسٹر جوزیف ٹامسن نے اپنے ایک مضمون مین اخبار ٹائمز مورخہ ۱۴- نومبر ۱۸۸۸ء کو لکھا تھا کہ مین اپنے تجربہ سے کہتا ہون کہ مشرقی افریقہ مین جو بردہ فروشی کا رواج ہے وہ صرف اس وجہ سے ہو کہ اس نواح مین اسلام نہین پھیلا ہے ورنہ بردہ فروشی کبھی کی یہان سے موقوف ہوگئی ہوتی ،، مضمون کے آخر مین -

المویدکی عام راے

یہی قابل ذکر ہے - وہ لکھتا ہے کہ مسٹر کوربٹ کے مضمون کی عمدگی کا اس سے بہتر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ بڑے بڑے قابل مسلمانون نے جو مسٹر مذکور سے محض ناواقف ہین ان کے مضمون کو پڑھا ہے اور تعریف کی ہے بلکہ بعض نے تو یہ درخواست کی ہے کہ اس کا ترجمہ فرانسیسی مین کرایا جائے اور شائع کیا جاے - مضمون نگار صاحب نے جو گورنمنٹ انگلشیہ کو مسلمانون کے ساتھہ نیک سلوک کرنے پر ترغیب دی ہے اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت قرار دیا ہے وہ ناظرین کے ملاحظہ سے گزری ہوگی - المویداس پر اتنا اور کہنا چاہتا ہے کہ جس طرح بلحاظ تعداد رعایا کے گورنمنٹ انگلشیہ سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اسی طرح بلحاظ رتبۂ خلافت اور اسلامی جاہ کے دولت عثمانیہ سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے پس گورنمنٹ انگلشیہ کو لازم ہے کہ اپنی تمام مسلمان رعایا کی طرح دولت عثمانیہ کے ساتھہ بھی نیک سلوک رکھے اس سے یقین ہے کہ اس کی مسلمان رعایا پر بہت اچھا اثر پڑے گا ۔

ندوة العلماء

ہندوستان کے مسلمانون کی انگریزی تعلیم کا سب سے اعلیٰ مدرسہ اور یونیورسٹی کا بانی علیگڈھ کالج ہے جس سے سینکڑون طالب علم پاس ہوکر نکلے اور انگلستان جاکر کامیاب واپس آئے ہین اور خدا کے فضل سے جابجا بڑے بڑے عہدون پر مامور ہین اور گورنمنٹ انگریزی اون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی اور اس کالج کی تعلیم کو تعلیم کا بہترین نمونہ خیال کرتی ہے لیکن اس کالج کے تعلیم یافتہ لڑکون مین اسلام کی مذہبی تعلیم اور اسلامی اخلاق و ادب کا خاطر خواہ اثر نمایان نہین ہوتا اس لئے ہندوستان کے علماء اسلام نے اپنی جماعت کی اتفاق سے ایک ایسا مدرسہ قایم کرنے کی بنیاد قایم کی جس مین

انگریزی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم وتربیت لازم ہو اور اس مین سے طالب علم اعلیٰ درجہ کے عالم اور فاضل بنکر نکل سکین - یہ مدرسہ علیا حضرت ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ کے عہد مبارک مین بمقام لکھنو ۹۳ء مین قایم ہوا - اور علماء اسلام نے اوس کی سرپرستی اپنے ہاتھ مین لی - اب اعلیٰ حضرت ایڈورڈ ہفتم کے سال تاج پوشی انگلستان مین اوس کا نوان سالانہ اجلاس شہر امرتسر پنجاب مین منعقد ہوا -

ہمارے رپوٹر نے اجلاس ندوہ امرتسر کے بابت اطلاع دی ہے کہ تقریباً ایکہزار ممبر اور علاوہ ازین بہت زیادہ وزیٹر تھے - ایکدن صاحب ڈپٹی کمشنر بہی تشریف لائے تھے اور گہنٹہ بہر تک اجلاس مین رہے جلسہ مین سب سے زیادہ دلچسپی شمس العلماء مولوی شبلی صاحب کی نظم اور خطبہ (لکچر) سے پیدا ہوئی - خطبہ "ختم نبوت" پڑہا - مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب رئیس علیگڈہ اور شیخ عبد القادر صاحب بی اے سب ایڈیٹر پنجاب ابزرور کے لکچر بہی دلچسپی سے خالی نہ تہے - مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی جنکے لکچر ندوہ مین سب سے زیادہ دلچسپی کے ساتہہ سنے جاتے ہین اونکی لکچر کا موضوع وفاداری گورنمنٹ تہا جو نہایت زور و شور کے الفاظ مین بیان کیا گیا -

خلاصہ تقریر مولنا شبلی

مولانا شبلی نے فرمایا کہ ندوہ کی ضرورت مین کسی کو کلام نہین ہو سکتا اور اگرچہ اس کی ضرورت ثابت کرنے کا یہ وقت نہین ہے تاہم اس کی اہمیت ہمین ہر وقت یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کی حقیقت و ماہیت اسکے قیام کی اشد ضرورت - اور یہ کہ اس کی ضروریات کیا کیا ہین اور مسلمانون کی کیسی کیسی امیدین اس سے وابستہ ہین - یہ باتین قوم کے اچہی طرح ذہن نشین ہونی چاہئین - تب اس کے وجود سے قوم کو مطلوبہ فوائد اور اہم نتائج حاصل ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے - قاعدہ ہے کہ جب تک کسی چیز کی اصلیت اور وقعت ہی انسان کے دل مین نہین جمتی تب تک نہ وہ اس کی جانب پوری توجہ کر سکتا ہے نہ اس سے کماحقہ مستفید ہونے کی کوشش - اسی وجہ سے بہت سی اہم تجاویز اور عظیم الشان کامون کے متعلق بعض افراد قوم کی امیدین موہوم ثابت ہوتی ہین اور ان کا جو غیر ضروری و بے سود فرمایا کہ قیام ندوہ کے مسلمانون کے دو گروہ تہے - علمائے کرام کے حالات و خیالات اس کے بارہ مین کچہہ اور تہے جدید الخیال لوگون کے

کچہ اور - اور دونون کی زاویون مین اختلاف عظیم - مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہین - سارے ہی بڑے
کامون مین ابتداءً ایسا ہوا کرتا ہے - لیکن ان اختلافات اور ابتدائی مشکلات کی وجہ سے اولوالعزم
گھبرا نہین جایا کرتے - اور اسلام مین تو ایسے اختلاف کو رحمت بتایا گیا ہے - اس کی تعلیم ہی یہ ہے - کہ
اس قسم کے موقعون سے روشن خیالی - تحمل - حوصلہ اور استقلال کو کام مین لاکر فائدہ اوٹھایا جائے
اسی پاک اور قابل تقلید طرز عمل کی بدولت سلف صالحین کے مبارک زمانون مین قوم کو بڑے بڑے
عظیم الشان فواید حاصل ہوتے رہے ہے - اسی شیوہ محمود کے طفیل ابتداے اسلام اور اوس کی چند
شروع صدیون مین مسلمانون سے وہ وہ کام بن پڑے جن کی نظیر زمانہ بعد کے صدہا سالون مین بہی
نہ لا سکا - اور نہ لا سکے گا - اس موقعہ پر مولنا نے قرون اولیٰ کے مسلمانون کے سبق آموز عجیب وغریب
حالات - جمع قران کی کیفیت - زمانہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مین جمع احادیث کی ضرورت علوم
تفسیر - وفقہ وغیرہ کی تدوین - علوم یونان اور روم وشام وغیرہ کے عربی تراجم - ادب - عرب کا ابتدائی زمانہ
پھر اس مین اقوام غیر کے علوم کا اضافہ - اور بالآخر لسان العرب کا انواع علوم وفنون کے خزائن سے
مالامال ہونا - وغیرہ وغیرہ بیان فرما کے کہا کہ سلف نے تو اپنے زمانہ مین ضرورت وقت کو اچھی طرح سمجھا -
اور اوس کو پورا کرنے کا حق ادا کر گئے - لیکن زمانہ دن بدن ترقی پر ہے - اوس کی ضروریات بہی ہمیشہ
بڑھتی جاتی ہین - اور حالت موجودہ ہم سے بزور یہ کہلواتی ہے کہ اب بہی اسی طرح ہمین اصلاح وترقی علوم
وفنون کی ازبس احتیاج ہے - پس سلف کی طرح ہمارا بہی یہ فرض ہے کہ غیر اقوام کے علوم وفنون سیکہین

اس موقعہ پر آپ نے ایک اہم نتیجہ پر زور دیا - وہ یہ کہ میرے پچھلے بیان کا بہت ہی ضروری ما حصل
یہ ہے کہ اس مبارک زمانہ کے علماے اسلام نے دوسری قومون کے علوم وفنون کو اپنی زبان مین لینے
سے ہرگز تعصب نہین کیا - اگر کسی کے ذہن مین یہ خیال فاسد ہو تو تاریخ شاہد ہے جو بڑی زبردست
نظیرون سے اس کی تردید کرتی ہے - مسلمان اگر تعصب برتتے تو یونانی فلسفہ اور سائنس کی تحصیل
مین شاقہ محنتین کیون اوٹھاتے ؟ مگر اونہون نے ان علوم کو بشوق ورغبت سیکہا اور ایسا
سیکہا جیسا سیکہنے کا حق ہوتا ہے مسلمانون کے علم کلام کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ

او نہون نے غیر اقوام کے علوم سے فائدہ اٹھانے مین کس فراخ دلی اور بے تعصبی سے کام لیا ہے اور کیون نہ لیتے؟ ان کے نزدیک تو علم مومن کی کھوئی ہوئی دولت تھی کہ جہان پاے اٹھا لینی چاہیے - وہ اسلام کو خدانخواستہ کسی پہلو سے کمزور اور بودا بھی نہ جانتے تھے - جو اس ڈر کے مارے اون علوم سے اجتناب کرتے کہ کہین یہہ (علوم) اسلام کو کسی طرح کا گزند نہ پہونچائین یا ان کے مقابلہ مین اسلام کے اصول وعقائد کی بنیاد مین متزلزل نہ ہو جائین - معاذ اللہ - جیسے زمانۂ حال کے بعض علما کا یہ خیال ہے کہ مذہب مین عقل کو دخل نہ دو - یا مانا کہ تنہا عقل کی روشنی کافی نہین ہو سکتی - مگر نعوذ باللہ ایسا بھی نہو کہ اسلام کو خلاف عقل (غیر معقول) سمجھا جاے بجالیکہ عقل ہی کی وجہ سے انسان اس سارے بار کا مکلف ہے سلف صالحین کے بھی اگر یہی خیالات ہوتے تو اپنے دعاوی وعقائد کو دلائل عقلیہ سے کیون ثابت کرتے؟ معقولات سے اسی طرح نہ بچتے جس طرح اسلام کے نادان دوست دور بھاگتے ہین - شرح مواقف کو دیکھو - اوس کا دو تہائی سے زیادہ حصہ علوم یونان سے ماخوذ ہے - پھر یہ کہ جن علوم کو ہم نے غیر قومون سے لیا ان کو اپنا سمجھکر اون کی حفاظت وحمایت کی - چنانچہ اس کا ثبوت ابتک یہ حال ہے کہ اگر کوئی طب یونانی کو برا کہے تو ہمین ناگوار معلوم ہوتا ہے - گویا کہ وہ ہماری اپنی چیز ہے - یہی تو باتین تھین جن کی وجہ سے مدت قلیل کے اندر اندر مسلمانون کا چاردانگ عالم مین ڈنکا بجگیا - اور اون کے بین کارنامونکا اک زمانہ ابتک اعتراف کرتا ہے -

مگر ناظرین میری تقریر سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آجکل کے علماے اسلام مین علوم کی وہ پیاس نہین ہے جو اس زمانہ مین تھی - یا یہ کہ علما اون علوم جدیدہ سے کچھ بیر یا تعصب رکھتے ہین - نہین نہین - بلکہ حقیقت مین بات اور ہی ہے وہ یہ کہ ان کے نزدیک علم وفن جسے کہتے ہین یورپ مین اس کا نام نہین - آج اگر اس غلط فہمی ولاعلمی کا پردہ ہٹ جاے تو اسی شوق وسرگرمی سے علوم مغربیہ کی تحصیل پر متوجہ ہو جائین - جیسے اسلاف ہوئے تھے - پس اب ضرورت کا ہے کی ہے؟ یہی کہ علماء کو کسی طرح آگاہی ہو - انہین پتہ لگے کہ یورپ اس وقت علمی خزانون سے مالا مال ہے مسلمانان ہند اس امر سے بیخبر ہون تو ہون - اب تو بعض ممالک اسلامیہ مین بھی السنۂ یورپ کی کتب کا

ترجمہ ہو رہا ہے - مثلاً بلادِ شام و مصر و بیروت وغیرہ - دیگر علوم کو جانے دو خود آپ کی عربی کا علم جس قدر وہان ہے ہم مین نہین - مجد الدین شیرآبادی کی قاموس لغت کی سب سے اخیر کتاب ہے سب سے اول کتاب مین ۴۰ ہزار مادے تھے - پہر ساٹھ ہزار ہوئے اب لسان العرب مین اسی ہزار مادے ہین - اور اسپر بہی ہزار ہا ایسے الفاظ کا اضافہ ہو گیا اور ہوتا جاتا ہی کہ جنکا ہماری کتب لغت مین کہین پتہ نہین چلتا - پس زبان عربی اور علوم اسلامی کی روزافزون ضروریات پر متوجہ ہونے کی کیسی سخت احتیاج ہے - مگر افسوس ہم سے تو کچہہ ہو نہین سکتا - ہان غیر اقوام البتہ اس نعمت اور سعادت سے خوب حصہ لے رہی ہین - نہ صرف اپنا بلکہ ہمارے حصہ کا بہی - یورپ کی علمی سوسائٹیون نے عرب جاہلیت کے اشعار کو کس کس تلاش و تجسس سے بہم پہونچایا ہے - جرمنی مین کتب عربیہ کے انطباع اور ترجمہ وغیرہ مین کیسا کچہہ اہتمام کیا گیا ہے - پڑہ پڑہ کر عقل حیران ہوتی ہے اور اپنی قومی پستی و کم حوصلگی پر رونا آتا ہے -

پس اے مسلمانو! ابونصر فارابی اور بوعلی سینا وغیرہ ہا نے جس طرح فلسفہ یونان کے مقابل مین اسلامی علم کلام ایجاد کیا تہا - اسلام کی حمایت و حفاظت اور اہل اسلام کی اصلاح و ترقی کے لئے اب بہی ویسا ہی ہونا ممکن ہے - بشرطیکہ پہلے علوم یورپ سے آگاہی حاصل کرین -

یہی اہم مقاصد ندوہ کی غرض و غایت ہین - انہی سے بخوبی واقف ہونے پر بعض لوگون کا یہ اعتراض اٹھایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کی دیگر موجودہ انسٹیٹیوشنون سے بڑہکر ندوہ کا کون انوکہا مقصد ہے؟ - ہمین اس بات کا اعتراف اور افسوس ہے کہ ان مقاصد مین ندوہ کو ابتک کوئی نمایان کامیابی نہین ہوئی - مگر اس مین ندوہ کی کچہہ خطا نہین - یہ ہمارا اپنا قصور ہمت ہی یا عدم فرصت - اور یہ بدظنی کہ یورپ علوم سے تہیدست ہے - ان موانع کے ہوتے اس قلیل مدت مین کوئی بہت ہی زبردست کارنامہ نہ دکہلا سکنے پر ندوہ معذور سمجہا جانا چاہیئے - ہماری قوم مین اسوقت دو گروہ ہین - کاروباری - اور علمی - دونون کے مشاغل مختلف ہین - قومی ترقی کا اصل اصول تو یہ ہے کہ اسکے افراد مین کاروباری اشتغال سے واسطہ رکہنے والے ہون تو ساتھ ہی علوم و فنون کو

ترقی دینے والے بھی ہوں - برخلاف اسکے ہمارے نوجوانوں میں مادی ترقی کا شوق ہی تو دین اور علوم وفنون کی طرف سے بے اعتنائی - یہ خرابی نہ ہوتی تو ندوہ کی ضرورت بھی کیا تھی ؟ چاہیئے کہ علم اپنی غرض و غایت آپ ہی سمجھا جائے - ندوہ کو ایسے ہی طالبانِ علم کی ضرورت ہی اور اسی قسم کے خادمانِ علوم وفنون وہ پیدا کیا چاہتا ہے ،، اس تقریر کو یہاں تک سننے کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واپس تشریف لے گئے - ٭

ترکیب بند مولنا شبلی نعمانی

(جو آپنے ندوة العلما کے نویں سالانہ جلسہ منعقدہ امرتسر میں پڑہی)

ایکہ پرسی چہ کسانیم و چہ سامان داریم	آنچہ با ہیچ نیرزد بجہان آن داریم
ما نہ آنیم کہ دیہیم سکندر طلبیم	ما نہ آنیم کہ اورنگ سلیمان داریم
ما نہ آنیم کہ بر شیوۂ ارباب حشم	روئے راہے بدر دولتِ سلطان داریم
ما نہ آنیم کہ با حاجب و دربان باشیم	ما نہ آنیم کہ بام و در و ایوان داریم
ما نہ آنیم کہ با مسند و بالین ارزیم	ما نہ آنیم کہ سرداب و شبستان داریم
ما نیرزیم بدان پایہ کہ چون محتشمان	جامہ از قاقم و استبرق و کتان داریم
ما نہ آنیم کہ یک شیوۂ آئین گیریم	ما نہ آنیم کہ یک کار بہ سامان داریم
خاکسارانِ جہانیم وز اسباب جہان	بوریائیست کہ در کلبۂ احزان داریم
جز نئے جامہ و اوراق پریشان نہ بود	بیش و کم آنچہ بہ پیدا و نہان داریم
گاہ گاہے بسوئے کلبۂ ما باز خرام	تا ببینی کہ چہ برگ و سرو سامان داریم
تو کباب بره و شہد و شکرے جوئی	ما ہمان پارۂ نانے بسر خوان داریم
تو غلامان کمربستہ بفرمان داری	ما غلام خود و خود گوش بفرمان داریم

ہم بیک حال بود بے سر و سامانی ما

کهنه هرگز نه شود جامهٔ عریانی ما

عجز و افتادگی و طوع و رضا خواهی هست   گر ز ما شیوهٔ دیرینهٔ ما خواهی هست
افسر و تاج و کمربند و کله جوئی نیست   جامهٔ کهنه و دیرینه ردا خواهی هست
قصر و بام و حرم و گنبد اگر خواهی نیست   مسجد و منبر و محراب و دعا خواهی هست
آن مئے کو ز فرنگست نداریم بجام   بادهٔ خمکدهٔ صدق و صفا خواهی هست
شرح افسانهٔ رومن نتوان جست ز ما   در دلاویز حدیث خلفا خواهی هست
ما خرافات کهن یاد نه داریم و لے   گر ز ما سلسلهٔ حمد و ثنا خواهی هست
گفتهٔ بیکن و دیکارٹ نداریم بیاد   در حدیثے ز رسول دو سرا خواهی هست

بے نوائیم ز ما فرهٔ دنیا مطلب
آنچه در کعبه نه داریم تو از ما مطلب

ما که با آن همه نیرنگی این چرخ حرون   هیچگه پائے ز خلوت نه نهادیم برون
ما که از جائے نرفتیم بصد جور و جفا   که بما رفت ز دست فلک سفلهٔ دون
تا چه پیش آمده باشد اکه بیک بار ز ما   رفت تمکین و قرار و خرد و صبر و سکون
تا چه پیش آمده باشد اکه زهر گوشه ملک   برسیدیم سراسیمه باین حال زبون
درد ز انداز گزشت و بلغ السیل زباه   رفت سر رشتهٔ صبر از کف و للدهر فنون
بار این غم که ز ما تاب شکیبائی برد   خود ببینید که چند است و بپرسید که چون
چند در سینه توان داشت نهان شعلهٔ غم   خوش بود صبر و لے خود نه توانم اکنون

شرح این آتش جان سوز نه گفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کے

جمع اسلام که جیتش بدیار افتاده است   حالیا با غم دوروش سر و کار افتاده است
آنکه در معرکه تاج از سر قیصر بربود   دست و پا زدش بیکبارهٔ ز کار افتاده است

آنکه چون مهر جهانتاب بعالم می تاخت　　خاک ره گشته و در راه گزار افتاده است
آنکه صد قلعهٔ رومین بیکی حمله کشود　　حالیا از همه سو خود بحصار افتاده است
دست در پنجهٔ آن شیر ژیان رفت ز کار　　تهمتن در تنگ چه آمد و خوار افتاده است
آنکه در پیکر صد مرده همی جان میدمید　　هست بر بستر بیماری و زار افتاده است
آن عزیزی که جهانیش همی داشت عزیز　　حالیا خستهٔ و آوارهٔ و خوار افتاده است
مرغ خوش زمزمه را کار بصیاد افتاد　　دامن شاهد گل در کف خار افتاده است
نه ببینی که نژاد عرب و آل لوی　　خوار و سرگشته بهر شهر و دیار افتاده است
دست هر سفله بغارتگریش گشته دراز　　همچو بغداد که در دست تتار افتاده است
ورق دفتر عباس بتاراج برفت　　اختر فاطمیان خود ز مدار افتاده است
کاروان رفته و اندازهٔ جاهش پیداست　　زان نشانها که بهر راهگزار افتاده است
آسمان از حرکت مانده و اختر ز مدار　　مهر گم گشت و جهان تیره و تار افتاده است
وین عجب بین که باین فتنه و آشوب بلا　　هر کس از ما بجهان خواب خمار افتاده است
سنگ می بارد و در خواب خوش اند اهل حصار　　رخنه ها در کمر و پای حصار افتاده است
علما را همه پیکار و نزاع است کزو　　آتش فتنه بهر شهر و دیار افتاده است
امرا را که بود نیروی ما از دم شان　　کار با بربط و رود و دف و تار افتاده است
بکه نالیم و به پیش که بفریاد رویم ؟　　کار ما با فلک عربده کار افتاده است

ننگ باشد که به پیش شه و درویش شویم
همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

در چنین حادثهٔ صعب که بر ما افتاد　　چاره آن نیست که از عهد کهن داری یاد
چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نهی　　مکتب و مدرسه ها در همه اطراف و بلاد
تا چه سودت دهد آن فلسفهٔ عهد قدیم　　تا چه سودت دهد آن هیئت پارینه نهاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم | از رهِ وعظ بدریوزه برآئی ناشاد
عامیان را بفریبی و بصد حیله و فن | آتش و نانے بکف آری که شود توشه زاد
یا که با هیچو خودے بحث و جدل سازد ہے | وان تراع تو شود مایۂ ہر گونہ فساد
یا که چون خلوتیان پاے بدامن بکشی | تا بدانند کز اقطاب شدی یا اوتاد
دستِ بالاست ہر آئینہ ز زیرین بہتر | این حدیثِ نبوی ہست و ترا رفتہ زیاد
نبود وجہ کفافِ تو مگر ہدیۂ و نذر | نبود حاصل بحث تو مگر کبر و عناد
نتوانی که خود از گوشہ برائی وانگہ | عرض اسلام کنی در ہمہ امصار و بلاد

خود بفرمائی کزین مشغلہ مقصود چہ بود
گر وجودِ تو زیان نیست بگو سود چہ بود

ایکہ بر مائدۂ یورپ مہمان باشی | حیف باشد اگر از جملۂ ایشان باشی
حیف اگر از اثرِ فلسفۂ مغربیان | منکر از فلسفۂ سنت و قرآن باشی
مسمر از شعبدۂ جلوہ دہ سر بہ نہی | منکرِ معجزۂ موسی عمران باشی
گفتہ سولن و آئین جہا نبانی او | بر زبان داری و بیگانہ ز نعمان باشی
از ہنیبال صد افسانہ و دستان گوئی | جاہل از معرکۂ فاتح ایران باشی
قیصران را ہمہ یک یک بشماری ز آغاز | بیخبر از عمر و حیدر و عثمان باشی
از خداوند جہان یاد نیاری گاہے | روز و شب خود ہمہ پرستاری سلطان باشی

در بپرسی کہ در این کار چہ تدبیر بود
دین و دنیا بہم آمیز کہ اکسیر بود

گرچہ این مرحلہ دشوار گزار افتادہ است | پاے را کار در این راہ بہ خار افتادہ است
دین و دنیا بہم آمیختن آسان نہ بود | گوئیا کشتی و گرداب دوچار افتادہ است
نسبتِ فلسفہ و شرع بدان مے ماند | کہ خزان در عقب باد بہار افتادہ است

حل این مشکل اگر خواہی از ندہ بخواہ — اوکشاید گرہے راکہ بہ کار افتادہ است
حکمت وشرع درانجا بہسم آمیختہ اند — نمک وبادہ درین میکدہ یار افتادہ است
عقل رانیست سرعربدہ اینجا بانقل — پنبہ را آشتی اینجا بشرار افتادہ است
شبلی آہنگ دعاکن کہ سخن گشت دراز — گرچہ دانم کہ قلم سحر نگار افتادہ است
ہان بدرگاہ خدائے دوجہان روئے بنہ — کہ نم رحمت او بگل وخار افتادہ است
مے تواند اثر قدرت او داد امان — خرمنے راکہ بہر گوشہ شرار افتادہ است
صدرہ افتاد کہ طوفان زدۂ از کرمش — رستہ از لطمہ موج وبکنار افتادہ است
صدرہ افتاد کہ فیض کرمش جان بدمید — مردہ راکہ در آغوش مزار افتادہ است
است خداوند جہان رحم بفرما بر ما — کہ چو ما بر در فیض تو ہزار افتادہ است
طرح انجام مرانیز چو آغاز انداز
اے خدا ہان نگہ لطف بما باز انداز

(منقول از وکیل امرتسر)

دربار دہلی

جلوس دربار دہلی

۲۹ دسمبر دہلی - آج علی الصباح سے چہل پہل شروع ہوگئی - اور کمپ مین یہی طلوع آفتاب کے وقت سے فوجی نقل وحرکت کا آغاز ہوا اس لئے کہ فوج کو آج کے جلوس مین ضروری کارروائی کرنا تہی اور بہت دور تک اپنے کرکے جلوس کے راستہ پر صف بستہ ہونا تہا - چونکہ قبل ازین آزمائش ہوچکی ہتی لہذا معلوم ہوچکا تہا کہ اس کارروائی کے ارادہ کے لئے کس قدر وقت درکار رہتا اور صاف صاف حکم جاری ہوا تہا ہر حصہ نقل وحرکت مین جسکی صف بستگی سے تعلق تہا فوجی عمدگی پائی جاتی ہتی اور سب نہایت خوبی وخوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر صف بستہ ہوئے +

شہر مین جلوس کے گزرنے کی بہ کرات ومرات آزمائش ہو جانے سے کسی طرح کی دقت نہین لاحق ہوئی - ہاتہیون کی صف اس عنوان شائستہ سے تہی کہ وہ خوبی اور شان کے ساتھ اس مقام سے بڑھ سکتے تہے -

شہر مین آٹھ بجے اور اس سے قبل سے ہندوستانیون کے غول کے غول جابجا جمع ہو گئے تہے - اور ہزار ہا آدمی مکانون کی چہتون پر کہڑکیون مین موجود تہے اس عمدہ کیفیت کے مشاہدے کی اُمید مین سب طرف اظہار مسرت تہا ہر گہاٹ اور راستہ پر خیر خواہانہ لطائف بنے ہوئے تہے نشان اور پہریرے اور محرابدار دروازے غرضکہ سب طرح کی وہ سجاوٹ تہی جو ہندوستانی اپنی استادی سے پیدا کر سکتے ہین اور اس سے اس امر کی تصدیق ہوتی تہی کہ سب لوگ بالعموم کیسے شاد و مسرور ہین جو گزرگاہین ہمیشہ بےکیفیت رہتی ہین اُن پر بہی نشان اور پہریرے اور طرح طرح کی آرائشی نگینون سے ایک کیفیت پیدا ہو گئی تہی اور معلوم ہوتا تہا کہ دہلی سحر ساحر سے ایک دلچسپ شہر ہو گیا ہے - کیونکہ معمولی طور سے تو دلی مین جامع مسجد و قلعہ و شاہی عمارات اور دیوارون کے علاوہ کوئی دلچسپ اور قابل دید بات نہین ہے - مگر دہلی مین زمانہ سابق مین ایسی ایسی باتین ہو گئی ہین جن پر ایک شخص کا خیال رجوع ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایک سلطنت کا یہ دار الصدر ہے جس مین لوگ گرد و نواح کے امور پر غور کئے بغیر نہایت دلچسپی کے ساتھ سیر کیا کرتے ہین لیکن آج شہر مین ہر طرف گرمجوشی پہیلی ہوئی تہی کسی جانب مشرقی افلاس نظر آتا تہا اور کسی طرف نہایت دہوم دہام کی نمایش معلوم ہوتی تہی کیونکہ یہ ایسا موقع تہا جسمین حاکم و محکوم رعایا و برایا ایک ہی کیفیت مین شریک تہے - تصویر کے چوکھٹے کی طرح چارون طرف لوگ موجود تہے جسمین جلوس تصویر کی صورت سے گزرنے والا ہے یا یہ کہئے کہ عوام کا مجمع ایک قسم کا زیور تہا اور فوج اس کا نگینہ یا جواہر تہی ہر شخص نہایت اشتیاق و انبساط کے ساتھ یہان موجود تہا +

خیر یہان تک شہر کی اندر کی کیفیت تہی لیکن بیرون شہر وسیع کمپ مین اور شاخ پہاڑی پر اور دیگر کمپون مین جو رقبۂ وسیع مین پہیلے ہوئے تہے لوگون کو اس جلوس کے دیکہنے اور شرکت کا بت

بڑا اشتیاق تھا۔

سب نے اپنی اپنی تیاری شروع کی اور جو کام جسکے سپرد تھا وہ اسے انجام دینے کے لئے روانہ ہوا۔ اعلیٰ افسر اور ان کے مہمان بھی تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہوائے رؤسا بھی اپنے خاص خاص پرسنل اسٹاف کے لوگون کے ساتھ روانہ ہوئے ٭

آٹھ بجے کے بعد جو لوگ محض تماشائی تھے وہ شہر کی جانب روانہ ہونے کی تیاری کرنے لگے اسکے ایک گھنٹہ یا اس کے کچھ دیر بعد ہر قسم کی گاڑیون کی ایک قطار جسمین بیش قیمت گاڑیون سے ادنیٰ تانگے تک تھے کشمیری دروازہ یا اور پھاٹکون کی طرف جاتے نظر آئے۔ اور لحظہ بلحظہ انکی تعداد بڑھتی جاتی تھی۔ ان گاڑیون کے راستون کے متعلق کافی ووافی ہدایتین کی گئی تہین۔ اور گو سب طرح کا انتظام تھا مگر یہان وہان ہر مقام پر گاڑیان رکی ہوئی معلوم ہوتی تہین۔ شہر کا پھاٹک گو کیسا ہی عمدہ کیون نہو مگر یہان گاڑیون کے گزرنے مین ہمیشہ دقت پیش آتی ہے اب بھی یہی دقت پیش آئی۔ گو گھوڑے اڑے اور بگڑے مگر بہر بحفاظت تمام یہ گاڑیان شہر کی سڑکون پر پہونچین ٭

پولیس نے گاڑیون کے راستہ کا عمدہ انتظام کیا تھا اور عوام الناس نے اس کی عمدہ طریقہ سے حکم برداری کی جیسی ہندوستانی عوام ہمیشہ کیا کرتے ہین۔

چاندنی چوک مین گاڑیون کی تہری قطار تھی۔ جب ہم رفتہ رفتہ گزرے تو ہمکو اس بات پر غور و خیال کرنے کا موقع ملا کہ یہان ہر قسم کے کیسے کیسے لوگ تھے۔ کوئی فرقہ و طبقہ و درجہ ایسا نہ تھا جسکے لوگ یہان موجود نہون یہ زنگارنگ پوشاکین پہنے ہوئے تھے بہت سے دروازون اور برآمدون مین بہت رنگین کاغذ منڈھا ہوا یا گوٹہ پٹھے کے حرفون مین طرح طرح کے لطیفے بنائے گئے تھے بہت سے مقامات پر ٭

"لانگ لو دی کنگ امپیرر"

(ہمارے شاہ و شہنشاہ کی بہت بڑی عمر ہو)

بنا ہوا تہا۔

ہمین تو جامع مسجد جانا تہا جیسے ہی وہان پہونچے تو دیکہا کہ سڑک کے دونون طرف سویرے ہی سے لوگ اس خیال سے یہان موجود تہے کہ کہین ایسا غضب نہو کہ یہ کیفیت نہ دیکہنے مین آئے یہان کی کیفیت تصویر کہینچنے کے قابل تہی۔ لوگ نہایت شوخ شوخ سبز و زرد و سرخ رنگون کی پوشاکین پہنے ہوئے تہے۔ اور قطار در قطار لوگ بیٹہے ہوئے تہے جن کے سرون پر رنگ برنگ کی پگڑیان اور دستارین تہین۔ اور جا بجا نشان اور پہریرے اُڑ رہے تہے اور آگے بڑہکر بائین جانب سرخ و سفید شامیانے استادہ تہے اور بہت سے یورپین تماشائی جمع تہے ٭

جب ہم بڑی جامع مسجد پر پہونچے تو نہایت عمدہ کیفیت نظر آئی اس کے راستون اور زینون اور اس کے نیچے سرخ دیوارون پر سب طرف لوگ موجود تہے۔ یہان بنچون کی قطارین بچہی ہوئی تہین جنپر وہ لوگ بیٹہے ہوئے تہے جنکو اپنے درباری ہونے کا دعویٰ تہا۔ ان مین بہت سے رئیسون کے ہمراہی تہے اور بہت سے عوام ہندوستانی تماشائی تہے ٭

یہان بلوچستان و آزو سے سرحد کے پٹہان اور ہر طبقہ ہندوستان کے لوگ موجود تہے جس طرح یہان مختلف لوگون کا یہ مجمع تہا کبہی ایسا مجمع کسی نے نہ دیکہا ہوگا نہ خیال ہوسکتا ہے کہ ایسا مجمع کبہی ہوا ہوگا گاڑیون پر گاڑیان داخل ہو رہی تہین۔

یورپین تماشائی زینہ پر آکر جامع مسجد کے کہلے صحن مین جاتے تہے جہان صحنچون اور اس کے پاس سے دہلی کی تمام کیفیت نظر آتی ہے۔

نہایت عمدہ اور خوش پوشاک لوگون کا مجمع تہا۔ فوجی اور پولیٹکل اشخاص بکثرت وردیان پہنے ہوئے تہے لیڈیان بہی نہایت سنگار کئے اور عمدہ عمدہ پوشاکین پہنے موجود تہین۔ ہلکی ہلکی ٹہنڈی ہوا چل رہی تہی گو آفتاب طالع تہا اور مطلع پر ابر نہ تہا مگر اس مین قوت حرارت نہین پیدا ہوئی تہی ہم نے اپنے بیٹہنے کی جگہ تلاش کی اور پہر ہاتہ پانون گرم کرنے کے لئے ٹہلنے لگے۔ اکثر ہلکو گونگی

جامع مسجد مین پہونچنے کے قبل دس بج گئے تھے اور جانتے تھے کہ ہمکو انتظار کرنا پڑتا تھا مگر طائر وقت اشتیاق کے پرون سے ایسا اڑا کہ معلوم بھی نہوا اور ہم ہر وقت سیر بین کی طرح کیفیت بدلتے رہے

اس کے کچھ دیر بعد ویسرائے کے کمپ سے نامور مہمان آئے یعنی جو لوگ سفر انگلستان طے کرکے عمدہ شاہی جلوس کے دیکھنے کے لئے آئے تھے اور اُن کی طبیعت مین نہایت جوش واشتیاق بھرا ہوا تھا - جب اعلیٰ درجہ کے لوگون نے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانا تو پھر ایک مین صاحب سلامت ہوئی جس طرح دوستون مین ہوا کرتا ہے اور وہان کی چہل پہل اور بات چیت بڑھ گئی +

بعض جانب تصویرین اُتاری جارہی تھین - ایک طرف لوگ دوربینون سے کیفیت دیکھ رہے تھے تاکہ جہان نظر نہین کام کرتی ہے وہان کی کیفیت دوربین کی مدد سے دیکھین - سایۂ دیوار قلعہ کے نیچے درختون کے بیچ مین ان ہاتھیون کے زیورون اور جھولون کی چمک دمک اور جگمگاہٹ نظر آرہی تھی جو وہان اس واسطے کھڑے ہوئے تھے کہ اپنی باری پر رفتہ رفتہ آگے بڑھین -

اس کے بعد کھلے میدان مین صدہا گاڑیون کی قطار نظر آئی اور ان کے بائین جانب آتشبازی کے ٹھاٹھ لگے دیکھے جسکی کیفیت کسی شب نہایت عمدگی کے ساتھ نظر آئیگی -

تھوڑی دیر کے بعد فوج مارچ کرتی ہوئی نظر آئی - یہ اپنے مقررہ مقامات پلٹن بہ پلٹن ٹھیری تھی اور اس کے لوگ صف بستہ ہوئے -

اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے خاموشی ہوئی اور اس اثنا مین فوجی بینڈ عمدہ عمدہ فوجی گتین بجانے لگے -

ساڑھے گیارہ بجے قلعہ سے اکتیس ضرب کی سلامی کی پہلی توپ کی آواز سننے مین آئی - معلوم ہوا کہ حضور ویسرائے بہادر داخل ہوگئے -

اب اس مقام جامع مسجد کی کیفیت کو اس طرح چھوڑکر ریلوے اسٹیشن کی کیفیت بیان کرتا ہون تمام صوبون کے گورنر اور لوکل منتظم افسر اور منصب دار اشخاص گیارہ بجے تک جمع ہو گئے تھے - کمانڈر انچیف اور لفٹننٹ جنرل اور تمام حکمران رئیس موجود تھے پلیٹ فارم پر نہایت زرق برق

مجمع تہا بڑوسا نہایت عمدہ عمدہ مرصع جواہر زیب کئے تہے جسکی چمک سے آنکہیں خیرگی کرتی تہین۔۔

اسٹیشن پر سبزہ سے آرائش کی گئی ہتی۔ اور بینڈ کے لوگ سرخ وردیان پہنے صف بستہ تہے اور بیرون اسٹیشن برٹش گارڈ آف آنر تہا۔

گرینڈ ڈیوک بہی کیمپ سے آئے اور نامور اشخاص کی تعداد پوری ہوگئی۔ ویسرائی ٹرین خاص وقت سے بہی کچہ پیشتر پہونچی اور گیارہ بجے پچیس منٹ پر اسٹیشن پر مستقر ہوئی۔ فوراً لارڈ و لیڈی کرزن گاڑی سے اترے دونون ویرہ دون کے قیام کے بعد سب طرح صحیح و تندرست ہین۔ معمولی ضابطہ کے ہز اکسلنسیز کا استقبال ہوا فوجی دعائیہ گت بجائی گئی اور قلعہ سے شلک سلامی کی توپین سر ہوئین۔ اور ویسرائے نے تمام موجودین سے ملاقات کی۔

اس کے پاؤ گہنٹہ بعد ڈیوک و ڈچز کیناٹ کی ٹرین داخل ہوئی ویسرائے نے بذات خاص ہیر رائل ہائینسز کا استقبال کیا اور خاص خاص رؤساء اور افسران کے سامنے پیش کئے۔ قومی دعائیہ گت بجائی گئی۔ اور شلک سلامی کی توپین سر ہوئین۔

اس کے بعد اسٹیشن کے پہاٹک کی طرف لوگ بڑہتے جہان گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی۔ ڈیوک آف کیناٹ اور ویسرائے نے گارڈ کو معائنہ کیا اور ریلوے اسٹیشن پر جو رسوم ادا ہونے والے تہے وہ ختم ہوئے۔

تہوڑی دور پر منتخب جلوس ہاتہی موجود تہے اور دوپہر کے تہوڑی دیر بعد جلوس مقررراستہ پر روانہ ہوا جسکے دورویہ فوج صف بستہ تہی۔

تمام انتظام نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام پایا۔ اور جون ہی ویسرائے اور ہیر رائل ہائینسز روانہ ہوئے ویسے ہی رؤسا بہی اپنے اپنے ہاتہیون پر سوار ہوکر دو دو ہاتہی روانہ ہوئے

اب مین پہر جامع مسجد کی کیفیت لکہتا ہون کہ اکتیس توپون کی سلامی جیسے ہی سر ہوئی تو داخلہ ویسرائے کی اطلاع ملی ہنوز اس سلامی کو تہوڑی ہی دیر گزری تہی کہ دوسری سلامی سر ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ ہیر رائل ہائینسز ڈیوک و ڈچز آف کیناٹ داخل ہوئے یہان دونون سلامیون

مین کسی قدر درمیانی وقفہ ہوا مگر کسی نے اس کا خیال بہی نہ کیا۔ کیونکہ سب کو انتظار و اشتیاق تہا اور اس گھڑی کے منٹ بہت ہی جلد جلد گزر رہے تھے۔

سوا بارہ بجے قلعہ کے برابر الجن روڈ پر جلوس کا آگے کا سرا نظر آیا اور اس کے چند منٹ کے بعد ایک نمودی شخص جامع مسجد کے نیچے سے گزرا یہ مسٹر چارلس براون انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب تھے۔ اس سے معلوم ہوتا تہا۔ کہ سول افسر ہمیشہ ہندوستان کے تمام امور مین سرغنائی کیا کرتے ہین۔

اس کے بعد کپتان رائس ڈپٹی ایجیٹن کوارٹر ماسٹر جنرل گارد و سیر اسے اُدہر سے گزری انکے بعد چوتہے ڈریگون گارد کا ایک اسکواڈرن گزرا وصف اول نیزدن سے مسلح تہی جنکی بیرقین سرخ و سفید رنگ کی تہین اور دوسری صف کے لوگ صرف کرچین لگائے تھے۔ میجر لکی چوتھی باڑی کی کمان کرتے تھے۔ یہ باڑی ویسی ہی خوبی کے ساتھ گزری جیسی ہمارے گھوڑچڑہے توپخانے اور گولہ انداز خوبی کے ساتھ کارروائی کرتے ہین۔

اسکے بعد چوتھے ڈریگون گارڈ کے تین اسکوڈرن آئے۔ جب یہ قریب آئے تو بینڈ بجنے لگا پہر دو اسٹاف افسر مع بریگیڈیر جنرل کالنز کے گزرے جو تمام گارڈ کی کمان کرتے تھے۔ اور اسکی عقب مین کپتان میکسول ہرلڈ تھے یہ مشکی گھوڑے پر سوار تھے۔ اور ترجمی ان کے ساتھ تھے کپتان میکسول نہایت نمودار شخص ہین جو وردی یہ پہنے ہوئے تھے اس کی صحیح طور سے تشریح نہایت دشوار ہی۔ سنہری لیس اور سنہری کام سے بالکل لبریز تہی۔ اسپر شیر اور تاج اور شاہی معرکے کڑہے ہوئے۔ تہے جس سے ان کا عہدہ اور درجہ ظاہر ہوتا تہا۔ ان کے ترجمی بھی ایسی ہی زرق برق وردیان پہنے ہوئے تہے۔ کچہ دیر تک اس چہوٹے سے گروہ پر لوگون کی نگاہ جمی رہی ویسرائی باڈی گارڈ جو عمدہ عمدہ گھوڑون پر سوار تہے آگے سے گزرے اور جب امپریل کیڈٹ رسالہ سامنے سے گزرا تو ہر شخص کی زبان سے نعرہ تحسین و آفرین نکلا۔ اس کے آگے آگے مہاراجہ صاحب ایڈر تھے جو عوام الناس مین سر پرتاب سنگہ کے نام سے مشہور ہین۔

ان کی وردی ہلکی نیلی و سفید اور سفید رنگ کی تھی - یہی رنگ تمغہ اسٹار آف انڈیا کے ہین - اس فوج کے مشکی گھوڑے اوران پر برفانی چیتے کی کھال کے زین نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتے تھے - سب لوگ انکے معترف ومداح تھے -

" یہانتک توصرف جلوس ہی نظر آیا اور ہماری نظر اس شاندار ہاتھی کے دیکھنے کی منتظر تھی - جسپر وئیسرائے سوار تھے کیونکہ ہرکس وناکس کا خیال تھا کہ عمدہ ترین کیفیت یہی ہے اس مین ناامیدی نہین ہوئی - واقعی یہ کیفیت نہایت ہی عالیشان تھی گو کیسا ہی بیان کیا جائے مگر ممکن نہین کہ اسکی عمدگی اور تابانی اور رنگآمیزی بیان ہوسکے - کیسے طرح طرح کے چمکدار ہودے تھے کیسا زرق برق سامان تھا اور وئیسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے عقب مین جو رؤسا ہاتھیون پر سوار تھے کیسی کیسی عمدہ نفیس پوشاکین زیب تن کئے تھے پہلے جو ہاتھی گزرے ان پر ویرا کسلنسی اور وہ پر رائل ہائنسز کے افسران اسٹاف سوار تھے انکے بعد لارڈ ولیڈی کرزن کا ہاتھی تھا جو نہایت آراستہ وپیراستہ تھا اور اسپر نقرئی ہودہ ایسا چمک رہا تھا کہ دھوپ مین اسپر نگاہ نہ ٹھیرتی تھی -

اس وقت سب طرف سے نعرہ تعریف بلند ہوا اور عوام کی طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے ہز اکسلنسی نے ہاتھ کے اشارہ سے اور لیڈی کرزن نے تبسم کے ساتھ سب کا سلام قبول کیا

اس کے بعد ڈیوک وڈچز آف کیناٹ کے ہاتھی سامنے آنے پر اور بھی خوشی کے نعرے بلند کئے گئے مگر اس موقع پر بھی مشرقی لوگون کی خاموشی اسی طرح عیان تھی جیسی اور مواقع پر دیکھنے مین آئی تھی وہ منہ بنا کے فقط نگاہ سے کیفیت دیکھا کرتے ہین وہ اپنی بہجت ومسرت اور تعریف وتوصیف آہستہ سے کرتے ہین اور مغربی قوم کے لوگونکی طرح خوشی کے نعرے زور سے نہین بلند کرتے - تمام کیفیت انکے نقشہ دل ہوتی ہے مگر خاموش رہتے ہین اور انکے دل مین اسکی قدر ومنزلت کم نہین ہوتی لہذا ہم خیال کرتے ہین کہ انہون نے اپنے طریقے سے اس جلوس پر حیرت اور خوشی ظاہر کی ہوگی جو مشرقی طریقہ سے کیا گیا ہے -

وئیسرائے کا ہاتھی گزرنے کے بعد اعلیٰ ترین رؤسائے ہند کا ہاتھی نہایت عظمت وشان سے گزرا یعنی ہز ہائنس نظام دکن اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور - انکے بعد مہاراجہ صاحب میسور اور مہاراجہ

صاحب کشمیر کا ہاتھی گزرا۔

ان ہاتھیون پر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُنکی عمدہ اور نفیس پوشاکین دیکھکر لوگ ششدر و متحیر ہوگئے۔ زیور و جواہر کی تابانی آنکھون مین چکاچوند پیدا کرتی تھی اور ان کی پوشاکون اور پگڑیون سے ہر لمحہ سیر بین کی طرح ایک نئی کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ یہ جلوس جامع مسجد کی طرف سے گزرا۔

جب قلعہ پر وائسرائی نشان اڑایا گیا تو شلک سلامی کی توپین سر ہوئین مگر کسی نے اس وجہ سے اس شلک سلامی پر خیال نہین کیا کہ سامنے سے بےنظیر جلوس گزر رہا تھا۔ ہر ہاتھی کی سونڈ اور مستک خوب چتی ہوئی تھی عمدہ عمدہ جھولین اُنپر پڑی ہوئی تھین۔ وہ اس طرح خرامان خرامان گزر رہے تھے گویا جانتے تھے ہم پر کون سوار ہے اور ہم کس رسم کو ادا کر رہے ہین کوئی ہاتھی سونڈ سے مروجہ جنبانی کرتا جاتا تھا کوئی چنور ہلا رہا تھا کوئی اپنی سونڈ اٹھائے گویا سلام کر رہا تھا کسی ہاتھی مین نام کو وحشت نہ تھی اونچے نیچے بیٹھے چھوٹے چاندی اور سونے سب قسم کے ہودے تھے اور نہایت عمدگی کے ساتھ ہاتھیون پر کسے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ زرد۔ سبز۔ سرخ رنگ کے بھی ہودے تھے۔ لمبی لمبی زنجیرون کے جھومر ہاتھی اپنے سرون پر پہنے ہوئے تھے۔ یہ نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے تھے اور اُنکی جھنکارین نہایت عمدہ معلوم ہوتی تھین۔ ہاتھیون کے گرد عصا بردار اور اپنے اپنے رئیسون پر خواص چھاتے لگائے ہوئے تھے۔

یہ سب پچاس ہاتھی تھے ان مین بعض بعض رئیس ایسے تھے جن سے لوگ واقف تھے۔ بعض رؤسا کی ڈاڑھیان سفید تھین بعض رئیس نوعمر تھے بعض جوان تھے اکثر ایسی پوشاکین پہنے تھے جنہین دیکھکر حیرت ہوتی تھی بعض سادہ سادہ وضع مین تھے ایک رئیس راجپوتانہ کڑیون کا زرہ بکتر پہنے تھا۔ شان ان کے رئیسون کے ساتھ عجیب و غریب تھے۔

جب ہاتھیون کا جلوس گزر چکا تو گاڑیون کی قطار نظر آئی سب سے آگے ہز رائل ہائنس گرینڈ ڈیوک ہسی کی گاڑی مع پنجاب ہوین ہوزار رسالہ کے تھی۔ اس کے بعد گورنر بمبئی کی گاڑی تھی انکی گاڑی اور گھوڑون کی عمدگی پر فوراً ہی لوگون کا خیال مبذول ہوا۔ اس کے بعد گورنر مدراس

اور لفٹننٹ گورنر پنجاب تھے ان سب کے ساتھ ان کے افسران اسٹاف اور گارد تھے۔ اور پنجاب والنٹیر رسالہ کا ایک گارد سر چارلس ریواز کے ہمراہ تھا۔

گارڈون کے عقب مین لوگ گھوڑون پر سوار آئے یہ کمانڈر انچیف اور افسران اسٹاف تھے یہ ایک لمحہ بھی اپنے گھوڑے پر قرار سے نہین بیٹھے ان کو لوگون نے فوراً ہی پہچان لیا اور یورپین تماشائیون نے خوشی کا نعرہ مارا۔ لارڈ کچنر ڈیمو کراٹ نامے گھوڑے پر سوار تھے جو انگلش گھوڑ دوڑ مین نہایت مشہور ہے والنٹیر سوار بطور گارڈ ہز اکسلنسی کے ہمراہ تھے۔

اس کے بعد لفٹننٹ گورنر برہما اور لفٹننٹ گورنر بنگال اور لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ گاڑیون پر سوار تھے۔ ہر گاڑی کے ساتہ اپنا اپنا گارڈ تہا۔ مسٹر بورڈلن کے ہمراہ والنٹیرون کا گارڈ تہا۔

اس کے بعد کونسل کے اکزکیٹیو ممبر آئے اس کے بعد میجر جنرل مکلوڈ کمانڈر فوج بنگال مع اپنے افسران اسٹاف گھوڑون پر تھے۔

یہان کچہ افسرون کی صورت مین کچہ تبدیلی ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ شمالی مغربی سرحد پر ہماری کیسی حکومت ہے کیونکہ خان قلات اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور پہر بلوچی رؤسا آئے آخر الذکر نہایت وحشی صورت تھے ان کے لمبے لمبے بال ان کے کاندہون پر پڑے ہوئے تھے اور مضبوط مضبوط ٹٹوؤن پر سوار تھے اور اس طرح زینون پر بیٹھے ہوئے تے کہ گویا وہ جانتے ہین کہ زین سواری کیسی ہوتی ہے۔

اسکے بعد کرنل ڈین سرحدی صوبہ آئے یہ گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے عقب مین سرحدی پٹھان تھے۔ بیشک ان پٹھانون کی قومی عداوت کی ضرور ایک تاریخ ہوگی مگر اس وقت تو ہر شخص قدیم دار الصدر مغلیہ مین جلوس کے ساتھ داخل ہونے سے خوش تہا۔

اس کے بعد چیف کمشنر آسام اور چیف کمشنر ملک متوسط اپنے اپنے گارڈ سمیت گاڑیون پر آئے اور جلوس کے آخر مین گیارہوان بنگال لانسر رسالہ اسکواڈرن۔ یہ اسکواڈرن بڑھ رہا تہا۔ لیکن ابہی جلوس کی کیفیت ختم نہین ہوئی اور تہوڑی سی دیر کے بعد ہاتھیون کی ایک

دطار آ گئی جسے ہم نے پہلے قلعہ کے قریب دیکھا تھا - ان پر رؤسا کے ہمراہی تھے - گو وہ زرق برق پوشاکین نہین پہنے تھے جیسے رؤسا مزین تھے مگر تاہم ان کی پوشاکین بہی نہایت عمدہ تہین اور ہاتہیونکا سامان وغیرہ بہی عمدہ تہا -

جب ایک ہاتہی کے پاٹھے پر ایک بچہ سوار سامنے سے گزرا تو نہایت جوش مسرت ہوا کوئی شخص یہ نہ کہہ سکا کہ یہ کون ہو مگر اکثر لیڈیون نے خوشی سے اس کی جانب ہاتھ بڑہائے -

اس کے بعد پیدل سپاہی گزرے جس سے ظاہر ہوا کہ یہ ریاستون کے رنگروٹ سپاہی ہین -

جب سب لوگ جامع مسجد سے باہر نکلے تو پہاٹک مین نمازیون کی ایک مختصر جماعت کہڑی ہوئی تھی وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین آئے - یہ سب ساکت وخاموش ہمارے بیچ مین سے ہوکر گزری جلوس موری دروازے سے گزر کر راج پور کی سڑک پر گزرا میان وہیرا ے اور ڈیوک وڈچیز کیناٹ کا ہاتہی ٹھہرا اور رئیسون کو رخصت کیا جو اپنے اپنے کیمپون کو گئے -

ہزاکسلنسی اور ہیر رائل ہائنسز ہاتہیون پرسے اتر کر گاڑیون پر سوار ہوئے اور گاڑیان فلاک اسٹاف کی طرف بڑہین وہان پہونچکر گاڑیان ٹھہر گیئن اور ہیر رائل ہائنسز اور ہیر اکسلنسی نے گاڑیون پر سے جلوس کو گزرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا - ان گاڑیون کے ساتہ امپریل کیڈٹ رسالہ کا باڈی گارڈ تہا -

جب جلوس ختم ہوا تو گاڑیان سنٹرل کیمپ کی سڑک پر روانہ ہوئین اور جب وہیراسے اور ڈیوک آف کیناٹ دورہ کے مکان پر داخل ہوئے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور توپون سے انجیر شلک سلامی سر ہوئی -

اس جلوس مین سب طرح سے کامیابی ہوئی یہ ایسا جلوس تہا کہ ہر شخص کے نقشدل ہوا اور اس کی ہر کارروائی نہایت سہولت کے ساتھ انجام پائی اس کے بعد جامع مسجد کے روبرو سے گزرنے مین سوا گہنٹہ اور ریلوے اسٹیشن سے روانگی اور سنٹرل کیمپ کے داخلہ مین تین گہنٹے صرف ہوئے گیکوار بڑودہ اور مہارانا صاحب اودیپور کے سوا تمام خاص خاص رؤسا موجود تھے گیکوار بڑودہ تو اس وجہ سے شریک نہ تھے کہ ان کی ماجی مہارانی نے انتقال کیا اور مہارانا صاحب اس وجہ سے

نہ آئے کہ انکا اکلوتہ صاحبزادہ بیمار رہے مگر یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو شریک ہوئے

افتتاح نمائشگاہ صنعت وحرفت

۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کو حسب قرارداد نمائشگاہ صنعت وحرفت یعنی فائن آرٹس اگزیبیشن کا افتتاح ہوا ہز اکسلنسی وائسرائے ساڑھے گیارہ بجے نمائش کے مکان پر پہنچے جو ایک عالیشان عمارت عارضی طور پر بنائی گئی تھی - انکی تشریف لانے سے پہلے والیان ریاست اور اعلیٰ حکام پہنچکر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھ چکے تھے - عمارت کے چبوترہ پر جو اون کے تینون بڑے دروازون کے نیچے تہا بڑے محراب کے نیچے حضور وائسرائے ڈیوک و ڈچس آف کناٹ گرینڈ ڈیوک آف ہیسی گورنران ولفٹنٹ گورنران صوبجات کمانڈر انچیف - خان قلات اور بعض والیان ریاست مثل حضور نظام و مہاراجہ سرپرتاب سنگہ آف ایڈر وغیرہ کی نشست تہی - پہلو کے دو نوع محرابون کے نیچے بہت سے دیگر والیان ریاست معہ اعلیٰ درجہ کے رؤسا کے بیٹھے ہوئے تھے - مہاراجہ صاحب کشمیر کے ہمراہ سر راجہ امر سنگہ اور راجہ صاحب پونچھ بہی تشریف لائے جو اُن کے پیچھے کی نشستون پر بیٹھ گئے مہاراجہ صاحب کے سکرٹری اور ممبران کونسل ان کے سامنے کے ستون کے قریب کہڑے ہو گئے - حضور نظام جو عین وسط مین حضور وائسرائے کے پیچھے بیٹھے تھے ان کے پیچھے ان کے ولیعہد کی کرسی تھی - حضور نظام آج بہی اسی سادہ لباس مین تشریف لائے تھے کہ جس مین ہاتہیون کے جلوس مین گذرے تھے - ان کے سر پر صندلی رنگ کا عمامہ اور سنہری کلغی تہی اور ان کے صاحبزادہ کے سر پر زرد عمامہ تہا - باقی سب لباس انگریزی وضع کا تہا - ان کے چہرہ سے جلال شاہی نمایان تہا انکے اڈیکانگ میجر افسر الدولہ انکے پیچھے کہڑے تھے - اور ان کے باڈی گارڈ کے افسرون کا لباس زرد تہا - خان قلات کے ہمراہ انکا بہائی تہا - ایک پہلو مین سفیر کابل بہی بیٹھے تھے مگر غالباً اس وقت یہ بطور قایم مقام کابل شریک نہین ہوئے تھے - ورنہ انکی نشست بیچ کے محراب کے نیچے ہوتی -

پہلوؤن مین کئی بڑے بڑے مہاراجے بہی علاوہ والیان ریاستہائے ہند کے بیٹھے تھے

جنکے متنوع اور نرالے لباس عجیب ودلکش معلوم ہوتے تھے اس چبوترہ کے مقابل مین کچھ جگہ بصورت نصف دائرہ مہمانان حضور وایسراے کے لئے "ریزرو" رکھی گئی تھی۔ ان کے پیچھے چارون طرف کرسیون کی قطارین ان لوگون کے لئے تہین جنکے ٹکٹ پانچ پانچ روپیے کے تھے اور ان کے پیچھے تین تین روپیے کے ٹکٹ والے لوگ کہڑے ہوئے تھے یہ سب ٹکٹ تین ہزار تماشائیون کے لئے چھاپے گئے تھے۔

تماشائیون مین زیادہ تر انگریز اور یورپین لیڈیان تہین (۱) جو یا تو بذریعہ عارضی ریلوے کشمیری دروازہ تک پہنچکر وہان سے پیدل قدسیہ گارڈنس کو کرکٹ گراؤنڈ کے پچھلی طرف سے آتے تھے (۲) یا قبرستان کمپس کے مقابل علی پور روڈ اور واقعہ قدسیہ گارڈنس کی راہ سے ان لوگون کی گاڑیان نمایش کے مشرق کی طرف رہتی اور باغ مین کہڑی کی جاتی تہین مگر جو لوگ شہر سے آتے تھے وہ کشمیری دروازہ کے قریب اپنی گاڑیان چھوڑکر راستہ (۱) سے پیدل جاتے تھے۔ والیان ریاست اور حضور وایسرائے کی گاڑیان نمائش کے مغربی طرف سے آئین۔ حضور وایسراے معہ لیڈی کرزن اور ڈیوک وڈچس آف کناٹ جب ساڑہے گیارہ بجے پہنچے تو گارڈ آف آنر نے علی پور روڈ پر سلامی اتاری۔ اس وقت قومی راگ (نیشنل اینتھم) بجایا گیا تہا۔ اور تمام والیان ریاست اور دوسرے تماشائی سروقد کہڑے ہوگئے تھے۔ انگریزون نے تو ٹوپیان اتارلی تہین۔ گویا قومی گیت کو سلام کر رہے تھے۔ مگر جن والیان ریاست مثل حضور نظام وغیرہ نے پگڑیان باندہی ہوئی تہین وہ اپنے ہاتھون کو سرون تک لیجاکر فوجی سلام کی صورت مین کہڑے رہے تھے۔ یہی صورت فوجی افسران مثل لارڈ کچنر وغیرہ کی نظر آتی تھی۔ کہ جنکے سرون پر فوجی ٹوپیان تہین البتہ یورپین لیڈیان یون ہی سروقد کہڑی تہین۔

ڈاکٹر واٹس ڈائرکٹر نمائش اور کمیٹی مبصرین نمائش نے حضور وایسرا کا استقبال کیا۔ اور جب وہ آکر اپنی جگہون پر متمکن ہوئے تو ڈاکٹر واٹس نے اُن سے درخواست کی کہ وہ نمایش گاہ کی افتتاح کی رسم ادا کرین اسپر حضور وایسرائے نے کہڑے ہوکر قریب نصف گھنٹہ کے تقریر فرمائی اُن کے ہاتہ مین ایک چھوٹا سا کاغذ تہا جسپر نوٹ لکھے ہوئے ہونگے۔ جسپر وہ کبھی کبھی نظر مار لیتے تھے۔ لارڈ کرزن بڑے جہیر الصوت آدمی ہین۔ اُنکی آواز دور تک بڑی صفائی سے سنی جاتی تھی۔ مین نے جسقدر اس تقریر کے نوٹ لئے

وہ حسب ذیل ہین۔

یور رائل ہائینس۔ یور ہائینس۔ لیڈیز۔ جنٹلمین +

میرا خوشگوار کام یہ ہے کہ مین اس دو ہفتہ کے کامون مین سے اول کام کو شروع کرون اور کہون کہ نمائشگاہ دہلی افتتاح ہوئی۔ شاید ہمارے بہت سے مہمان اس امر کو یقین نہ کرینگے کہ درختون کے سوا ہر چیز آٹھ مہینے کے عرصہ مین تیار کی گئی ہے جب مین انتخاب مقام کے لئے گزشتہ اپریل مین یہان آیا تھا تو اُس وقت اِس عمارت کی اور اس کے گرد و پیش کی چیزون کا پتہ بھی نہ تھا۔ یہ اس نمائشگاہ کے لئے تیار کی گئی ہین گو اس نمائش کا اثر مدت تک نہ مٹے گا مگر اس وقت جو چیزین ہم یہان دیکھہ رہے ہین وہ بقدر چندے نہ رہینگی۔ شاید اب آپ حضرات خواستگار ہونگے کہ مین اس نمائشگاہ کی ابتدائی حالت کے بارے مین چند الفاظ کہون۔ جب سے مین ہندوستان کو آیا ہون مین نے اس ملک کی صنعت و حرفت اور دستکارون کو نہایت احتیاط اور غور کے ساتھہ دیکہا۔ ایک زمانہ مین یہ صنائع و بدائع بہت خوبصورت مشہور تھین۔ اور افسوس ہو کر بعدہ ان دستکاریون مین تنزل پیدا ہوا جب یہ قرار دیا گیا کہ دہلی مین ایک بہت بڑا جلسہ جمع ہو جسمین شہزادے اور رؤسا اور سردارا ور اعلیٰ افسر اور معزز ہندوستانی اور ہر حصہ روئے زمین کے مہمان جمع ہون تو مجہکو فوراً ہی اس بات کا خیال آیا کہ جس موقع کا مین مدت سے منتظر تہا وہ اب آیا ہے کہ جن ہندوستانی دستکاریون کے مٹ جانے کی دہمکی تہی وہ قائم رکھی جائین اور دنیا کو ظاہر کر دیا جائے کہ ہندوستان کو ان دستکاریون مین کیسی لیاقت ہے۔ ان مین جو تنزل ہو رہا ہے وہ جہانتک ممکن ہے روکا جاے۔ (نعرۂ تعریف)

لہذا مین نے ڈاکٹر واٹ کو طلب کیا اور جو چیز آپ اس نمائشگاہ مین دیکہین گے اس کے وہی ذمہ دار ہین (نعرۂ تعریف) مین نے اس کام کے لئے ان کو اپنا دست راست قرار دیا۔ یہ تمام ہندوستان مین مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر پرسی براون ہزارہا میل دور دور سفر کرتے پہرے انہون نے ہر مقام پر دستکارون اور صناعون سے گفتگو کی۔ چیزین منتخب کین۔ جہان اُن کی ساخت کے حکم کی حاجت تہی وہان حکم دئے نمونے دئے روپیہ پیشگی دیا۔ مین نے تین شرطون کا عملدرآمد ہونا قرار دیا +

میری پہلی شرط تو یہ تھی کہ یہ نمائشگاہ صرف صنعتی چیزون کی ہوگی - اس کے سوا اور کچھ نہ ہو گا - ہم آسانی کے ساتھ آپ لوگون کے لئے ایک ایسی حیرت انگیز نمائشگاہ قایم کر سکتے تھے جس سے ہندوستان کی صنعت و پیداوار بخوبی تمام ظاہر ہو - ڈاکٹر واٹ کے پاس کلکتہ مین ایسی ہی ایک بہت اچھی نمائشگاہ ہے - ہم آپ کو لکڑیان اور معدنیات اور خام اشیا اور چرسے وغیرہ سب دکھا سکتے تھے جس قدر آپ دیکھہ سکتے تھے مگر اس مین خوبصورتی نہ ہوتی اور نہ مجھے یہ منظور تھا نہ میرا یہ مقصود تھا کہ پیداوار کی نمائش ہو بلکہ مین چاہتا تھا کہ صرف صنعت و حرفت کی نمایش ہو -

میری دوسری شرط یہ تھی کہ نمایش گاہ مین کوئی چیز یورپین یا یورپین طرز کی نہو - مین نے ایسی چیزون کے اس نمائشگاہ مین داخل کرنے سے انکار کیا - جیسی عمدہ عمدہ بیٹھکون پر لمپ یا شیشہ کے آویزے یا عمدہ قسم کی مورتین - یہ چیزین ہر مقام پر اور سب سے زیادہ ہندوستان مین بُری معلوم ہوتی ہین - کیونکہ ہندوستان مین خود اسی قسم کی دستکاری موجود ہی (نعرۂ تعریف) مین نے قرار دیا کہ اُن کامون کے سوا جن مین اس ملک کے خیالات و روایات و عقائد شامل ہون اور کوئی شے نہو - ممکن ہے کہ چند اشیا جو میری تشریح کے موافق نہون - شائد اس وجہ سے آگئی ہون کہ اس ملک مین یورپین خیالات کو بہت ترقی ہے اور چاے دان اور بالائی دان اور دست پاکون کے حلقے اور نمکدان - بیشمار ہندوستانی کرتے ہین - مگر میری شرائط کا عموماً لحاظ رکھا گیا -

میری تیسری شرط یہ تھی کہ یہ چیز عمدہ سے عمدہ ہو مجکو ارزان سوتی اور مومی کپڑے اور ذلیل لاکھی چیزین یا گوٹہ کناری یا برنجی چیزین اور پیالے وغیرہ درکار نہین جو برمنگھم کی فرمائش ساخت کے مقابل ہون بلکہ مین ان تمام چیزون کی نمائش چاہتا تھا جو کمیاب اور ہندوستان کی صنعت و حرفت مین بیمثل ہون - ہماری نقرئی و طلائی اور دھات کی اور میناکار اشیا اور منبت کار لکڑی و ہاتھی دانت اور پتھر اور عمدہ سے عمدہ مٹی کے برتن اور چوکے اور مشرقی طرز کے قالین اور دریان اور عمدہ عمدہ ململین اور ریشمی کپڑے اور حاشیہ دار چیزین اور ہندوستانی لاثانی کمخوابین اس نمائشگاہ مین ہون اور آپ یہ سب چیزین اس عمارت مین دیکھین گے مگر آپ حضرات یاد رکھین کہ یہ کوئی بازار

نہین ہو بلکہ نمایش گاہ ہو۔ ہمارا مقصود یہ ہو کہ لوگون کو حوصلہ دیا جائے اور عمدہ عمدہ صنعتی کام زندہ کئے جائین نہ کہ کم سرمایہ دارون کی خواہشین پوری ہون۔

پس نمایش گاہ مین یہی عام طریقہ کی چیزین ہین۔ ہم نے اس مین اور بہی عمدگی قایم کی ہو ہم اس امر سے واقف تھے کہ اس زمانہ مین لوگون کے شوق مین کمی پیدا ہوتی جاتی ہے اور جو چیزین اب بنتی ہین وہ اچھی نہین ہوتین لہذا ہم نے مقابلہ کے لئے زمانہ حال و زمانہ گزشتہ کی چیزین برابر رکھی ہین۔ اور اس غرض سے مستعار اشیا لیکر ایک کمرے مین رکھی گئی ہین۔ جسمین آپ ہندوستانی زمانہ سابق کی بہت سی خوبصورت خوبصورت چیزین دیکھینگے جو ہمین ہندوستانی رؤساء اور اہل شوق نے دی ہین کچھ چیزین ہمارے ہندوستانی عجایب خانہ سے آئی ہین اور کچھ جنوبی کنسنگٹن کے عجایب خانہ لندن سے آئی ہین اس مین بہت سی چیزین بلا شبہ خوبصورت ہین مگر ہم امید کرتے ہین کہ ہندوستانی صناع جو یہان موجود ہین اور ان سے کام لینے والے سرپرست ان چیزون کو پرانی چیزون کی طرح نہ دیکھین گے بلکہ صنعت و دستکاری کی نظر سے دیکھین گے اور خیال کرینگے کہ ان سے نئے نئے خیالات پیدا ہوتے ہین جو تیاری اشیا مین ان کے کام آئین گے اور اس بارہ مین یہ قول نہایت ہی صحیح ہے کہ جب غیر ملک کے خیالات کے موافق چیزین تیار کی جائینگی تو ہندوستان کی صنعتی اشیا کو کبھی ترقی نہو گی بلکہ اسے اپنے خیالات اور طرز پر قایم رہنا چاہیئے (نعرہ تعریف)

سمجھنے چاہا جائے گا کہ اس نمایش گاہ کا مفاد اور اس کا نتیجہ بیان کرون۔ مین اس کا جواب چند الفاظ مین دونگا۔ ہندوستان کی صنعتی چیزون کا تنزل تجارتی ترقی کی وجہ سے ہوا اور سستی ساخت کی نسبت دفانی ترکیب ساخت کو بہت ترقی ہے اور شوقیہ چیزون کی نسبت کام کی چیزون کی بہت کثرت ہے اگر یہی امور رہے تو زیادہ امید نہین ہے ہم ہندوستان مین ایک بات دیکھ رہے ہین جو تمام دنیا مین ہو رہی ہے جس سے قدیم دستکاری مٹ گئی اور اسی وجہ سے انگلستان کی دستکاری باقی نہ رہی اور چین و جاپان مین بہی نہایت تیزی کے ساتھ مٹ رہی ہے اور اسے کوئی روک نہین سکتا۔ اب کلون کے ذریعہ سے کپڑے بننے سے ہاتھ سے کپڑا بننا مٹ جائگا

اور کلون کے کارخانون کو دستی کا کارخانون پر سبقت ہوگی - یہ امر ویسا ہی جیسا گھوڑے گاڑی پر دخانی گاڑیون کو سبقت دیجاتی ہے اور دستی پنکھون کے بجاے مقناطیسی قوت کے پنکھے تیار ہو رہے ہین یہ سب باتین ایک ایسے زمانہ مین ہونگی جب ارزانی پر نظر ہوگی اور بدنمائی کی پروا نہو اور جب لوگون کو آرام مطلوب ہوگا اور بدصورتی پر نظر نہوگی اور دہ تا وقتیکہ اپنے نمونہ اور اپنی روایتی چیزین مٹا نہ لے اس وقت تک کبھی خوش نہین ہوتا اور چاہتا ہی کہ غیر ملک کی ان عجیب چیزون کو قایم و مروج کرے - جنکی اس کو ہر وقت تلاش ہے - پس اس صورت مین بہت سی صنعتی اور دستکاریون کی چیزین مٹ جائینگی -

ایک اور بات بھی مجکو بدشگونی کی معلوم ہوتی ہے جیسا مین قبل ازین بیان کرچکا ہون کہ مین ان لوگون مین سے ایک شخص ہون جنکو یہ یقین واثق ہے کہ تا وقتیکہ اس چیز کے موافق قوم کے خیالات اور حاجات نہون اس وقت تک کوئی چیز قایم نہین رہ سکتی - کسی دستکاری و صنعت کو نہ تو سیاح قایم رکھ سکتے ہین نہ محقق قایم رکھہ سکتے ہین - جب یہ نوبت پہونچ جاتی ہے تو صرف بعض بعض نمونہ کی چیزین ہی تیار ہوتی ہین اور ان چیزون کے بارہ مین عام خیالات مٹ جاتے ہین اگر ہندوستان کی دستکاری مین سرسبز رکھنا اور اس کا از سر نو زندہ کرنا منظور ہو تو یہ امر اس وقت ہوسکتا ہی کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا یا اعلیٰ ترتیب یافتہ اشخاص ان چیزون کی سرپرستی اپنے ذمہ لین اور جب تک ہم یہ امر پسند کرتے ہین کہ ان چیزون کے بجائے برسیلز کے شوخ رنگ کے قالین یا مقام "ماٹنیم" کی آرایش یا اطالیہ کی ارزان پچی کاری کی چیزین یا فرانسیسی تصویرین یا آسٹریا کی چمکدار چیزین یا سستے سستے جرمنی کپڑے اور کمخواب استعمال کرین تو جب تک یہ عالت قایم رہیگی اس وقت تک کوئی امید نہین ہی - مین یہہ ترشی کے ساتہ نہین کہتا ہون کیونکہ انگلستان مین بھی ایسا ہی خراب برتاؤ کیا جاتا ہے اور جس کسی غیر ملک کی چیز کو پسند کیا فوراً اس کا استعمال شروع کردیا گیا لیکن اتنا تو مین ضرور کہتا ہون کہ اگر ہندوستان کی صنعت و دستکاری کو قایم رکھنا ہی تو غیر ملک کی سرپرستی سے یہ قایم نہین رہ سکتی ہی بلکہ یہ اسی وقت قایم رہ سکتی ہے جب اندرون ملک کے لوگون کی مرضی و خواہش کے موافق چیزین تیار ہون

جس سے ان کی تربیت یافتگی ظاہر ہو۔

اگر مین دیکھون کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا مین ایسی کارروائی شروع ہوئی کہ اس زمانہ کی شوق مین عمدگی پیدا ہو اور ان کے ملک مین لاثانی دلپذیر چیزین تیار ہون تو مین بہت خوش ہون شاید کبھی نہ کبھی یہ خیال پیدا ہوگا۔ مگر اس وقت بہت تاخیر ہو جائے گی۔

اگر ایسی ہی بدشگونیان ہین تو دیکھنا چاہیئے کہ اس نمایش کا کیا مقصود ہے اور اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اس کا مین یہی جواب دے سکتا ہون۔ کہ یہ نمایش اس غرض سے ہے کہ اس سے ایک سبق حاصل ہو اور ظاہر ہو کہ اہل ہندوستان کے کیا خیالات ہین اور یہ کیسے لوگ پیدا کرتا اور کر سکتا ہی اور اس سے معلوم ہوگا کہ اس ملک کے صناعون مین ابھی تک صنعتی خیالات مٹ نہین گئے ہین صرف ان کو شوق و حوصلہ دلوانے کی ضرورت ہی اور اس سے یہ امر ظاہر ہوگا کہ ہندوستانی گھر کی آرایش و زیبایش کے لئے کلکتہ و بمبئی کی یورپین دکانون سے اسباب خرید کرنے کے کوئی ضرورت نہین ہے۔ اب بھی ہندوستانی ریاست اور صوبہ اور قصبون اور مواضع مین عمدہ عمدہ دستکار موجود ہین اور وہ اپنے ہموطنون کی خواہش کے موافق عمدہ عمدہ صنعتی چیزین بنا سکتے ہین۔ اسی غرض سے ڈاکٹر واٹ اور مین نے اس نمایش گاہ کے قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس لفظ کے کہتے وقت کہ نمایش گاہ افتتاح ہوئی مین یہی امید کرتا ہون کہ جس ملک کی ہمدردی کی غرض سے یہ قایم ہوئی ہے وہ پوری ہو۔ (زور سے نعرۂ تعریف)

ہز اکسلنسی نے یہ بھی بیان فرمایا۔

یہان جو مختلف قسم کی اشیاء موجود ہین اُن کی تشریح غیر ممکن ہے ہان مجملاً کہا جا سکتا ہے کہ اس مکان مین چار بڑے بڑے سکشن ہین یعنی

خاص گیلری جسمین اشیاء فروختنی موجود ہین۔

دوسری گیلری مین مستعار چیزین ہین

تیسری گیلری زیور کی ہے۔

چوتھی گیلری - صناعون اور دستکارون کی ہے -

ہر گیلری کے ایک ربع حصہ مین چیزون کے درجہ کا لحاظ رکھا گیا ہے یعنی دہات کی - پتھر کی - مٹی کی - شیشہ کی چیزین - چوبی کام - آہنی کام - سینگ چمڑے - لاکھی بنی ہوئی چیزین - حاشیہ دار - زردوزی - لیس وغیرہ - دریان - قالین وغیرہ وغیرہ اور آخر مین تصاویر

تو یہ چیزین پچاس ڈویژنون پر تقسیم ہوئی ہین - اس سے ظاہر ہوگا کہ یہ نمایش گاہ کس قدر وسیع ہے اور یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ نمایش گاہ بہت بڑی نہین ہے - ایک ایسے لائق جانچ کرنے والے کی راے ہے جس نے لوگون کو انعام دئے کہ اگر یہ نمایش گاہ چھوٹی سی ہوتی اور جس قدر چیزین نمایان کی گئی ہین وہ ایک ثلث ہوتین تو اس سے عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا - جس مقام پر عمدہ عمدہ مستعار اشیا ہین وہ نہایت عمدہ ہے یہان بے نظیر کچھ شکستہ قالین آویزان ہین جن سے ان کی رنگینی اور خوبی ظاہر ہے اور وہ زمانہ حال کے قالین بافون کے لئے ایک سبق ہونگے اور آئینہ دار صندوقچون مین سوتھ کنگسٹن کے شیشہ اور دہات کی مستعار اشیا ہین - ایک ذرا سی غور کے ساتھ دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ جو چیزین محض صنعت کی غرض سے بنائی گئی تھین اور جو چیزین زمانہ حال مین بے حقیقت اور خراب بنائی جاتی ہین اور جنکے سبب سے یہ امر مسلمہ ہو گیا ہے کہ ہندوستان کی چیزین ایسی ہی ہوتی ہین اور ان مین کیسا فرق ہے ؎

گینگوار بڑودہ نے ایک بہت بڑا فرش یا چادر ریز عنایت کی ہے جو بالکل مرصع اور مکلل ہے اُسپر موتی اور فیروزہ اور یاقوت وغیرہ جواہر نصب ہے اسی کے گل بوٹے اس مین بنے ہوئے ہین -

جودھپور سے پرانے پرانے اسلحہ آئے ہین -

کشمیر کے دلاویز خوشنما دوشالے اور ایک بڑا نہایت عمدہ سوزنکار فرش جسکی سوزنکاری عمدہ دوشالون کی ایسی ہے - اور ایک ریشمی ومخملی قالین جو ایک چوکھٹے مین جڑی ہوئی ہے -

اسی طرح ہزارون ایسی چیزین جنکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے -

فروختنی اشیا کی گیلری مین بہت سی عمدہ عمدہ چیزین ہین - تصویرون کے چوبی اور دہاتون کے

چوکھٹے اور عمدہ چیزین اور آتش خانہ کا سامان اور لکھنے کی میزین اور نشست کی چیزین اور منبت کار اوٹ وغیرہ وغیرہ مین ان سے ظاہر ہے کہ یورپین حاجات کے موافق ہندوستانی کیسی عمدہ عمدہ چیزین تیار کر سکتے ہین۔

اِس نمائش گاہ کے کمرون کی عمدہ صورت یہی ہے کہ ان مین تمام چیزین کس موزونیت ومناسبت کے ساتھ رکھی گئی ہین۔ مثلاً مدراس کے کمرے مین جنوبی ہند کے زمانۂ دربوڈ کے طریقۂ ساخت کی چیزین ہین اکثر یہ چیزین سوامی کے نام سے مشہور ہوتی ہین اور ایک کمرہ مین پیچیدہ طریقہ کی عمارت کی ساخت وغیرہ ظاہر کی گئی ہے اسی طرح پنجاب کا کمرہ ہے جسمین نہایت خوبصورت شہ نشین تیار کیا گیا ہے اور ایسا ہی برہما کا کمرہ اور دس بارہ کمرے اور ہین جوہریون مین الماس فروشون کی دُکانین ہین۔ اور ایک وہ دُکان بھی ہے جس سے انگلش گوش بخوبی آشنا ہین یعنی مسٹرس بی آر اینڈ سنز اور مسٹرس ٹی آر ٹاکر اینڈ سنز جو دونون مدراس کی کپنیان ہین۔ یقین کیا گیا ہے کہ اس کمرے مین ایسے بیش قیمت جواہر ہین جو کبھی ایک مکان مین نہ نکلین گے۔

آخر مین دستی صناع و دستکار ہین جو اپنا کام کر رہے ہین اور اُنکی ساختہ اشیا فوراً ان سے خرید کی جا سکتی ہین۔

اِس نمائش گاہ کی نسبت مجکو یقین ہے کہ آیندہ چند ہفتون اس کا کُھلا رہنا اکثر مہمانون کو دلچسپ ہوگا۔

جب ہز اکسلنسی ویسرائے کی اسپیچ ختم ہوئی تو ویسرا اور ان کی ہمراہی نمایش گاہ کی سیر کو گئے اس وقت ایک دلچسپ امر یہ ہوا کہ مسٹر ڈین قائم مقام فارن سکرٹری نے سفیر کابل کو ویسرائے کے روبرو اور ویسرائے نے ڈیوک آف کیناٹ کے روبرو پیش کیا۔ ڈیوک نے ہندوستانی زبان مین سفیر مذکور سے باتین کرنا چاہا مگر سفیر نے عذر کیا کہ مین اس زبان سے نابلد ہون۔

ڈیوک نے فرمایا مین فارسی زبان سے ناواقف ہون مگر اس زبان مین صرف اتنا بول سکے کہ اُس زمانہ مین کابل مین تو بہت سردی ہوتی ہوگی''۔

ہز رائل ہائینس ملک معظم سے ایسے مشابہ ہین کہ راؤ صاحب کچھ نے فوراً ہی پہچان لیا کہ زمانہ کمانڈرانچیفی بمبئی مین بہوج کو گئے تھے - ہز رائل ہائینس اور لارڈ کرزن نے راؤ صاحب کچھ سے اس زمانہ کے متعلق باتین کین +

ایک بجے ویسرائی گروہ یہان سے رخصت ہوا اور بعدہ عوام نے نمایش گاہ کی سیر کی ۔

دربار تاجپوشی

دہلی مین دربار تاج پوشی تمام ہندوستان مین از روے تزک و احتشام و عظمت و جلال اور حسن انتظام لاثانی و بینظیر مجمع تھا جو ہمیشہ نقش دل رہیگا اس مین ادنی ادنی امر اسم بہی لحاظ کامل کیا گیا - کہا جاسکتا ہے کہ جو اشخاص دربار تاجپوشی کے متعلق یہ سمجھنا چاہتے ہین کہ اس کے پولٹیکل معنی کیسے ہین اُن کا اثر کس قدر دور دراز فاصلہ تک پڑیگا - اُنکو ویسراے کی اسپیچ پڑھنا چاہئے جو نہایت ہی پرجوش و معنی خیز اور متین تھی اس مین واقعی امور بہر عنوان صاف صاف ظاہر کردئے گئے تھے اور سب سے زیادہ ہند کے لوگون سے شاہ و شہنشاہ کا ہمدردی و محبت کا پیام تھا - ہز مجسٹی نے حکم دیا تھا کہ اس ملک مین جشن تاجپوشی کے لئے علیحدہ ایک خاص روز قرار دیا جائے اور اس دن ان کی طرف سے انکے قایم مقام ویسراے کے ذریعہ سے ہز مجسٹی کے برادر اصغر ہز رائل ڈیوک آف کناٹ کی موجودگی مین انکی رعایا کی مزاج پرسی کی جائے -

جب ہم سب لوگ اس وسیع احاطہ دربار مین جمع ہوئے تو ہم یہ امر دریافت نہ کرسکے کہ ملک معظم کو اس دربار سے کیسی ذاتی دلاویزی ہے - یہ خیال ابتداءً تھا اگر اس کے بعد یہ امر ہمارے نقش دل ہوا کہ ہز مجسٹی نے اپنا نوازش آمیز پیام شاہانہ بہیجکر کیسا خیال ظاہر فرمایا ہے جس سے اس بہت بڑے جلسہ کو فرمانبرداری اور خیرخواہی کے کیسے خیالات پیدا ہوئے جسمین یورپین اور ہندوستانی اور ہر فرقہ و طبقہ اور مذہب و ملت اور ہر منصب و درجہ کے بلکہ آزادی سرحد کے بہت سے لوگ موجود تھے -

یہانتک ہم نے یہ بات اس لئے بیان کی ہے اس دربار کا عنوان کیسا نقشہ کل ہونیوالا تہا یہ روز دو شنبہ کے جلوس کی بہت زیادہ تہا اسکے ساتھ ہی جیسا تزک واحتشام اس موقع کے شایان شان تہا وہ سب موجود تہا۔ یہان فوج کا شان وشوکت تہی اور ہر طرح کی رسم ادا کرنے کا سامان فراہم تہا۔ ہندوستانی شہزادون اور رئیسون کے باعظمت وشان اور جاہ جلال گزرنے کی لاثانی خوبی ظاہر تہی استدراک کیفیت نامہ کے لئے یہ بیان کرنا لازم ہے۔ کہ مقام دربار وسط کمپ سے چند میل کے فاصلہ پر اس مقام پر ہے جہان یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو اشتہار قیصری کا دربار منعقد ہوا تہا اور اس کے درمیان مین ویسرائے کے پورے گارڈ کی فوج کا کمپ ہے اور یہان سے دربار تک برابر سبزہ زار ہے اور سیک ریلوے بہی اس کے قریب تک گئی ہے لہذا دربار تک پہونچنے کا ذریعہ کافی ومعقول تہا۔

نو بجے کے قبل مختلف کیمپون سے گاڑیون کی قطارین آنا اور ایک ہی مقام پر ٹہیرنا شروع ہوئین۔ اور مختلف سڑکون سے ہزارون آدمی گاڑیون اور سواریون پر اور پیدل چلے آتے تہے یہ لوگ اس قدر تہے کہ اگر دربار کے ایسے ایسے بہت سے احاطے ہوتے تو انکے بیٹھنے کی جگہ ہوتی۔ فوج پر فوج آگے بڑہنا شروع ہوئی ہر پلٹن اپنی جگہ سے جانے لگی۔ جو ٹرین آتی تہی اسپیر سے سینکڑون آدمی اترتے تہے خاص خاص سڑکون پر نہایت ہی عمدہ نمایشی گاڑیان مع عمدہ عمدہ زردیان پہنے گاردون کے آگے بڑہ رہی تہین جنپر رؤسا اور ان کے ہمراہی سوار تہے۔ زرد وزری حاشیہ دار کوٹون اور پگڑیون کی ایک جہلک دکہائی دیجاتی تہی ان مین اس قدر جواہر نصب تہے کہ انکے بار سے وہ دبی جاتی تہین رؤسا کے گلون مین ایسے بیش بہا ہار تہے جنکی قیمت ایک سلطنت کے خراج سے کبھی کم نہ ہوگی اور اعلیٰ مناصب ومراتب کے لوگ اور اعلیٰ درجہ کے برٹش افسر کونسلر۔ جنرل۔ گورنر۔ ہر سول و فوجی افسر درجہ یافتہ سب کے سب اپنے تمغے لگائے ہوئے تہے۔ جنسے اُن کی عمدہ عمدہ خدمات کا اظہار ہوتا تہا۔ صاحبان جج اپنی درباری پوشاکین پہنے تہے اور چیف جج ان کی سرغنائی کررہے تہے۔ کانسل اپنی اپنی وردیان پہنے اور ممالک غیر کے عالی مراتب مہمان موجود تہے۔ مشرقی ممالک کے سفیر اور افسر ہندوستان کے ادنی ادنی سردار حاضر تہے اور لوگ فرقہ عوام کی جانب سے

افسرون کے حلقہ سے باہر تھے -

ہندوستان کی آخری سرحد سے اعلیٰ درجہ اور بلند مرتبے کے اشخاص آئے تھے - یورپ اور دور مغرب کے لوگ بھی موجود سے جاپانی قاصد بھی اظہار دوستی کے لئے حاضر تھے بیرونی سرحد افغانستان و سیام و نیپال سے لوگ آکر اس مجمع مین شریک تھے اور دور دور سرحدات بر ہما سے جو مشرق مین ہے - اور دور دور - ثانی مقام مغربی ہمالیہ اور ہندوکش اور صحراے بلوچستان اور سواحل خلیج فارس اور کوہی مقامات عدن سے رؤسا نے اپنے شاہ وشہنشاہ کا آداب بجالانے اور اظہار فرمانبرداری کے لئے سفر دور و دراز اختیار کیا تہا - ایشیا کے سوا کسی براعظم مین اور ہندوستان کے سوا کسی ملک مین مختلف اقوام کا ایسا مجمع کثیر نہین ہوسکتا نہ اسطرح مختلف مذہب و ملل کے لوگ ایک جگہ جمع ہو سکتے ہین جو اب تک اپنے اپنے مذاہب اور رواج کے سبب سے ایک دوسرے سے علیحدہ رہے -

سب طرح سے انتظام تہا اور بغیر کسی پیچیدگی اور دقت کے بارہ ہزار آدمی احاطۂ دربار کی نشستگاہون مین صف بصف آکر بیٹھے - گاڑیان آتی اور اپنے سوارون کو اُتارتی تہین اور وہ بغیر کسی طرح کی دقت کے اپنے اپنے مقام پر جاکر نشست کرتے تھے - قابل تعریف نگرانی تہی - نشستگاہون کے سکشنون پر حروف وغیرہ بنے ہوئے تھے - سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے - حکمران رؤسا کا عنوان شایستہ سے استقبال ہوا اور وہ اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے - یہ انتظام ایسا اچھا تہا کہ اس کی جسقدر تعریف کی جائے وہ کم ہے -

گیارہ بجے تک احاطۂ دربار تقریباً کل مملو ہو گیا تہا اور یہان کی حیرت انگیز کیفیت موثر تہی مسند پر سنہری کار چوبی حاشیہ کا فرش تہا اور وسط مین نقرئی جلوسی کرسیان تہین اور اُن کے عقب مین چار چوبدار اپنے اپنے عصے ہاتہون مین لئے ہوئے مودب استادہ تھے اور چپ و راست حکمران رؤسا طرح طرح کی مغرق بجواہر پوشاکین زیب تن کئے ہوئے بیٹھے تھے آفتاب کی روشنی سے ان جواہر مین ایسی آب و تاب تہی کہ ان پر نگاہ نہ ٹھہرتی تہی ان کے عقب مین اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے خاص خاص فوجی افسر گورنر اور کمانڈر انچیف اور تمام افسر انتظام کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ہر مقام پر فوجی وردیان دکھائی دیتی تھین - لیڈیون کی صوفیانہ پوشاکین بہی ایک نئی کیفیت دکھارہی تھین کیونکہ شوخ رنگ کی سکلل بجواہر پوشاکون کے بعد نظرانہین پراکثر پڑتی تھی - مسند کے عقب مین جانب راست ویسراے کے مہمان تھے قطار در قطار نظر ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا تہا کہ یورپین وہندوستانی اور لیڈی وجنٹلمینون کا کیسا مجمع ہے - چونکہ بہت دور تک مجمع تہا - اس وجہ سے بغیر دوربین کے نظر کا کام کرنا اور لوگون کو پہچاننا دشوار تہا - سب طرف کے پلیٹ فارم پر بہی مجمع کثیر تہا - اسی جم غفیر کا اثر یہ ہوا کہ احاطۂ دربار بہت مختصر معلوم ہونے لگا - اور نشستگاہون کا وسطی حلقہ بہت ہی چہوٹا معلوم ہوتا تہا - مگر اسپر بہی نشان بردارستون کے پاس کُل بینڈ موجود تھے - جب آمد کے راستہ پر نظر کی جاتی تہی تو پلٹنین اور ویسرائی گارڈ اور پندرہ ہین سکھ پلٹن کی پگڑیان نظر آتی تہین - جن کا سنہرہ رنگ نہایت کیفیت پیدا کر رہا تہا - اور اس کے عقب مین پست شاخ پہاڑی پر ہزارون آدمی چلتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے -

تیس ہزار فوج سے زیادہ جمع تہی مگر وہ دربار کے حصۂ وسطی سے نظر نہین آتی تہی لیکن وہ سب فوج دن کے جلوس مین شریک ہونے کے لئے اپنے اپنے مقام پر موجود تہی اور کپتان سنیفرڈ کے زیر نگرانی ان مجموعہ بینڈون سے اس ہنگام انتظار مین عمدہ عمدہ گتین بجتی تہین - چونکہ عید کے سبب سے دربار کے وقت مین نصف گہنٹہ تاخیر کر دی گئی تہی - اس وجہ سے مدتِ انتظار کسی قدر زیادہ ہوگئی تہی - احاطۂ دربار مین سب طرف نگاہ دوڑانے سے معلوم ہوا کہ بائین جانب ایک مقام خالی ہے - لوگ اس امر سے بہت ہی کم واقف تھے - کہ یہ مقام نہایت ہی معزز ہے - ناگاہ دو اشخاص لڑکہڑاتے ہوئے دروازۂ دربار پر نظر آئے - جنہین کچہہ یورپین اور ہندوستانی سپاہی بغلون مین ہاتھ دئے ہوئے لئے آتے تہے معلوم ہوا کہ یہ زمانۂ غدر کے ضعیف العمر اور مسن سپاہی ہین پس اس وقت ایک خوشی کا نعرہ بلند ہوا - اسکے چند منٹ کے بعد اُن سپاہیون کا خاص گروہ جو محاصرۂ دہلی اور جنگ لکھنؤ مین شریک تہا مارچ کرتا ہوا صحن دربار مین آیا - اسکے آگے آگے بینڈ باجہ فتحمندی کی گت بجاتا ہوا ساتھ ساتھ تہا - اس وقت کی کیفیت کو جس نے دیکہا ہے وہ اسے کبھی فراموش نہ کریگا یعنی جب یہہ

بہادر روبرو سے گزرے تو سب طرف سے خوشی اور تعریف کے نعرہ بلند ہوئے - ان لوگون کے اعزاز و احترام
کے لئے ہزارون آدمی سرو قد استادہ ہو گئے - گو ان کے نام ہمیشہ لوگون کو یاد نہ رہین مگر یہ اوس کی زندہ
شہادت تہی کہ نصف صدی ادہر انہون نے کیسی کیسی بہادریان دکہائین اور کیسے کیسے کارنمایان کئے انمین
یورپین اور یوریشین اور ہندوستانی تہے - یہ سو آدمیون کا ایک چہوٹا سا گروہ تہا اور جو لوگ ان کے آگے
آگے تہے وہ حالانکہ بہت ضعیف تہے مگر مستقل قدم کے ساتھ ساتھ مارچ کر رہے تہے ان مین اکثر بہت
ہی مسن اور کمزور تہے کچہہ مشین پرانی پرانی وردیان پہنے تہے اور کچہہ لوگ روزمرہ کی سادی سادی
پوشاکون مین تہے ان کے محصلہ تمغے ان کے سینون پر جگمگا رہے تہے - جس سے ان کی صفوف مین
نہایت ہی آب و تاب پیدا ہو گئی تہی یہ وہی لوگ تہے جنہون نے جنگ کی سب طرح کی جفاکشیان برداشت
کی تہین اور کثیر التعداد اشخاص سے مقابلہ و مجادلہ کر کے فتحمندی اور ناموری حاصل کی تہی -

یہان سے قریب وہ شاخ پہاڑی تہی جہان سے ان لوگون نے کہڑے ہو کر باغی دہلی کو دیکہا - اور
یہین سے انہون نے اور ان کے ساتہیون نے حملہ کیا تہا - جب ہم نے اس چہوٹے سے گروہ کو آگے
بڑہتے دیکہا تہا تو ہم لوگون کو ایک جوش پیدا ہوا - ان لوگون مین سکہہ گورکہے اور پٹہان اور جنگی اقوام کے
سب لوگ تہے - ان مین سے بعض کے ساتھ زندگی نے سخت برتاؤ کیا تہا کیونکہ وہ لنگڑا نے جاتے تہے
ان کی کمرین جہک گئی تہین یہ قدم ملائے ہوئے چلنے کی بڑے کوشش کرتے تہے تاہم یہ وہ لوگ
تہے جنہون نے اپنے زمانۂ شباب مین سلطنت کے لئے اپنا خون پانی ایک کیا تہا اور ہم نے ان کا
ایسا اعزاز و احترام کیا کہ ایسا احترام آج کسی کا نہین کیا گیا - ان مین کچہہ ایسے لوگ بہی تہے کہ جب وہ اپنے جوش
قلبی کے سبب سے نعرہ مارنا چاہتے تہے تو ان کے گلون مین پہندا پڑتا تہا - اکثر لیڈیان اس حالت کو
دیکہکر آبدیدہ ہو گئین - سپاہیون نے ان پرانے سپاہیون کو انکے اعزازی مقام پر بٹہایا -
اسکے بعد اولڈ لینگ سینگ کی گت بجتی ہوئی سنائی دی - منجملہ اور گتون کے یہ گت نہایت ہی
عمدہ ہے - جب یہ گت ختم ہوئی تو تمام دربار مین خوشی کے نعرہ کی آواز گونج گئی -

اسکے بعد جو کیفیت ہم نے دیکہی وہ وہان کا تزک و احتشام تہا مگر اس سے بہی ان لوگون کے

قد و قامت اور صورت ایسی بقشدل ہوئی تھی کہ فراموش نہوئی۔

کرنل آسے آرڈ ہی مکنزی کو ان لوگون کی سرغنائی کا بہت بڑا فخر حاصل ہوا تہا۔ یہ بہی زمانہ غدر کے پرانے سپاہی ہین۔ ان پرسن شیخوخیت کا اثر کم پڑنے پایا یہ ایسے ہین کہ کل ضرورت ہو تو یہ فوج کی کمان کرنے کے لئے موجود ہین۔

تمام فوج مین سے ایک ایسے افسر بہی ہین جو دعوےٰ کر سکتے ہین کہ وہ بہی اس مارچ مین شریک تھے یہ سر رابرٹ لو ہین جو زمانہٗ غدر مین موجود تھے وہ اپنے پرانے ساتھیون کو روبرو سے گزرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

دوپہر کو بیگ پائپ باجون کی آواز سنائی دی اس وقت گارڈ ہائیلنڈ رلپٹن کی ایک زبردست کمپنی جسکے ہاتہ یہ باجہ بج رہا تہا آکر صحن دربار مین صف آرا ہوئی۔ یہ ویلیرسے کا گارڈ آف آنر تہا۔ اس مین ایک سے ایک عمدہ جوان تہا۔ عنقریب سب کے سب دو دو تمغے لگائے ہوئے تھے جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ انہون نے جنوبی افریقہ مین کیسی کیسی جنگین کی ہین۔ یہ سب کے سب آکر مسند کے روبرو صف بستہ ہوئے۔ انہین آتے دیکھکر لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے اس کے بعد یکجائی بینڈ پہر بجا اور شاہی سلامی کی اول توپ کی آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ ڈیوک وڈچز کیناٹ کمپ سے روانہ ہوئے۔

ڈیررائل ہائینسز کے داخلہ کے قبل گرینڈ ڈیوک ہسی یہان داخل ہو چکے تھے جن کا داخلہ معمولی اعزاز کے ساتھ ہوا تہا۔

جب سلامی کی آواز سنائی دی تو ہم نے دربار کے دروازہ سے کشادہ میدان کی طرف دیکہا کہ لانسر رسالہ کی برچھیون کی انیان اور بیرقین نظر آرہی ہین اس وقت تو گرد و غبار کے سبب سے رسالہ اچھی طرح نظر نہ آیا۔ مگر بعد کو معلوم ہوا کہ رسالہ گہوڑے دلکی دوڑاتا ہوا گہوم کر صحن دربار مین آیا۔ اس کے بعد تو ان لانسر رسالہ ہونے پر کوئی شک وشبہ نہین ہو سکتا تہا جسکے دو اسکواڈرنون کا گارد ڈیوک وڈچز آف کیناٹ کے ہمراہ رکاب تہا۔ اس رسالہ نے

تاریخ مین اپنا ایسا نام پیدا کیا ہے جو لازوال ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ انگلش سپاہی دہلی کے روبرو کس طرح لڑے اور مرے - اور گارڈن ملپٹن کے سوا ہی صحن دربار مین آیا - سب طرف سے یہہ آوازین آرہی تہین -

"واہ واہ نوین لانسر رسالہ کے جوانو"

ایک سے ایک سوار قابل تعریف اور انگلش رسالہ کا نمونہ تہا -

جب ڈیوک وڈچیز کیناٹ گاڑی پر سوار اندر آئے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے اور نہایت دہوم سے ان کا استقبال ہوا - ہز رائل ہائنیس لوگون کا سلام برابر قبول کرتے جاتے تہے اور جب تک مسند پر نشست نہین کی - اس وقت تک تعریف کے نعرے ختم نہین ہوئے یہ فیلڈ مارشل کی وردی پہنے اور اسی کا بیٹن ہاتھہ مین تہا اور تمغہ گارٹر اور تمغہ اسٹار آف انڈیا کا لرپہنے اور تمغہ انڈین امپائر کا فیتہ لگائی ہوئی تھے -

ہر رائل ہائنس ڈچیز کیناٹ نے بہی مسند پر نشست کی یہ گرد وغبار سے محفوظ رہنے کے لئے کلوک پہنے ہوئے تہین تا وقتیکہ یہ کلوک نہین اُترا اس وقت تک وکٹوریہ ایلبرٹ اور ایلبرٹ ہفتم کی تاجپوشی کے تمغے نظر نہین آئے انیسوین بنگال لانسر کا دوسرا گارد دیبر رائل ہائنس کے ہمراہ تہا جو نوین لانسر رسالہ کا موزون ساتھی تھا -

جب سلامی کی اخیر توپ چل چکی تو یکجائی بینڈ نے کارونیشن کے مارچ کی گت بجائی - یہہ گت کپتان سنیفرڈ نے بنائی ہے اس کے بجنے کے بعد بہت سے تعریف کے نعرے بلند ہوئے -

پہر تہوڑی دیر کے لئے سکوت وخاموشی ہوگئی مگر سوا بجے رسالہ کا سرا نظر آیا اس کے پانچ منٹ کے بعد ویسرائے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار صحن دربار مین رونق افزا ہوئے - باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ سے جلوس مین نہایت عمدہ کیفیت پیدا ہوگئی تہی - جب ویسرائے ہز اکسلنسی مسند کی جانب بڑہے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے - اور گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی بینڈ باجون نے قومی دعائیہ گت بجائی اکتیس توپون کی شاہی سلامی سر ہوئی اور ویسرائی نشان اُڑایا گیا لارڈ کرزن

پوری وردی اور اسٹار آف انڈیا کے تمغہ کا کولر پہنے اور تمغہ انڈین امپائر کا فیتہ اور دونوں تمغوں کا اسٹار (ستارے) لگائے تھے ہز اکسلنسی نے اس جلوسی کرسی پر نشست فرمائی جو ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیون سے کچھ آگے تھی۔

لیڈی کرزن ہلکی نیلے رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین۔ ہز اکسلنسی کی پوشاک کا حاشیہ بہت بھاری ہندوستانی زردوزی کام کا تھا۔ وسیراے کا اسٹاف اور ڈیوک آف کیناٹ کا پرسنل اسٹاف عقب مین تھا۔

امپیریل کیڈٹ رسالہ کے لوگ جانب چپ گھومکر اپنے گھوڑون سے اترے اور میجر واٹسن اور سرپرتاب سنگہ مہاراجہ صاحب ایدر کی سرغنائی مین پاپیادہ آگے بڑہے ان کے پیچھے ایکٹن کپتان کیمرن تھے لوگون نے انکو دیکھکر خوشی کا نعرہ مارا۔ یہ سیدہے مسند پر گئے اور پرسنل اسٹاف کے ساتھ نشست کی یہ ایک علیحدہ گروہ تھا جسکی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ دوسرا گارد آف آنر گروہ تھا۔

اس کے بعد افتتاح دربار کی رسم شروع ہوئی اس کا بہت بڑا پروگرام نہایت احتیاط کے ساتھ قرار دیا گیا تھا تاکہ اس جزو کارروائی مین شان وشوکت ومتانت پیدا ہو۔ سرہیو بارنس فارن سکرٹری کو اس انتظام کی ذمہ داری کا بہت بڑا بار تہا وہ آگے بڑہکر وسیراے کو آداب بجا لاے اور افتتاح دربار کی اجازت چاہی۔

وسیراے نے اجازت دی اور فوراً ہرلڈ میجر میکسول کی طلبی مین کھجائی بینڈ باجے بجنے لگے جو مع اپنے ترمچیون کے گھوڑون پر سوار دروازۂ دربار پر موجود تھے۔

وہان سے ہی جواب مین فوراً ترم بجائے گئے اور ہرلڈ آگے بڑہے۔ پہر دوبارہ اور سہ بارہ ترم بجے اس وقت یہ لوگ سرخ رنگ کی زردوزی کام کی وردیان پہنے ہوئے مسند کے روبرو آکر صف بستہ ہو گئے اور بارہ ترمچی داہنے بائین کہڑے ہوگئے۔ ہرلڈ نے حکم وسیراے کے بموجب شاہ وشہنشاہ کا اشتہار پڑہا جسمین حکم تہا کہ ان کی تاج پوشی کا اعلان یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک دربار مین بمقام دہلی کیا جاے میجر میکسول نے اس اعلان کو اس قدر بلند آوازی وخوش آہنگی سے پڑہا کہ تمام اہل دربار نے

اس کو سُننا - جب یہ اعلان پڑھ چکے تو پھر چوتھی مرتبہ ترم بجے اور شاہی نشان اس ستون پر اُڑایا گیا - جو دربار کے وسط صحن مین نصب تھا گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور بینڈ باجون نے دعائیہ گتین بجائین اور شلک سلامی کی ایک سو ایک توپین پندرہ منٹ تک چلائین اور بندوقون کی باڑھین بھی ایک مناسب وقت تک چلائی گئین۔

اِس اثنا مین ہرالڈ اور ترمچی دربار کے دروازہ پر چلے گئے اور وہان دیر تک ترم بجایا کئے - اور رسوم شاہی کا یہ حصہ یہان ختم ہوگیا - اور تمام دربار مین خاموشی ہوگئی - اس وقت ہز اکسلنسی ویسرائے نے اُٹھکے دربار کو اڈریس کیا -

جیسا مین اوپر بیان کرچکا ہون - ہز اکسلنسی کی اسپیچ کہنے کا طریقہ بہت عمدہ تھا - اس کا ہر ہر لفظ ہر طرف سنائی دیا - کئی مرتبہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے خصوصاً جس مقام پر شاہ اڈورڈ نے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ مین شہزادۂ ویلز کو ہندوستان کو بھیجنا چاہتا ہون -

لارڈ کرزن نے جب ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کا پیام انکی رعایا کو دیا تو اس وقت سب سر برہنہ ہوگئے تیس منٹ کے بعد دو بجے اسپیچ ختم ہوئی - اور ہرلڈ اور ترمچی پھر مسند کے روبرو آئے اور ترم بجائے - اس وقت ہرالڈ نے بھی اپنے سر سے ٹوپی اُتار لی - اور چاہا کہ شاہ و شہنشاہ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین سب نے سروقد استادہ ہوکر بڑے زور شور سے خوشی کے نعرے مارے - پھر ویسرائے اور ڈیوک آف کناٹ اور موجودین نے زور سے خوشی کے نعرے مارے اور اپنی خیرخواہی کی تصدیق و توثیق کی - اس کے بعد فوج کے نعرۂ خوشی کی آواز بہت زور سے سننے مین آئی - پھر دعائیہ گت بجائی گئی اور ایک اور شلک سلامی ہوئی - اور دربار کی کاروائی کا دوسرا حصہ ختم ہوا

ایک اور ضروری رسم ادا ہونی باقی تھی وہ یہ تھی کہ ہندوستانی روساء کو ویسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے روبرو پیش کرنا باقی تھا - سب رؤسا یہان موجود تھے - کیونکہ ڈیوک آف کناٹ کے جلوسی داخلے کے وقت گیکوار بڑودہ اور مہارانا صاحب اودیپور موجود نہ تھے - مگر چہار شنبہ کے روز آگئے تھے - اس رسم کا ایسا بندوبست ہوا تھا کہ ہر رئیس بموجودگی ڈیوک آف کناٹ ویسرائے کے

ذریعہ سے بذات خاص ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کو مبارکباد دے سکا۔

ہز اکسلنسی ؛ رہز رائل ہائنس اٹھکر مسند کے کنارہ پہ آئے اور رؤسا کو ان تک لے گئے اس کارروائی مین ایک گھنٹہ کے قریب صرف ہوا اور اشخاص موجودہ دربار نے نہایت دلچسپی سے اس رسم کو دیکھا - ہر رئیس انکے روبرو سے گزرتا تہا جو گوہر و الماس اور ہر قسم کے جواہر سے سراپا مغرق تہا ایک سے ایک عمدہ مشرقی پوشاک قابل تعریف تہی اور کبھی نہین دیکھا گیا تہا کہ ذاتی آرام و آسایش کیواسطے اس قدر صرف کثیر کیا گیا ہو منجملہ ان بیش بہا پوشاکون کے ایک پوشاک کی تشریح مندرجہ ذیل ہے -

سرخ پلش کپڑے کا کوٹ تہا - جسکے شانون پر زردوزی کام بنا ہوا تہا اور کمر سے زرین پٹکہ بندھا ہوا تہا - گلے مین ہار - بازون پر بازوبند - ہاتہون مین الماس تراش مرصع کڑے - دستار مین ناتراشیدہ بڑے بڑے زمردون کی جہالر - پگڑی پر کلغی لگی ہوئی تہی - جسکے نیچے بہت سے موتی جڑے ہوئے تہے اور کلغی کے پرون کی نوکون پر بہت سی چنیان اور روتی نصب تہے اور تلوار کا نیام مرصع بجواہر تہا - ہاتہون مین پور پور قیمتی اور بیش بہا چھلے اور انگوٹھیان اور پاؤن مین بہاری بہاری سونے کے کڑے -

اور لوگون کے گلون مین موتیون کی لڑیان پڑی ہوئی تہین - اور پگڑیون مین جواہر کی لڑیون کے کئی کئی پیچ تہے سینے پر زمرد کے چار آئینے لگے ہوئے اور پوشاک مین جابجا ہیرے ٹنکے ہوئے تہے - سب رنگ کی پوشاکین اور سنہری اور روپہلی زردوزی کے نہایت عمدہ عمدہ کام ان پر بنے ہوئے تہے - صرف حکمران رؤسا ہی اس طرح آراستہ و پیراستہ نہ تہے بلکہ کم درجہ کے رؤسا اور معزز مہمان بہی نہایت ہی زرق برق تہے اور ان مین وزیراعظم نیپال نہایت ہی نمودار تہے -

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کے روبرو رؤسا کو پیش کرتے وقت یہ کارروائی کی گئی کہ سب سے پہلے ہز ہائنس نظام حیدرآباد دکن پیش کئے گئے - یہ نہایت ہی سادہ پوشاک پہنے تہے اور بہت ہی کم سامان آرایشی زیب تن کئے تہے ان کا سادہ حاشیہ دار کوٹ انکی متانت کے لئے نہایت ہی

موزون تہا۔ انہون نے اڈریس پڑہکر مبارک باد دی جسے ویسرا ے اور ڈیوک آف کیناٹ نے نہایت غور کے ساتھ سنا۔

اس کے بعد گیکوار بردودہ پیش کئے گئے ان کا لباس سفید رنگ کا اور پگڑی سرخ رنگ کی تہی اور کچہہ عمدہ زیور پہنے ہوئے تہے۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب میسور پیش ہوئے یہ نہایت ہونہار رئیس ہین۔

زان بعد مہاراجہ صاحب ٹرانکور اور ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر پیش کئے گئے۔

علی ہذا القیاس اور بہت سے رئیس پیش کئے گئے۔ مگر ایک مہمان پر سب کا خیال راجع ہوا وہ ہر ہائنس بیگم صاحبہ بہوپال ہین تمام ہندوستان مین یہی ایک عورت حکمران ہین۔ یہ ہلکے نیلے رنگ کی پوشاک پہنے تہین اور اسپر زردوزی کا کام بنا ہوا تہا ان کی نقاب ململ کی تہی۔ ان کے اکثر زیورات مین زمرد جڑے ہوئے تہے اور تاج طلائی سر پر رکہے تہین۔ ان کے ہاتھ مین ایک طلائی صندوقچہ تہا جو انہون نے ویسرا کو پیش کیا۔

ویسرا نے تعظیماً ٹوپی اُتار کر اسے قبول کیا اور ڈیوک نے فوجی سلام کیا۔

جب بیگم صاحبہ اس نذر سے فارغ ہوئین تو ڈچز آف کیناٹ اور لیڈی کرزن نے بیگم صاحبہ سے باتین کین اور ہر ہائینس کے درجہ کی وجہ سے ان کا خاص اعزاز ہوا۔ خیر خواہی بہوپال تو مشہور عام ہے مگر جب سے یہ حکمران ہوئی ہین اس زمانہ سے خیر خواہی اور بہی بڑہ گئی ہے۔

ہر رئیس کی صورت شکل بیان کرنا تو غیر ممکن ہے مگر بعض رؤسا کی صورت کا بیان کیا جاتا ہے جن مین مہاراجہ صاحب نابہہ کی بزرگ صورت تہی جنکی ریش مبارک سفید ہے یہ پرانے زمانہ کے رئیس ہین۔

اِنکے علاوہ نوجوان مہاراجہ صاحب پٹیالہ تہے۔ جنکے ہمراہ ان کے عم بزرگوار کنور صاحب تہی سرپرتاب سنگہ جو اپنے سپاہیانہ برتاؤ مین مشہور و معروف ہین اور جو امپیریل کیڈٹ پلٹن مین ہین یہان موجود تہے ❖

مہاراجہ صاحب گوالیار نہایت موزون اور زیبا پوشاک پہنے تھے۔

مہارانا صاحب اودیپور کی صورت سے شان وشوکت مترشح تھی

بیکانیر و بوندی کے خوبصورت رئیس راجپوتون کی پوشاک پہنے ہوئے تھے جس کا رواج صدہا برس سے چلا آتا ہے۔

نوجوان رئیس کوٹہ کی صورت تصویر کھینچنے کے قابل تھی۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار سفید کپڑے پہنے ہوئے بہت اچھے معلوم ہوتے تھے۔

اور لوگون کی رنگا رنگ کی پوشاکین اور زیور وغیرہ تھے ان کے علاوہ یہ لوگ بھی موجود تھے۔

خان قلات

نوجوان مہتر چترال۔

نواب دیر

روساے عرب۔

چند اور روسا جنکے خطاب بھی لوگونکو نہین معلوم ہین۔ یہ سب شاہ وشہنشاہ کو مبارک باد بھیجنا چاہتے تھے۔ روساے شان کے زردوزی کوٹ نہایت عمدہ تھے اور اُن کی ٹوپیان پگوڈے کی طرح تھین یہ سب ایک غول مین ہو کر گئے اور لوگون کا ان پر بہت بڑا خیال رجوع ہوا۔

آخر کار لوگون کا پیش ہونا ختم ہوا اور فارن سکرٹری نے دربار ختم ہونے کی چاہی پہر چند منٹ کے لئے گاردون کی چہل پہل نظر آئی اور سلامیان سر ہوئین اور وسیراے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار ہوئے اور لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔

اس کے بعد ڈیوک وڈچز کنیاٹ روانہ ہوئے اس وقت نہایت گرمجوشی کے ساتھ خوشی کے کئی نعرے بلند کئے گئے۔

دربار تاجپوشی کا خیال نہایت عمدہ تھا اور فی الحقیقت یہ دربار لاثانی وبینظیر تھا۔ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان مین کیسی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور شاہ وشہنشاہ کی خیرخواہی مین سب کس طرح

متفق و متحد ہین اور تمام رعایائے ہند کی دلی خیر خواہی و ذاتی فرمانبرداری سے ہز مجسٹی کی سلطنت کو استحکام ہے اور ہندوستان کے رؤسا کو ہمیشہ یہی آرزو اور تمنا رہی ہے - ہم خوب واقف ہین کہ عملداری کیسی وسیع ہے اور بنیاد حکومت کس قدر گہری ہے اور دربار مین جو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے تہی صدائے بازگشت اب بہی سننے مین آتی ہے -"

اسپیچ حضور ویسرائے

اب سے چہہ مہینے پیشتر اعلیٰ حضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان و قیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج دے کر تاجپوشی کیا گیا تہا - سلطنت ہند کے صرف معدودے چند رئیسون کو اس تقریب مین شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا - آج کے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایات خسروانہ سے اپنی تمام رعایائے ہند کو اسی قسم کی خوشیون مین شریک ہونے کا موقع دیا ہے - اور یہان اور تمام مقامات ہندوستان مین اس مبارک جشن کے موقع پر خواہ راجگان و نوابان و رئیسان و سرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہین خواہ یورپین اور ہندوستانی حکام - جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن و خوبی تمام و جانفشانی مالاکلام بجالاتے ہین - خواہ انگریزی اور ہندوستانی افواج جو اس قدر نمایان بہادری کے ساتھ حضور عالی کے حدود و ممالک کی حفاظت و نگہبانی کرتی اور حضور ممدوح کی طرف سے میدان جنگ مین جان فدا کرتی ہین - خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کے وفادار باشندون کی ایک جماعت بیشمار جو باوجود ہزارون قسم کے اختلافات حالات و خیالات و عادات کے بطیب خاطر سلطنت عظمیٰ کی اطاعت مین متحد و متفق ہین - سب کے سب بیک جا مجتمع ہین - اپنی تاجپوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان مین انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجہے بحیثیت نائب السلطنت ہونے کے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے - اور خاصکر کے اس جشن کی عظمت و رفعت کے اظہار کی غرض سے اعلیٰ حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالی جناب ڈیوک آف کیناٹ کو اس تقریب مین شریک ہونے کا ارشاد فرماکر ہم لوگون کی عزت افزائی فرمائی ہے ◆

آج سے پچیس برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن مین اسی قدیم شہر مین - جو یادگار شاہان - نام آور و کارہائے قابل الذکر ہے - اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کی گئی تہین - یہ کام حضور ممدوحہ کی ان کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل مین اور انکے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت و انقیاد متفق ہونے کے ثبوت مین کیا گیا تہا - اس سے ربع صدی (یعنی پچیس برس) بعد آج کے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد مین کچہہ کمی نہین بلکہ زیادتی ہوگئی ہے - وہ بادشاہ جسکی اطاعت کے اظہار کے کیواسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہین - اپنی رعایا ہند کے درمیان کچہہ کم ہر دل عزیز نہین ہے - کیونکہ انہون نے اسکی شکل اپنی آنکھون دیکہی اور اسکی آواز اپنے کانون سنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے - جو دنیا مین نہ صرف سب سے زیادہ نامی وگرامی ہے - بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائدار بہی ہے - اور وہ نکتہ چین - جنہین اس بات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنت ہند کا قبضہ - اور حضور ملک معظم کی رعایائے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اس تخت کے استحکام کے لئے ادنی بنیادون مین سے نہین ہے - غلط خبرین سُنتے ہوئے ہونگے بلکہ میری دانست مین یہ باتین اس کے استحکام کی شروط لازمی مین سے ہین - جس طرح ہندوستان اپنے ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے - اسی طرح اس وفاداری و نمک حلالی کی روشنی سے منور ہے جسکی ازسرنو جانب عرب سے افزایش کی گئی ہے - اپنے اولوالعزم طالبون کی بڑی جماعت ہین سے جو فوراً بعد فرنگ اس کی طلب و تلاش مین آتے گئے - اس نے صرف اسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی - جس نے اُس کے نزدیک اپنا اعتبار بہی پیدا کیا

دنیا کے کسی دوسرے حصے مین ممکن نہین ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا ہم آج یہان مشاہدہ کر رہے ہین - دیکھنے مین آئے مین اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہین کرتا - ہرچند کہ اس کے لاثانی ہونے کا مجہے یقین ہے مین اس حقیقت کی طرف جن کی کیفیات قلبی کا یہ مجمع اظہار کرتا ہے - اشارہ کرتا ہون مختلف ریاستون کے سو سے زیادہ والی - جن کی مجموعہ آبادی چہہ کرور آدمیون کی ہے اور جن کے ممالک پچپن درجہ طول تک پہیلے ہوئے ہین اپنے مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہان

آئے ہین - ہم اُنکے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہین جو انہین اس اس قدر فاصلون سے دہلی تک کھینچ لایا ہے - اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف اور اخراجات بہی برداشت کرنا پڑا ہے اور ابہی تہوڑی دیر مین مجھے اُن کی خاص زبانون سے حضور ملک معظم تک ان کی طرف سے مبارکباد پہونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی - وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہان موجود ہین - ہندوستان کے قریب قریب دو لاکھ تیس ہزار جوانون مین سے منتخب کرکے بلائے گئے ہین - اور انہین خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہین - سربرآوردگان جماعت ہاے ہند عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہان موجود ہین تئیس کرور سے زیادہ آدمیون کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہین - اس لئے حقیقت مین اس بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس نمایشگاہ مین روحانی طور پر بلکہ نگرانون اور نائبون کے اعتبار سے جسمانی طور پر بہی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہان موجود ہے سب کے سب مین ایک ہی جوش دل کی روح پہونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتون کو ایک جگہ کھینچ بلایا اور انہین متحد کردیا ہے - تو جواب اس کا یہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد - دونون مترادف الفاظ ہین - یہ نہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے - بلکہ ایک تجربہ کی گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہی - اس لئے کہ ان کرورون آدمیون مین سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے - بعضون کو ان کے حقوق واختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے - بعضون کے لئے باعزت مشغولیون کی راہین فراخ وکشادہ کردی ہین - عامہ خلائق کے حال مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتتے - انہین ظلم وستم سے نجات دینے اور تربیت وتعلیم اور امن وامان کے فیوضات عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی ہے - عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اس ملک پر قبضہ قائم رکھنا اس سے بہی بڑہکر کامیابی ہے - عاقلانہ تدابیر ملکی سے اس کے اجزائے منتشرہ کو ایک مجموعہ مستحکم بناکر برقرار رکہنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے ✦

پس تاج پوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض و مقاصد ہین - اب میرا یہ فرض ہے کہ حضور ملک معظم کے اس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایائے ہند تک پہونچاے جانے کی فرمائش کی ہے - آپ لوگون کے سامنے پڑھکر سناؤن -

حضور ملک معظم و قیصر ہند کا پیغام
مبارک فرجام

مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پرشوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری تاج پوشی کی خوشیان کر رہی ہے - مین انہین خوشنودی و مبارک بادی کا پیغام بھیجتا ہون - اس تقریب مین جو لندن مین انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلائے ہند شریک ہو سکے - اس لئے مین نے اپنے نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی کہ وہ دہلی مین ایک بڑا دربار منعقد کرین تاکہ تمام والیان ریاست و باشندگان ہند اور سرکاری حکام اس مبارک موقع پر خوشیان منا سکین - جب مین ۱۸۷۵ء مین ہندوستان کی سیر کو گیا تھا - تب سے اس ملک اور اسکے باشندون کی محبت میرے دل نشین ہو گئی ہے اور میرے خاندان اور تخت کی ان مین جو دلی اور وفادارانہ ہوا خواہی ہے اس سے مین پوری طرح باخبر ہون - گزشتہ چند برسون مین ان کی محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلین ظہور مین آ چکی ہین - اور میری سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات مین میری ہندوستانی افواج نے نمایان خدمتین کی ہین -

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسیس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کر سکین گے - جسکی نسبت ہمیشہ سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور وہ خود بھی اس کی سیر کے اسی درجہ مشتاق ہین اگر ممکن ہوتا تو مین اس مہتم بالشان موقع پر بخوشی خود بہ نفس نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف مین نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ بہادر کو جو ہندوستان مین بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہین بھیجا ہے تاکہ اس جشن مین جو میری تاج پوشی کی خوشیان منانے کے لئے انجام دیا جائے - میرے خاندان کیطرف

سے کوئی شخص موجود رہے۔

جب سے مین اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ اول قیصرۂ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہون میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنہون نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلون مین جناب ممدوحہ کی عظمت ومحبت پیدا کردی تھی بے کم وکاست برقرار رہین۔ تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہون یا رعیت مطیع ہین۔ پھر از سر نو یقین دلاتا ہون کہ مین اُن کی آزادیون کا خیال رکھونگا۔ انکے مدارج اور حقوق کا لحاظ کرونگا۔ ان کی ترقی مدنظر رکھونگا۔ اور انکے فلاح وبہبودی مین کوشان رہونگا۔ اور میری حکومت کے یہی اعلیٰ اغراض ومقاصد ہین۔ اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالیٰ میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روزافزون مرفہ الحالی اور اسکے باشندون کی مزید شادمانی وکامرانی کا باعث ہونگے۔

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! یہہ اُس شاہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہین جسکی تاج پوشی کی خوشیان منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہوئے ہین یہ ان افسرون کے دلون مین جو اس کی خدمت بجالاتے ہین تحریک پیدا کرتے اور اُن کے لئے آواز غیب کا کام دیتے ہین اور عامۂ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہین۔ ہم مین سے ان لوگون کے دلون مین جو میری اور میرے ہم منصبون کی طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہین ایسی نیت پیدا کرتے ہین جسکو ہماری حرکات وسکنات کا راہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہئے ایسا زمانہ کبھی نہین گزرا کہ ہمین اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اُس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ مین سے ہونا چاہئے۔ جنہون نے زیادہ تکلیفین سہی ہین وہی عنایت وکرم کے بھی زیادہ مستحق ہین جنہون نے پوری طرح سے خدمت گزاری کی ہے وہی انعام وصلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہین۔ اس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیون مین والیان ریاست ہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلوارین ہماری تائید وتقویت کے لئے پیش کی ہین اور دوسری شکلون مین بھی مثلاً جو خشکسالی وقحط کے مقابلے مین اُٹھانی پڑین انہون نے اپنی کارروائیون مین اسی قسم کی

شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکہا ہے جو آرام اور سہولتین انہین اس وقت حاصل ہین - ان مین اضافہ کرنا مشکل ہے اور اس سلامتی مین جسکے استحکام مین کوئی کلام نہین ہوسکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہی بااینہمہ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہین کہ گزشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضے دیسی ریاستون کو دئے ہین یا اُن کی ذمہ داری کی ہے سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک ان کا سود لینے سے باز رہیگی اور ہم امید کرتے ہین کہ وہ ریاستین جنپر یہ عنایت کی جاتی ہے اس سے بخوشی تمام استفادہ کرین گی - اس بڑے ملک مین اور بہی زیادہ کثیر التعداد جماعتین ہین جنکے حق مین امداد کو وسعت دینی ہمین خوشی حاصل ہوگی اور ہمین امید ہے کہ عنقریب ہم ان کی عافیت اور بہبودی مین کچہہ اضافہ کا اعلان کرسکین گے سال حسابی کے درمیان ارادون کا اظہار قرین مصلحت اور حسابون کے نقشون کا تیار کرنا آسان نہین ہوتا - بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قائم رہی اور اگر ہمین ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جسکے ہاتھ آنے کی ہمہ وجوہ امید ہی تو مین قوی امید رکہتا ہون کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہائے اولین گزرنے نہ پائین گے کہ گورنمنٹ ہند کچہہ مالی امداد کے ذریعہ سے ان کے ساتھ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کرسکے گی - ان کا وفادارانہ صبر سالہاسے تکلیف وعسرت مین اسقدر نمایان ہوا ہی - کہ مین نہایت ہی خوشی کے ساتھ اس امداد کو پیش نظر رکہتا ہون اب مین عنایت اور مہربانی کی ان دوسری کارروائیون کا ذکر نا جنھین ہم نے موجودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے ضروری نہین سمجہتا - اس لئے کہ وہ باتین اور جگہ مندرج ہین لیکن مجہے عہدہ داران فوج کے حق مین اس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے انڈین اسٹاف کور کا لقب منسوخ ہو جائیگا اور یہ کہ وہ حضور ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقے مین شمار کئے جائینگے -

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! اگر ہم ایک لحظہ کے لئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اُٹھا کر دیکہین تو بلاشبہ اس ملک کیواسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہین خواہ وہ آبادی تعلیم - اسباب روزگار - یا معیشت کے خصوص مین ہو - جس کا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو - ان مین سے بہترون کا حل ان دنون ہماری نگاہ ہونگے

سامنے کیا جارہا ہے - اگر برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان دونون کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحدون پر امن و امان برقرار رہے - اگر انکے درمیان رئیسون اور رعایا کے درمیان فرنگیون اور ہندوستانیون کے درمیان اور حاکم و محکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و مستحکم رہے اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیون مین کوتاہی نہ کرین - تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہین روک سکتی - اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا ہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ مین وہ ہندوستان نہوگا - جسکی زرخیزی روبہ تنزل ہو جسکی آیندہ امیدین مفقود ہون یا جسمین بجا شکایت یا ناراضی کی بو پائی جاتی بلکہ یہ وہ ہندوستان ہوگا جسمین جدوجہد کو وسعت ہوگی - قابلیتین عالم خواب سے بیدار ہونگی عالمین ہونگی بہبودی و مرفہ الحالی روبہ ترقی ہوگی - اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائے گی - مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے - اور اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتون پر بھروسہ رکھتا ہون - لیکن ان آیندہ صورتون کے ظہور مین آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے یعنی کہ دولت عظمیٰ کے اختیار و تسلط مین کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے - اور یہ صورت حال سواے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری مین پایدار و برقرار نہین رہ سکتی -

اب مین ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہون میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتون یاد رکھینگے کہ اسی کے ذریعہ ایک نہایت پر شوکت موقع پر انہین اپنے شاہنشاہ عالیجاہ کے خصائل فراتی کو دریافت کرنے اور انکے نیک خیالات کے سننے کی عزت حاصل ہوئی - مین امید کرتا ہون کہ اس کی یاد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی اور ملک معظم اڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے - ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اس کے باشندونکے صفحات دل پر تاابد باقی اور منقش رہیگا - ہم دعا کرتے ہین کہ اس قادر مطلق مالک ارض و سما کے فضل و کرم سے شاہنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالہا سال قایم رہے - آپ کی رعایا کو روز افزون بہبودی اور ترقی حاصل ہو - آپ کے عہدہ دارون کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مہر ثبت رہے اور آپ کی سلطنت کی سلامتی اور برکتین تاابد قایم رہین - حضور ملک معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہو!

دربار تاجپوشی

۱۲ جنوری - دہلی - کل شب کو سرکاری دعوت مین ہز اکسلنسی ویسراے نے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور بہت سے نامور مہمانون کو مدعو کیا - اور شاہ وشہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرتے وقت فرمایا -

یور رائل ہائنسز - یور اکسلنسز - مائی لارڈز اور جنٹلمین -

. ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ ہند کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لئے مین اٹھتا ہون - آج سہ پہر کو ہم نے ایک بہت بڑی رسم کامیابی (نعرہٗ خوشی) سے ادا کی جو اس ملک مین ہز مجسٹی کی تاج پوشی کے متعلق تجویز کی گئی تھی - وہ کیفیت ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو اسے دیکھکر جوش پیدا ہوا ہوگا (نعرہٗ خوشی) اس سے ہر یورپین یا ہندوستانی باشندہٗ ملک ہذا کو بخوبی تمام معلوم ہوگیا ہوگا - کہ وہ کس کے عہد حکومت مین ہے اور بہت مستعدی و قوت کے ساتھ دور دراز فاصلہ سے اس بہت بڑی پولیٹکل کی خاص نگرانی کی جاتی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ ہمارے نامور مہمانون کے بھی یہ امر نقش دل ہوا ہوگا - کہ ہندوستان ایک بیس مقام نہین ہے - جس کا بار اس کی وابستگی کے سبب سے برٹش سلطنت پر پڑتا ہو بلکہ یہ بجائے خود ایک سلطنت اور بر اعظم اور اپنے لوگون اور اپنی قدیم یادگارون کے سبب سے نہایت آسودہ ہو اسکو اپنی قوت و طاقت پر اعتماد کلی ہے اور آیندہ کے کامون کے لئے اسکی بہت بڑی قوت ظاہر ہے (زور سے نعرہٗ خوشی) سلطنت متحدہ و آنرو سے سمندر کے برٹش مقبوضات کی شاہی بہت بڑی زبردست ہے اور اعلیٰ درجہ کا خطاب ہو مگر شہنشاہی ہند اس سے کچھ کم نہین ہے بلکہ بعض بعض حالات مین اس سے زیادہ ہے (نعرہٗ خوشی) کیونکہ یہان زبردست سلطنتین جو اس زمانہ مین نہایت سرسبز تھین جب انگلستان صحرا بصحرا پہرا اور اپنے جسم کو طرح طرح سے رنگا کرتے تھے - برٹش کالونیان محض ویران مقامات اور جنگل تھین - ہندوستان نے تاریخ عالم و مذہب مین ایسا گہرا نشان چھوڑا ہے جیسا کسی سلطنت مین نہین ہوا (نعرہٗ خوشی) اور یہ امر کہ برٹش شہنشاہ ایک

زمانہ مین وہ کارروائی کرسکے جو اسکے کسی پیشرو نے نہین انجام دی۔ سکندر ذوالقرنین کو کبھی یہ خیال بھی نہوا نہ اکبر نے کبھی اسکو انجام دیا یعنی امن و امان کو قایم اور اس قدر بکثرت عوام کو یکدل کرنا ایسا ہے جو میری راے مین تاریخ مین نقشدل ہونے والی عجیب و غریب اور اس دنیا مین حیرت انگیز شے ہی (نعرۂ خوشی)

یور رائل ہائینس اور یور اکسلنسز و جنٹلمین۔ مین اس امر کے بیان کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ آج ہم لوگون کی طبیعت مین اس امر کا بڑا افسوس ہے کہ ہز مجسٹی اس موقع پر رونق افروز نہ تھے کہ روسا اور اہل ہندوستان کا نہایت فرمانبرداری کا آداب بنفس نفیس قبول فرماتے (نعرۂ خوشی) فی الحقیقت اس امر کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ شہنشاہ ہند یہین آکر تاج پوش ہو۔ بلکہ دو برس ہوئے جب تخت خالی ہوا تھا۔ اسی زمانہ مین ہز مجسٹی ہمارے مسلمہ شاہ و شہنشاہ ہو گئے۔ مگر ہندوستان نہایت امن و محبت کے ساتھ ان کے روے مبارک کی زیارت اور ان کی آواز کی سماعت کرنا چاہتا تھا۔ ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر زمانہ گزرتا جائے گا اور سائنس کے سحر سے فاصلہ مین کمی ہوتی ہو جائیگی تو کسی نہ کسی زمانہ مین دیسراے حال کے ایسے آیندہ موقع پر آسیب اور مد فضول کی طرح خارج کیا جائے اور شخص اصلی یہان موجود ہو (نعرۂ خوشی) خیر یہ تو جب ہوگا ہوگا۔ اس وقت ہم سب ایک فرمانروا کے اظہار اعزاز کے لئے یہان موجود ہین گو وہ بظاہر نظرون سے غائب ہے مگر ہماری دل متمکن ہے اور شاہانہ پیام سے جسکے پڑھنے کا آج سہ پہر کو مجھے افتخار حاصل ہوا ہو ظاہر ہو کہ اسس فرمانبرداری پر وہ کس قدر نازان اور اہل ہندوستان کے مفید امور مین کس درجہ مصروف و منہمک ہین (نعرۂ خوشی)

دربار مین میرا فرض تھا کہ ہز مجسٹی کے خراج گزارون اور رعایا کو اڈریس کرون جو یہان اپنی جانب سے اظہار فرمانبرداری کرنے اور شہنشاہی الفاظ سننے کے لئے جمع ہوئے تھے مگر آج شب کو بہت غیر ملک کی سلطنتون کے قایم مقام اور اعلی درجہ کے اشخاص اس میز پر موجود ہین اور جو روے زمین کے تمام حصص سے آئے ہین لہذا مین یہ امر ظاہر کرتا ہون کہ قیصرہ ہندوستان سے اور بیرونجات کی بھی

ذمہ داریاں ہین اور مین بخوشی کہتا ہون کہ صوبجات مشرق اور تمام سلطنتون سے دوستانہ تعلقات ہین - ہمکو بہت بڑی دوست سلطنت جاپان کے قایم مقام کی صحبت کا افتخار حاصل ہوا آج ہمارے دربار مین ہمارے دوست اور ساتھی امیر افغانستان کے سفیر و قایم مقام اور ہماری دوست سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے قایم مقام موجود تھے اور دو دوست سلطنتون یعنی فرانس و پرتگال کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہمارے مہمانون مین ہین اور ان سے صلح کن دوستی کا سلسلہ برابر چلا آتا ہے - (نعرۂ خوشی)

اس کے علاوہ آنزوے سمندر کی بڑی بڑی برٹش کالونیون یعنی آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے قایم مقام موجود ہین جن کا ستارۂ بخت عروج پر ہے اور جس قدر گورنمنٹون کو ہم سے قربت کے ساتھ تعلق ہوتا جائے گا ان کا ستارہ اور چمکتا جائے گا - پھر امپیریل لیجس لیچر کے اعلیٰ درجہ کے ممبر اور ہوس آف لارڈ اور ہوس آف کامنس کے لوگ موجود ہین جو اس سب بڑی رسوم مین ہمارے شریک ہونے کے لئے سفر بحری طے کر کے آئے ہین (نعرۂ تعریف) لہذا مین اس ادعا کا مستحق ہون کہ یہ محض لوکل جشن نہین ہے بلکہ شہنشاہانہ سنجیدگی کا جشن ہے جس کا اثر دور دور تک ہوگا اور اس کا عمل درآمد ہوگا اور ہم نے ایسے لوگون کی موجودگی مین جو برٹش سلطنت اور ہماری قایم شدہ عملداری ایشیا مین نمونہ ہین جو کارروائی کی ہے اس مین ہمارے ہمسایون کے دوستانہ خیالات ہین اور آنزوے سمندر کے ہمارے تمام عزیز اور اقارب متفق ہین - اب مین جام تندرستی تجویز کرتا ہون (زور سے نعرۂ خوشی)

اب مین نہایت ہی ادب و فرمانبرداری و جوش کے ساتھ ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرتا ہون زور سے متواتر نعرۂ خوشی)

یہ جام تندرستی نہایت اعزاز کے ساتھ نوش کیا گیا -

اس کے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لئے یہ استادہ ہوئے اور فرمایا -

یور رائل ہائینس، یور اکسلنسیز دمائی لارڈ وجنٹلمین -

آج شام کو مین آپ کے سامنے ایک اور جام تندرستی بہی تجویز کرون گا - مین تو بیان کرچکا ہون کہ ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کو اس امر سے کس قدر افسوس ہوا کہ وہ اپنی تاجپوشی کے جشن مین شریک نہو سکے مگر یہ امر غیر ممکن تہا - ہز مجسٹی نے وہ کارروائی کی کہ اگر تمام اہل ہندوستان سے رائے لیجاتی تو وہ اسی کارروائی پر صاد کرتے (زورسے نعرہ تعریف) یعنی انہون نے اپنی طرف سے یہان شریک ہونے کے لئے خاندان شاہی کے ایک ممبر بلکہ اپنے عزیز قریب کو مقرر کیا اور چونکہ شہزادہ وشہزادہ بیگم ویلز ابکی موسم سرما مین یہان تشریف نہین لا سکتے تہے گو ہمین امید ہے کہ یہ افتخار چند روز بعد ہمکو حاصل ہوگا لہذا ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ نے اپنے بہائی ڈیوک آف کناٹ کو یہان آنے کے لئے منتخب کیا (زورسے نعرہ خوشی) آج کی رسوم مین اسوقت کی ہز رائل ہائنس کی موجودگی سے ہم سب لاثانی طریقہ سے خوش ہین (نعرہ خوشی) ہمارے یہ خیالات اس وجہ سے ہین کہ ہم ہز رائل ہائنس کی تشریف آوری سے تصور کرتے ہین کہ واقعی شاہ وشہنشاہ کو ہندوستان کا کیسا خیال ہے اور کوئی ایسا شہزادہ نہین ہے بلکہ مجہکو یہ کہنا چاہیے کہ کوئی افسر نہین ہے کیونکہ ہز رائل ہائنس نے ہم لوگون کی طرح ہندوستان مین تاج کی خدمات کی ہین جس نے اپنے تئین ہر فرقہ وطبقہ کے لوگون مین ایسا ہردل عزیز کیا ہو - یعنی ہز رائل ہائنس نے سپاہیون اور سولینون یورپینون اور ہندوستانیون مین اپنے تئین عزیز دل بنایا ہے (زورسے نعرہ خوشی) پس ان کا ہم لوگون مین آنا صرف شاہ وشہنشاہ کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے نہین بلکہ ایک دوست قدیم کی صورت سے ہے جسکی تمام ہندوستان نہایت بزرگی مانتا اور اُن سے محبت کرتا ہے -
(نعرہ خوشی)

اگر مین جام تندرستی کے بیان سے ایک لمحہ کے لئے تجاوز کرنے پاؤن تو کہون کہ ان خیالات کو اس امر سے اور بہی ترقی ہوگئی کہ ہز رائل ہائنس اپنے ساتہ اس شہزادے کو لائے جسکی شہرت تمام ہندوستان مین انہین کے برابر ہے - +

اور مین کہہ سکتا ہون کہ ہم نے خاندان شاہی کے ایک اور شخص کو بہی کس خوشی کے ساتہ دیکہا یعنی ہز رایل ہائنس گرینڈ ڈیوک ہسی جو خود حکمران فرمانروا اور ہماری ملکہ آنجہانی کے پوتے ہین جنہون نے

یہان تشریف لاکر ہمکو افتخار بخشا اور ہم سب کو خوش کیا (زور سے نعرۂ خوشی -)

اب مین میرا اپنے مطلب پر عود کرتا اور امید کرتا ہون کہ ہز رائل ہائنسز ڈیوک آف کیناٹ ہز مجسٹی شاہ پر اُن کی سلطنت ہندوستان کی سرسبزی و خیرخواہی کا حال ظاہر کرینگے اور مین اُن کو یقین دلاتا ہون پر اُن کے تشریف لانے اور بہت بڑے موقع پر ہم لوگون مین اُن کی موجودگی کو ہم لوگ بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہین (نعرۂ خوشی) ہمکو دہلی مین جو کام لاحق ہین جب وہ انجام پا جائین گے - تو ہمکو امید ہے کہ انکے لئے نہایت عمدہ اور خوشگوار دورہ کا انتظام کرین تاکہ ہز رائل ہائنس ان لوگون مین جن سے زیادہ مانوس ہین سیاحت کر سکین اور جب وہ ہمارے ساحل سے اپنے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہونگے تو امید کرتا ہون کہ ہندوستان اُنکو اور ڈچز کو ہمیشہ یاد رکھیگا - کیونکہ اس ملک کے یورپین اور ہندوستانیون کو ان سے نہایت ہی محبت و الفت ہے (زور سے نعرۂ خوشی) -

جنٹلمین اب مین تم سے چاہتا ہون کہ ہز رائل ہائینسز ڈیوک و ڈچز کیناٹ کے مع الخیر سفر کا جام تندرستی نوش کرو (زور سے نعرۂ خوشی -)

یہ جام تندرستی نہایت گرمجوشی سے نوش کیا گیا -

جب ہز رائل ہائنس جام تندرستی کا جواب دینے کے لئے استادہ ہوئے تو لوگون نے نہایت گرمجوشی ظاہر کی - ہز رائل ہائینس نے فرمایا -

یور اکسلنسیز - یور رائل ہائنس - مائی لارڈز جنٹلمین -

یہ امر میرے نہایت نعشدل ہوا کہ اس بہت ہی مبارک موقع پر آپ نے میرا جام تندرستی کسطرح تجویز کیا - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جب ہز مجسٹی شاہ نے مجھکو اطلاع دی کہ ان کی یہہ خواہش ہے کہ وہ مجھکو اپنے خاندان کی طرف سے دربار تاجپوشی دہلی مین بھیجین تو مجھکو نہایت ہی رضامندی و خوشی حاصل ہوئی تھی (نعرۂ خوشی) - مجھکو یہ امید کبھی نہ تھی کہ یہ خوش نصیبی مجھکو حاصل ہوگی - اب میری سپاہانہ خدمات اور ہی ملک مین ہین اور وہ یہان کی نسبت اور ہی کچھہ ہین - ڈبلن دہلی کی نسبت اور ہی قسم کا مقام ہے (قہقہہ) جب مجھہ سے یہ کہا گیا کہ پھر مجھے ہندوستان آنا پڑیگا

تو مجھکو نہایت ہی حیرت ہوئی تھی - مجھکو یہان آنے سے نہایت مسرت حاصل ہوئی اور جس شخص کو اس ملک سے کچھ بھی دلاویزی ہے یا وہ اس ملک مین رہ چکا ہے اس کو اس سے بہت ہی محبت ہوگی اور میرے خیالات اور بھی ہین اور وہ افسوسناک ہین کہ جب مین پہلے یہان تھا تو مجھکو یہ خوش نصیبی حاصل تھی کہ مین نے تین ولسیرایون اور کمانڈر انچیفون کی ماتحتی مین کام کیا - اب ہندوستان سے میرا کوئی تعلق نہین ہے - ہان اس سے میرے دل کو ایک قسم کا تعلق ہے (زور سے نعرۂ خوشی) اور مین خیال کرتا ہون کہ اس بات کا اطمینان دلانے کی مجھکو بہت کم حاجت ہے کہ مجھکو ہر ایسے معاملہ مین ہمیشہ دلاویزی ہے جس کا ہز مجسٹی کی ہندوستانی سلطنت کی خوشی و خورمی و سرسبزی و عظمت شان سے تعلق ہے (نعرۂ خوشی) - یہان میرے بہت سے برٹش ہندوستانی دوست و احباب ہین - (نعرۂ خوشی) ان کی تندرستی و ترقی کا مشاہدہ میری رضامندی کا باعث ہے - مجھکو اس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ مین نے ہندوستانی فوج کو پھر معائنہ کیا (نعرۂ خوشی) آپ حضرات واقف ہونگے کہ میرا پہلا تعلق فوج بنگال سے تھا کیونکہ اس زمانہ مین وہ اس ڈویژن کی کمان مین تھی اسکے بعد چار سال کے قریب تک مین کمان بمبئی پر رہا لہذا مجھکو کسی ایک پریسیڈنسی سے نہین بلکہ تمام ہندوستان سے دلچسپی ہے - بارہ برس اُدھر جب مین ہندوستان مین تھا تو تمام سرحدی فوج ہمارے آزدوسے سمندر کے تعلقات کی حفاظت مین باری باری شریک ہوئی اور مین خوشی کے ساتھ خیال کرتا ہون کہ جنوبی افریقہ یا چین یا سرحدات ہند پر جہان کہین فوج ہند کی حاجت ہوئی اس نے وہان جاکر اپنی ناموری قایم رکھی - اور مین باطمینان تمام کہتا ہون کہ اور سلطنتون کی تمام فوجین ہندوستانی فوج کی عزت و توقیر کرتی ہین (زور سے نعرۂ خوشی)

اگر کسی فوج کو میدان جنگ مین جانے کا موقع نہین ملتا ہے تو اس مین خرابی پیدا ہوتی ہے خصوصاً ہندوستانی فوج سالہا سال ہندوستان ہی مین رہے تو اس کے لئے برا ہے -

اب مین ڈچیز کی طرف سے بیان کرتا ہون کہ وہ ہندوستان مین اپنے دوبارہ آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئین اور وہ اس امر پر بہت نازان ہین کہ وہ آج کی رسم مین موجود تھین +

آپ مین اس بیان کے متعلق جو یور اکسلنسی نے میرے بھتیجے کی نسبت کیا ہے یہ کہتا ہون کہ وہ اس خوشی کی نہایت قدرو منزلت کرتے ہین جو انکو ہندوستان مین آنے اور آپ کا مہمان ہونے سے ہوئی۔ اور مین اس نئے سال کے روز آپ یعنی لارڈ کرزن سے یہ کہتا ہون کہ ہم سب آپ کی مہمان نوازی اور استقبال کے کس قدر ممنون و مشکور رہین اور آپ سب جنٹلمینون کا شکریہ اس امر پر ادا کرتا ہون کہ آپ سب نے کس طرح میرا جام تندرستی نوش کیا (زور سے نعرۂ خوشی)

آتشبازی اور روشنی

۲ جنوری کو جامع مسجد اور قلعہ کے درمیان مین آتشبازی چھوڑی گئی جو ایسی عجیب و غریب تھی کہ قبل اسکے کبھی دیکھنے مین نہین آئی۔ آتشبازی مین حضور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کی تصویرین نمایان کی گئین۔ وہ سے مے رین لونگ۔ اور گڈ نائیٹ کے الفاظ نہایت صنعت سے رنگ برنگ کی آتشبازی مین دکھائے گئے حقیقت مین یہ سمان ایسا دلفریب تھا۔ کہ ہر شخص اس پرلطف نظارہ مین محو ہو رہا تھا قلعہ اور جامع مسجد روشنی سے منور ہو رہے تھے اور دہلی کے تمام بازار خصوصاً چاندنی چوک کی ہر عمارت کہربائی روشنی خوشنما گلوب رنگین جھاڑ فانوس سے جگمگ کر رہی تھی۔ میونسپلٹی کی روشنی بھی نہایت سہانی اور قابل یادگار تھی ٭

کرسٹل پیلس کی جو آتشبازی دہلی مین چھوڑی گئی اس کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ شہنشاہی سلامی۔

۲۔ کرسٹل پیلس کی پچھتر ملون روشنیون سے بہت بڑی روشنی جس کا رنگ باربار بدلتا تھا

۳۔ روشنی کے وقت پچیس پچیس بانون کی مختلف باڑہین۔

۴۔ ہوائی اشارے جو بڑی بلندی پر جا کر پھٹتے تھے اور وہان سے ایک اشارہ ہوتا تھا۔

۵۔ دس رنگ کی آگ جادو کی روشنی جس سے گرد و نواح کے پھول اور پتون کا رنگ دمبدم بدلتا تھا۔

۶- دو غبارون کا اڑنا جسپر میکینیزم - روشنی اور اور آتشبازی تھی - غبارے اڑتے جاتے تھے اور ان مین سے نہایت عمدہ آتشبازی چھوٹتی جاتی تھی -

۷- سیٹی بجانے اور تاوے کرنے والے کبوتر - ان سے بڑی کیفیت پیدا ہوتی تھی -

۸- پچیس بڑے بڑے بانون کا چھوٹنا جن مین سے طرح طرح کے ستارے گرتے تھے -

۹- رائن بی آرگنٹ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون سے جن سے ہزار ہا رُپہلے ستارے گر رہے تھے -

۱۰- نہایت ہی پر آب وتاب آفتاب جس کا قطر تیس فیٹ تھا اور جسمین رنگ رنگ کی آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے او سنہری روشنی اور رنگ برنگ شرارے اور اس کے گرد سے آگ کی سنہری رنگ کی لپک نکلتی تھی -

۱۱- کمپون کا بہت بڑا دل جو بیس بالون کے چھوٹنے سے آناً فاناً پیدا ہو گیا تھا -

۱۲- اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چھوڑنے سے ایک لکہ ابر مین سے یاقوت باری

۱۳- چرخ زن آفتاب جنکے گرد دُہرے دُہرے ستارے تھے - یہ کیفیت ایک بہت بڑے چوکٹے مین معلوم ہوتی تھی جسکے گرد آگ کی ایک جہالر تھی -

۱۴- زیور تاج کے ہوائی گچھے جو بیس جدید خاص پار اٹسٹ کے بالون سے گرتے تھے اور بالونکے بہت بلندی پر پہونچنے کے وقت بصورت زنجیر مسلسل ستارے گرتے تھے اور زمین پر پہونچنے تک طرح طرحکی رنگتین بدلتے تھے -

۱۵- شل گولون کی ایک باڑہ جسمین پانچ پچیس انچہ مدور اور چار تیس انچہ مدور تھی جن مین سے سنہرے پر دم (پر) اور خوب چمکتے پٹ بیجنے اور آتشی سانپ اور لیلی مجنون کے درخت وغیرہ پیدا ہوتے تھے

۱۶- بڑے بڑے شل کے گولون کی باڑہ جس مین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور جسمین کئی گولے تھے اور ایک پچاس انچہ مدور جس سے رنگین گیندون بازیگر کی طرح کارروائی ہوتی تھی -

۱۷- تمغۂ اسٹار آف انڈیا یعنی ستارہ ہند جسمین پانچ دمیاون کا ستارہ تھا اور اس کے گرد

سنہری جہالر تہی اور پہر اس کی دونون جانب سے ایک پہیئے کے ذریعہ سے بندوقون کی باڑھ چلی پہر آتشبازی نہایت کیفیت کی تہی۔

(۱۸) یاقوت وزمرد کا ابر جو اٹہارہ اٹہارہ انچہ مدور دس شل گولون کے یکدم سے اڑنے سے پیدا ہوا تہا

(۱۹) جب پچیس بڑے بڑے بان چہوڑے گئے تو ان مین سے ہر رنگ کے نہایت عمدہ عمدہ ستارے گرے۔

(۲۰) دوسو رومی شمعون کی ایک باڑہ جس سے مختلف رنگ کی روشنی پیدا تہی اور وہ سب طرف حالت رقص مین تہی۔

(۲۱) آگ کی پانچ بڑی بڑی کانین جسمین طرح طرح کے آتشی سانپ تجہو ادہر ادہر رینگتے نظر آرہے تہے

(۲۲) بیجنی اور اور رنگون کا ابر جو آٹھ آٹھ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے پیدا ہوا تہا۔

(۲۳) مرصع تار کے درختون کا ایک نخلستان جنکے پتے سنہری رنگ کے مرصع تہے اور ان مین سے ہر قسم کے پہل گرتے تہے۔

(۲۴) پکہراج اور زمرد کا ابر آٹھ آٹھ انچہ مدور دس شل گولون سے چلنے سے پیدا ہوتا۔

(۲۵) پچیس بڑے بڑے بان جن مین سے ہر قسم و رنگ کے ستارے جہڑتے تہے۔

(۲۶) بیس بیس فیٹ قطر کی دو چادرین جن مین آتشبازی کے چکر گہوم رہے تہے اور ہر دو رپر انکا رنگ بدلتا رہتا تہا اور انکے گرد سنہری آتشی جہالر۔

(۲۷) پانچ خاص سرنگون کے اڑانے سے مقناطیسی روشنی ہوتا۔

(۲۸) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے مختلف رنگ کے ستارے گرتے تہے۔

(۲۹) بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ اور چار گولے بیس انچہ مدور تہا۔ جس سے نقرہ باری ہوئی اور دنبالہ دار ستارے گرے۔

(۳۰) اٹہیس انچہ مدور بڑے بڑے شل گولے جن مین سے عمدہ عمدہ ستارے سنہری اور سرخ رنگ کے گرتے جن کا رنگ ہر وقت بدلتا رہتا تہا۔ ان مین ایک گولہ پچاس مدور تہا جسمین سے بجلی گرسی

۳۱- ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ کرزن مقام کڈلسٹن ویسرائے و گورنر جنرل ہند اور رائٹ آنریبل لیڈی کرزن کی بہت بڑی بڑی آتشی تصویرین ایک نہایت تیز آگ سے پیدا ہونا۔

۳۲- دو سو رومی شمعون کی باڑی جسمین سے ہزار ہا چکدار ستارے گر رہے تھے۔

۳۳- پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے ہر رنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

۳۴- پٹاقون کی پانچ سرنگون کا اڑنا جسمین پٹاقون کے چلنے اور آتشبازی پہونچنے کی وہی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

۳۵- یاقوت اور تامڑون اور زمردون کا ہر دفعۃً واحدۃً اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور شل گولون کے چلنے سے پیدا ہونا۔

۳۶- تاجپوشی کی مقناطیسی قوت کا فوارہ جو چالیس فیٹ بلند چھوٹتا تھا اور نہایت عمدہ روشنی اُس سے مترشح ہوتی تھی۔

۳۷- بیس بڑے خاص بانون کے چلنے سے زمرد باری۔

۳۸- کاوزلیس اور فرگٹ مینات کے پہولون کا گلدستہ اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے۔

۳۹- سرنگون مین آگ دینے سے پہولون کے گملے پیدا ہونا۔

۴۰- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچ مدور چار تیس تیس انچہ کے تھے جس سے گیہون کے کھلیان اور طاؤسی پرون کے گُچھے اور غول بیابانی کی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

۴۱- بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین ایک گولہ تیس انچہ مدور اور ایک پچاس انچہ مدور تھا ان مین سے کبھی سنہری رنگ کے اور کبھی یاقوتی رنگ کے اور کبھی زمردی رنگ کے ستارے گرے۔

۴۲- ہز رائل ہائنس ڈیوک ڈچز کیناٹ کی آتشی تصویرین۔

۴۳- دس دس انچہ مدور دس شل کے گولون سے تاجپوشی مین ترشح ہونا۔

۴۴- الگزینڈرا استاریعنی ستارۂ الگزینڈرا بیس بڑے بڑے خاص بانون کے اڑنے سے پیدا ہونا

جس سے نہایت خوبصورت زنگار رنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

۴۵- سرخ و سفید و نیلے رنگ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل کے گولون کے اڑنے سے پیدا ہوا تھا

۴۶- تیس تیس فیٹ قطر کے بڑے بڑے گیند سے جن مین آتشبازی کے چکر تھے اور اُنکے گرد آگ کی سنہری پتیان تہین۔

۴۷- مقناطیسی بارش کا ترشح جو بیس بڑے بڑے بانون کے چھوٹنے سے پیدا ہوئی تہی اور ہزارون روپہلی ستارے ہم گر رہے تہے۔

۴۸- پانچ خاص سرنگون کے اوڑا لنے سے پہولون کے گملے نمایان ہونا۔

۴۹- تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے ابر کا پیدا ہونا۔

۵۰- رائٹ آنریبل لارڈ کچنر کی بہت بڑی آتشی تصویر۔

۵۱- آتشبازی کا اشارہ جو بلندی پر جاکر شق ہوا اور وہان سے اشارہ ہوا۔

۵۲- کرسٹل پیلس کی بڑی بڑی پچیس شمعون کی روشنی جس کا رنگ بار بار بدلتا تہا۔

۵۳- روشنی مین تہوڑے تہوڑے وقفہ کے بعد پچیس بانون کا چلنا جن مین سے ہزارہا خوبصورت ستارے گرتے تہے۔

۵۴- ایک ہوائی اشارہ اڑایا گیا جو بلندی پر جاکر پہٹا اور وہان سے اطلاع ملی۔

۵۵- دس رنگین گولون کے ذریعہ سے جادو کی دوسری روشنی جس سے گرد و نواح کے پہول پتون پر اثر پڑتا اور انکی صورت برابر بدلتی رہتی تہی۔

۵۶- دو غبارون کا اڑنا جسپر میگنیزیم روشنی اور آتشبازی تہی جو بلندی پر پہونچکر چہوٹی۔

۵۷- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جن مین سے پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور چار بتیس بتیس انچہ مدور تہی جسمین آتشی سانپ اور زرد پیلے رنگ کی تتیان وغیرہ نکلتی تہین۔

۵۸- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین سے ایک اڑتیس انچہ کا جسمین سے سنہری ستارے گرتے تہے جو پہر زمرد مین ہوجاتے تہے اور ایک پچاس انچہ دور کا جسمین سے سفید رنگ کے سانپ نکلتے تہے۔

۵۹۔ مقناطیسی ترشح جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئی تھی اور اس مین سے نہایت پرآب وتاب اور خوبصورت ستارون کا پیدا ہونا۔

۶۰۔ زمرد اور پکھراج کا ابر پچیس پچیس انچہ کے دس شل گولون کے چلنے سے۔

۶۱۔ ایک عجیب وغریب فوارہ پچاس فیٹ بلند اور دو فیٹ قطر کا ایک حلقہ مین گھومتا ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر رنگا رنگ کے زمرد برس رہے ہین۔

۶۲۔ ہوائی گیہون کے پولے جو تین سو بانون کے چلانے سے پیدا ہوئے تھے جن مین سے الٹے درخت معلوم ہوتے تھے۔

۶۳۔ پانچ پچیس پچیس انچہ اور چار بتیس بتیس انچہ کے مدور شل کے گولون سے الہ دین کے پہاڑی خزانہ کے سنہری جواہر کا گرنا۔

۶۴۔ ایک اڑتیس انچہ اور ایک پچاس انچہ دور کے شل گولون کے چلانے سے ایک بگولا پیدا ہوا جس مین تارے چمک رہے تھے۔

۶۵۔ دریائے نیاگرا پر آتشبازی اور سو فیٹ لمبی سونے کی دہار کا پانی کی طرح زمین پر گرنا اور زمین پر گرکر اس سے پھولون کا پیدا ہونا۔

۶۶۔ پچیس تاڑیون کے چلنے سے مختلف قسم کے ستارون کا گرنا۔

۶۷۔ پچیس پچیس انچہ کے دس شل کے گولون کے چلنے سے سنہری اور تامڑے کے رنگ کا ابر پیدا ہونا۔

۶۸۔ پانچ سرنگون کے چلنے سے پھولون کے بڑے بڑے گملے نکلنا۔

۶۹۔ پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور تین تیس تیس انچہ کے شل گولون سے گیہون کے پولے اور طلائی زیور وغیرہ پیدا ہونا۔

۷۰۔ ایک اڑتیس انچہ دور کے گولے سے بہت سی آتشی مینڈکیون کا نکلنا اور ایک پچاس انچہ مدور گولے سے پھول نکلنا۔

۷۱۔ بیس سنسناتے ہوئے بانون کے چلنے سے عجیب کیفیت پیدا ہوئی اور ہنسی آئی ٭۔

۷۲- ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ ہفتم شاہ وشہنشاہ اور ہر مجسٹی ملکہ الگزینڈرا کی نہایت تابان آتشی تصویر کا نمایان ہونا۔ جسکے نیچے لکھا ہوا تہا کہ یہ مدت تک حکمرانی کرین۔

۷۳- تاجپوشی کی تین سو ہوائیون کا چلنا جن مین نہایت ہی عمدہ ستارے ضوفگن تھے۔

۷۴- تاجپوشی کے ستارے جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئے تھے۔

۷۵- پچیس یادگار بانون کا اڑنا جن مین سے ستارے گر رہے تھے۔

۷۶- رائل آرمش ابر ایک دم سے تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے پیدا ہونا۔

۷۷- سو فیٹ لمبا اور بڑی بلندی سے گرنے والا آبشار تاجپوشی۔

۷۸- بتیس بتیس انچہ دور دس شل گولون سے یاقوت وزمرد وطلا کا ترشح۔

۷۹- ایک ہزار سرخ وسفید اور نیلے بانون کا چلنا جس سے آسمان پر کروڑون خوشنما ستارے پیدا ہوگئے تہی

۸۰- تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون کے چلنے سے پرستان کی جہلک اور روشنی پیدا ہونا۔ +

حضور والیسرائے کا ورود دیسی پریس کیمپ مین

۳- جنوری کی صبح کو پونے بارہ بجے ہز اکسلنسی نیٹو پریس کیمپ مین تشریف لائے مسٹر گپتا افسر انچارج کیمپ وجملہ قائمقامان پریس نے خیر مقدم کیا۔ آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی ایڈیٹر اخبار بنگالی نے پریس کی جانب سے ہز اکسلنسی کا شکریہ ادا کیا۔ ہز اکسلنسی نے بجندہ پیشانی ارشاد فرمایا کہ چونکہ اینجانب دربار کے آخر دنون مین یہان وارد ہوئے ہین اس لئے امید نہین کہ زور کے ساتھ تقریر کرسکین۔ ہز اکسلنسی نے قریب دس منٹ کے اسپیچ کہی۔

انڈین پریس کا ایڈریس

ہم قائم مقام انڈین پریس (جو پریس کیمپ مین جمع ہین) سچے دل سے شکریہ حضور کے مہربانی آمود خیال کا ادا کرتے ہین۔ جس نے حضور انور کو آمادہ کیا ہے۔ کہ حضور والا اس کیمپ مین تشریف لاکر ہماری عزت بڑہائین اور ہمکو ذاتی طور پر موقع اظہار خیالات وفاداری اور خیر خواہی کا بخشین جو ہم کو کنگ امپرر کی ذات والا صفات سے ہین نیز ہمکو یور اکسلنسی کی اس کیمپ مین تشریف آوری سے یہ موقع حاصل ہوا ہی کہ ہم ذاتی طور پر

حضور کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرین جو ہمارے زمانہ قیام مین فرمائی گئی ہے زیر اہتمام ہمارے ہی ایک دیسی آدمی مسٹر جے این گپتا ایم اے ممبر انڈین سول سروس جس نے ہمارے آرام کے لیے بہت بڑی کوشش کی"

حضور وائسراے کا جواب

مین نے خیال کیا تہا کہ میری دربار کی اسپیچین ختم ہو گئی ہین - لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہی کہ ابہی ایک یا دو اور تقریر کرنی ہونگی میری آواز دراصل تہک گئی ہے یعنی دربار کی لمبی اسپیچ سے قریباً گلا بیٹھ جانے کی صورت ہے مین مسٹر تیبن سے ملکر بہت خوش ہوا ہون جو انڈین نیٹو پرنس کا چیمپئن (مرد و غا) ہے اور آپ صاحبان کا بہت ہی شکر گزار ہون اون مہربانی بہرے الفاظ کی نسبت جو آپ نے اڈریس مین بیان فرمائے ہین - ہز مجسٹی شاہنشاہ ہند کی خواہش تہی کہ نیٹو پرنس کو پوری عزت دیجائے جس کا وہ مستحق ہے اور اسی وجہ سے مین نے بذات خود نیٹو پرنس کا کیمپ آراستہ کرنے کے لئے تکلیف گوارا کی اور اس امر کو بہی پسندیدہ خیال کیا کہ آپ ہی کے ایک ہموطن کو اس کیمپ کا چارج سپرد کیا جائے - مجھے ایک دفعہ دورہ کی حیثیت سے مالدہ جانے کا اتفاق ہوا تہا وہان مین نے ایک ہوشیار کلکٹر (مسٹر گپتا کو دیکہا) اور مین وہان بہت ہی خوش ہوا اوس کے انتظام سے اور مجھے اس کی زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ جو تقرر مین نے اوس کا افسر انچارج پرنس کیمپ کے متعلق کیا تہا آپ اوسکو پسند کرتے ہین اور اوس سے خوش ہین - مین نے اس امر کا پورا انتظام کیا ہے کہ تمام سرکاری رسوم جو دروازہ کے اندر خواہ باہر ادا ہون اون سب مین نیٹو پرنس کو شریک کیا جائے اور مین امید کرتا ہون کہ آپ سب اون تمام رسوم مین شامل ہین جن مین کہ مین شامل ہون - پرنس کے رمارکون مین اس عالیشان دربار کی عظمت اور برتری کا ضرور لحاظ رہنا چاہیئے چیرز -

دربار تاجپوشی

۳ - جنوری - دہلی - دربار کے متعلق آج ایک اور سرکاری رسم ادا کی گئی - یہ جدید ممبرون کو عطائے تمغہ ستارہ ہند اور انڈین امپائر کی رسم تہی - وائسراے نے ان دونون تمغون کے لئے بطور گرینڈ ماسٹر دربار کیا - اس کے لئے دیوان عام منتخب ہوا تہا اور کثیر التعداد تماشائیون کے بیٹھنے کے لئے اسکی مکانیت مین توسیع کردیگئی تہی - ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جو ہال مین نہایت خوبی کے ساتھ

آیا تہا اس کی کارروائی شروع ہوئی - ان مین سب سے آگے جے - بی - وڈ متعلقہ سکرٹریٹ فارن آفس اور اسکے بعد مسر جے لوئس ڈین قایم مقام فارن سکرٹری اور سپردونون تمغون کے سکرٹری مسٹر ہوبارنس سی-ایس تہے (ہم فی الحال مسٹر بارنس اور دیگر لوگون کا حال بیان کرینگے جو سادہ سادہ تمغہ کمپانین کے ہین گو اس کو نائٹ کا اعزاز مل چکا ہے)

سکرٹری خوبصورت جبہ پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے ہتے اونکے پیچہے مندرجۂ ذیل کمپانین انڈین امپائر تہے -

مسٹر جے - ایس ڈانلڈ	دہیوا راؤ -
رائے بہادر تانک چند -	ذنپٹ رائے -
مسٹر اے - جے ڈنلاپ	کپتان منچن -
مسٹر کے کرشنا سوامی کرود	مسٹر اے ایف جیکب
مسٹر اے پڈلر -	دیرچند دیپ چند -
آنریبل مسٹر ٹی کالمن -	میجر ریمزے
مسٹر ٹی - ای اسکاٹ -	مسٹر بی رابرٹس
مسٹر ایف ڈبلیو لیٹمر -	میجر پنی
میجر ڈنلاپ اسمتھ -	لفٹننٹ کرنل گمٹ -
کرنل ہیل	مسٹر اے ایل ٹکر -
رائے بہادر کیلاش چندر گہوس -	مسٹر ایس پرسٹن -
لفٹننٹ کرنل اے - ایم کرافس -	کمانڈر ہالینڈ -
راجہ رتنا مدلیار -	سردار میرا وصاف علی خان -
مونگ آنگنیگ	لفٹننٹ کرنل اسکاٹ مانکرف -
حاجی جلال الدین -	فریدون جی کے تارہ پور والہ
	آنریبل مسٹر سم -

کپتان گڈرج۔
مسٹر ایچ مارش
آنریبل مسٹر ڈبلیو سی ہیوز۔
خان بہادر محمد یوسف۔
لفٹنٹ کرنل میڈ۔
کے رستم جی تھانہ والا۔
مسٹر ڈی ایف کامیدور۔
لفٹنٹ کرنل بیکے۔
میجر بکرم سنگھ۔
مسٹر پنی کوئک۔
کرنل بین۔
مسٹر آر ڈبلیو کارلائیل
صاحبزادہ محمد بختیار شاہ۔
مسٹر سی۔جی۔ڈبلیو ہیسٹنگس
مسٹر پی ایم کرشنا سورنی
برگیڈیر جنرل ڈف۔
نوروزجی پشوتن جی۔
آنریبل مسٹر اے اینڈرسن۔
راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ۔
سرجن جنرل فرینکلن۔
سر پی پلیفیر۔

میجر ایلڈنگ۔
آنریبل مسٹر ایجرلی۔
گنگادہر راؤ مادھو چیٹ نویس
مسٹر اے سی ہنیکن
آنریبل مسٹر اسپرنگ۔
آنریبل لفٹننٹ کرنل سر جی سور
آنریبل مسٹر مہتا۔
مسٹر بی ایس کیری
راؤ صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ۔
دیوان گنپت رائے۔
مسٹر جے جی اسکاٹ۔
آنریبل مسٹر ایس ٹی واٹ۔
مسٹر ایچ۔ایچ۔رسل۔
کرنل ہینڈلی۔
خان بہادر ایس حافظ عبدالکریم۔
مسٹر ایچ پی ٹاڈ۔
مسٹر نیل۔
رام کرشن گوپال بھنڈارکر۔
کرنل بی اسکاٹ
نواب بہادر سید امیر حسین
کنور سری کلوبا۔

مسٹر جی واٹ۔

سردار سلطان جان۔

ریورینڈ اے ای لیفانٹ۔

راجہ بلونت سنگہ

رائے بہادر دولت رام

مسٹر رستم جی دہنجی بہائی مہتا۔

نواب میجر محمد علی بیگ۔

آنریبل رائے بہادر پی آننداچارلو

مسٹر جے الیٹ

آنریبل رائے بہادر چنی لال بینی لال۔

مسٹر ایف ہائیم

مسٹر آر ایم ڈین۔

حافظ عبدالکریم

مسٹر ٹی تہیوچٹی

آنریبل مسٹر کلینڈ۔

حق نواز خان۔

فضل بہائی وسرام

لفٹننٹ کرنل غن

مسٹر پی جی ملیٹس۔

آنریبل سری نواس رگہیوا اینگار۔

نواب شیخ بہار الدین۔

مہاراجہ ہربلبہ نراین سنگہ

نادرداد خان

میجر ڈیلی۔

آنریبل مسٹر فلر۔

میجر اے ای ینگ ہسبنڈ۔

آنریبل مسٹر بکنگہم۔

کرنل ایس ایس جیکب۔

مسٹر اے ڈبلیو پال

لفٹننٹ کرنل واکر۔

کرنل ڈرمنڈ۔

کرنل سی ڈبلیو میور

کرنل نواب محمد اسلم خان۔

محمد حسن خان۔

ہتو رام۔

غلام احمد۔

اس کے بعد کمپانین اسٹار آف انڈیا کے
مندرجہ ذیل اشخاص آئے۔

آنریبل مسٹر جے وسن

مسٹر ایس اسمتھ

مسٹر جے اوملر۔

مسٹر ای این بارکر۔

آنریبل مسٹر ای ونٹر بایم
آنریبل مسٹر ہیوٹ
آنریبل لفٹنٹ کرنل ڈی رابرٹسن۔
یار محمد خان
آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک شینک
آنریبل راجہ تصدق رسول خان۔
کاشی رام سروے۔
مسٹر ایچ اے اینڈرسن
مسٹر ایچ ایف سول۔
آنریبل مسٹر سمتھ فریزر
لفٹنٹ کرنل ایچ اے ڈین
لفٹنٹ کرنل بار
راؤ چھتر پتی بہادر۔ جاگیردار علی پورہ
راجہ پیاری موہن مکرجی۔
کرنل گرے۔
راجہ جیکشن داس بہادر
آنریبل مسٹر رابرٹس
برگیڈیر جنرل رچرڈسن
آنریبل مسٹر ملی۔
آنریبل مسٹر مارٹنڈیل۔
سرجن جنرل سنکلیر۔

راجہ کرتی ساہ۔ مقام ٹیڑھی۔
آنریبل مسٹر ارنڈل
مسٹر ایل ڈبلیو کننگ
آنریبل مسٹر بورڈلن۔
مسٹر ایم فنوکین۔
میجر میکمن
کرنل ملی۔
آنریبل مسٹر بولٹن
مسٹر جے ایم میکفرسن
آنریبل مسٹر پٹر۔
آنریبل مسٹر اٹبسن
سردار جیون سنگھ۔
آنریبل کرنل بٹ۔
کرنل سر سی اسکاٹ مانکرف
میجر جنرل بی لوٹ۔

اس کے بعد نائٹ کمانڈر انڈین امپائر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے۔

ہز اکسلنسی سر ای گلہارڈ
سر ایس ڈبلیو مکلین
شہزادہ ارکاٹ
نواب صاحب لہارو۔

مہاراجہ صاحب اجودھیا۔

نواب صاحب جنجیرہ۔

نواب عمر امام بخش خان

ٹھاکر صاحب لمری

مہاراجہ سر گنگا سنگھ مقام بیکانیر۔

کنور سر بھونام سنگھ۔

بابا سر کھیم سنگھ بیدی

آنریبل سر ایم بھاؤنگری۔

مہاراجہ صاحب گدھور

مہاراجہ بیبلی

راجہ سر اے گوپال کرشن مقام ونکٹاگری

سردار نوروز خان مقام خاران۔

سر جے ڈگلس لاٹوش

مہاراؤ صاحب کوٹہ۔

سر جے۔ ایف پرائس۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ۔

سر ای۔ سی۔ بک

سر کیسری سنگھ بہادر مقام سروہی۔

راجہ سر امر سنگھ مقام کشمیر۔

سلطان لاہج

سر سی۔ ایم ریواز۔

نوابصاحب جوناگڑھ۔

مہاراجہ صاحب دتیا۔

راجہ صاحب کوچین۔

ٹھاکر صاحب پالیتانہ

آنریبل سر ایف فرائر۔

اس کے بعد نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے جن میں ہر شخص کے پاس دو دو شخص حاضر باش تھے۔

آغا سر سلطان محمد شاہ۔

میجر جنرل گیسلی۔

مہاراجہ صاحب بونڈی۔

لارڈ ایمٹہل۔

مہاراجہ صاحب اورچھہ۔

لارڈ نارتھ کوٹ۔

مہاراجہ صاحب بنارس

ٹھاکر صاحب مروی۔

ٹھاکر صاحب گونڈل۔

ٹھاکر کیبراپور۔

مہاراجہ صاحب قرولی۔

سر محمد خان قلات

نواب صاحب ٹونک۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار۔
مہاراو صاحب کچھ۔
اس کے بعد ستارۂ ہند کے نائٹ کمانڈر
سنار جنرل آئے۔
کرنل سر پرتاپ سنگھ ایدر۔
کرنل مہاراجہ صاحب سیندھیا۔ گوالیار
مہاراجہ صاحب کولہاپور۔
میجر جنرل مہاراجہ صاحب جمون و کشمیر۔
سر دلار اما ورما بہادر۔ ٹراونکور۔
مہاراجہ صاحب جیپور۔
مہاراجہ صاحب اندور۔
گیکوار بردوہ۔
نظام حیدرآباد۔

اس کے بعد راجہ صاحب نابھہ آئے۔

اس رسم کے متعلق قلعہ کے پہاٹکون پر اور دیوان عام مین روشنی کی گئی تہی۔ روشنی کی سلسلہ بندی نہایت ہی کیفیت دے رہی تہی۔ دربار ہال مین ایک گارڈ آف آنر موجود تہا اور اندرون دیوان عام اور اس کا متعلقہ جدید مکان جو اصلی عمارت کی بجنسہ نقل ہے نہایت عمدگی کے ساتھ روشن کیا گیا تہا اور مقناطیسی روشنی خوب ہی مستعمل ہوئی تہی نگی محرابین اور ستون نہایت ہی خوشنما معلوم ہو رہے تہے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر مصور کی نگاہین کس قدر محظوظ ہوتی تہین حالانکہ دیوان عام دیوان خاص سے مقابلہ نہین کر سکتا تہا۔ اس کمرے مین دو ہزار آدمی تہے۔ جن مین سے بہت سی لیڈیان بہی تہین اور دیسی راسے کے نامور مہمان بہی نہایت نمودار تہے۔ قبل آغاز رسم ڈچز کیناٹ اور لیڈی کرزن داخل ہوئین اور مسند پر جو کرسیان گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیون سے کسی قدر نیچے بچہی ہوئی تہین۔ ان پر متمکن ہوئین۔ پہر مختلف جلوس نہایت آہستہ آہستہ اسی طرح آئے جس طرح ایسے درباروں مین آیا کرتی ہین۔ تمغہ ستارہ ہند کی متعلقہ رسم نصف گھنٹہ تک رہی۔

یہہ امر قابل غور و لحاظ ہی کہ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند کا صرف ایک تمغہ راجہ سر راما ورما مقام کوچن کو مرحمت ہوا ہوا در سر چارلس ریواز اور سر جیمس ڈگلس لاٹوش نے بطور چہوٹے درجہ کے نائٹ کمانڈرون کے اس مین بہت کارروائی کی اور راجہ کو تمغہ پہنانے کے لئے مسند کے پاس لے گئے مسٹر ہیوبارنس کو بطور سکرٹری ایک اور مقام پر نائٹ کا درجہ عطا ہوا اور کہا مین گروہ کے ساتھ لائے گئے یعنی کہنی کہنی شخص۔ اور دونون تمغون کے اعطا مین ایسا ہی کیا گیا۔

اس کارروائی اسٹار آف انڈیا کے گرینڈ
ماسٹر لارڈ ڈیوک آف کیناٹ مع اپنے اپنے افسران
اسٹاف اور ہز ہائینس راجہ صاحب نابھ اور
مہاراجہ صاحب جیپور اور مہاراجہ صاحب ٹرانکور
پوشاک پہنے کے کمرے کو یہان سے روانہ ہوئے
اور وہان جاکر تمغہ انڈین امپائر جیسے اور دیگر علامات
زیب تن کین پہر وہان سے جلوس کے ساتھ ہال
مین آئے اس وقت بینڈ گرینڈ مارچ کی گت
بجا رہا تہا - گرینڈ کمانڈر امپائر کے تین تمغے ہر ایک
کو پورے پورے رسوم کے ساتھ مرحمت ہوئے
پہر نائٹ کمانڈر کے تمغے کئی آدمیون کی
جماعتون کو دئے گئے گرینڈ ماسٹر نے اس کام کو
نہایت متانت سے انجام دیا ہر شخص کو ہدایت
کی اور کہا کہ انکو کیسا اعزاز و افتخار عطا ہوا ہی - ان
تمغون کے عطا کرنے مین نہایت عمدہ رسمین ادا
ہوئین - اور کبھی ہندوستان مین عطاے
تمغہ جات کا اتنا بڑا دربار نہین ہوا - تمام اعلی درجہ
کے لوگ موجود تہے مگر ان دونون تمغون کے ممبرون
کے علاوہ رؤسا کی نشست کے لئے جگہ کافی نہ تہی
اس کے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ
آئے رائل اسٹاف کا ایک افسر ان کے آگے آگے
تہا یہ اسٹار آف انڈیا کا جبہ و تمغہ پہنے تہے دو بیج
انکے ہمراہ تہے یعنی رانا صاحب دہولپور اور ٹہاکر
صاحب ڈیلوارہ کا صاحبزادہ - ہز رائل ہائینس کے
اسٹاف افسر انکے پیچہے تہے -

اس کے بعد وسیرائے آئے انکے پرسنل اسٹاف
کے لوگ انکے آگے آگے تہے - ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر
ستارۂ ہند کا جبہ پہنے تہے - میان ہری سنگہ
خلف سر امر سنگہ کشمیر اور صاحبزادہ حمید اللہ خان
خلف اصغر ہر ہائینس بیگم صاحبہ بہوپال ان کے
بیج تہے - جب یہ جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑہا تو
صحنچون سے بینڈ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی -
اور جب گرینڈ ماسٹر نے اپنے مقام پر نشست کی تو
اس نے دعائیہ گت بجائی -

اس کے بعد باضابطہ کارروائی شروع ہوئی جن
لوگون کو تمغہ پہنایا گیا ان کی فہرست درج ذیل ہے -

گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند -

راجہ صاحب کوچین -

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند -

راجہ صاحب سرمور -

کرنل بار -

مسٹر ابیٹسن -

ریرایڈمرل وردری ۔	راجہ بنبہاری کپور
مسٹر ونٹربائم ۔	نواب فیاض علی خان ۔
مسٹر منٹیتھ	سردار بدن سنگھ ۔
کرنل ڈانلڈ رابرٹس ۔	گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر ۔
مسٹر فریزر	مہاراجہ صاحب سروہی ۔
مسٹر پارنس	مہاراجہ صاحب ٹراونکور
سرکالن اسکاٹ مانکرف ۔	راجہ صاحب نابھہ ۔
راجہ صاحب ٹہری ۔	نواب شاہباز خان مقام بکتی ۔
کنور رنجیت سنگھ ۔	جے ۔ جی اسکاٹ ۔
کمپانین ستارہند	راجہ صاحب چرکھاری ۔
مسٹر بین	مہاراجہ صاحب دربھنگہ ۔
مسٹر ریے ۔	مسٹر ٹامس ہاٹیمہ ۔
مسٹر ٹامسن	کرنل جیکب
مسٹر فلر	سرلارنس جنکنز ۔
سرایڈورڈلا ۔	مسٹر ترکتل وائٹ ۔
مسٹر سی اسٹورٹ بیلی ۔	مسٹر پہڑ ۔
مسٹر کنیڈی	سرجن جنرل فرینکلن ۔
میجر جنرل ٹیلر ۔	مسٹر والٹر لارنس ۔
مسٹر امپی ۔	مسٹر جان ایلیٹ ۔
مسٹر میکفرسن	راجہ دہراج مقام شاہپورہ ۔
میجر ڈیلی ۔	گنگادھر رام گنیش ۔

رئیس کلان میراج۔ | لفٹننٹ کرنل جان ہڈنگ۔
سردار غوث بخش رلسیانی۔ | مسٹر ہنری بوشم۔
مہاراجہ صاحب سون برسا۔ | مسٹر ایچ۔ این رستم جی۔
مہاراجہ صاحب پٹیکار کشن پرشاد | نواب صاحب دیر۔
پورن نرائن سنگہ کرشنا موری۔ | مہتر صاحب چترال۔
کمپانین انڈین امپایر۔ | میر محمد ناظم خان ہنزا۔
راے بہادر سی مدلیار۔ | راجہ سکندر خان۔ مقام ناگر۔
لفٹنٹ کرنل بیٹ۔ | مسٹر کروک شینک۔
مسٹر جان نیٹن۔ | مسٹر جان اور برائن سانڈرسن۔
راے بہادر پنڈت سکھدیو پرشاد | مسٹر ہنری ونڈن۔
میجر ہربرٹ شاورز۔ | راے بہادر شیام سندر لال۔
میجر پرسی کاکس | دیوان بہادر منشی بالمکنداس۔
تولسن بہاری سرکار۔ | مسٹر رابرٹ ہیڈرسن
مسٹر فریڈرک مکلین۔ | سوبوا مقام مونگنی
مسٹر آلجرنن الیٹا۔ | نواب فتح علیخان۔
لفٹنٹ وکرنل ولیم لاک۔ | مسٹر فریدون جی جمشید جی۔

فوجی ورزشین

آج سہ پہر کو احاطہ دربار تاج پوشی مین فوجی ورزشین دیکھنے کے لئے جابجا تماشائی بیٹھے ہوئے تھے اور ڈیوک وڈچز کینات بہی یہ ملاحظہ فرمانے کے لئے موجود تھے کہ کرنل کلیری ہل انسپکٹر جنرل ورزشہا ے ہند نے جو پروگرام قائم کیا ہے۔ دیکھین اس مین کیسی کیسی ورزشین ہوتی ہین اور یورپین و ہندوستانی سپاہیون نے ورزش نہایت کامیابی اور خوبی سے کی اکثر خوشی کے نعرے مارے گئے۔

ہندوستانی رسالون مین قطعی نیزہ بازی مندرجۂ ذیل رسالون کے گروہون مین ہوئی اور انھون نے مندرجۂ تحت اسکور حاصل کئے۔

پندرہوان بنگال لانسر رسالہ۔	اڑتالیس اسکور
تیرہوان بنگال رسالہ۔	پینتالیس اسکور۔
دوسرا پنجاب رسالہ۔	اڑتیس اسکور

پندرہوان بنگال لانسر رسالہ نے پیالہ جیتا۔

تیسرے رسالہ کا دوسرا درجہ تہا۔

پندرہوین سکھ رسالہ اور پونا ہارس رسالہ کے سوارون اور آٹھوین بنگال رسالہ کے سوارون نے مگدر ہلائے۔

گھوڑ چڑھے توپخانہ کی آئی باڑی نے بینڈ باجہ کے ساتھ قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی۔

نیزہ بازی کی ورزشون سے تماشائی متحیر تعریف نعرے بلند کر رہے تھے۔

گھوڑ چڑھے توپخانہ کے گولہ اندازون نے باجون کی گتون پر قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کی گتون پر قابل تعریف قواعد کی۔

اس کے بعد ورزش خانہ کے کلاسون کے لوگون نے خاص خاص ورزشین کین جس سے معلوم ہوا کہ کیسے حیرت انگیز قوی الجثہ لوگ تھے جنکے زبردست دست و پا اور اعصاب کو دیکھ کر حیرت ہوتی تی۔

دوشنبہ کے روز ویسرائے کے پیالہ کے لئے گھوڑا دوڑانے اور ٹنٹی پہنداانے مین برٹش گھوڑ چڑھی پلٹنون کی آزمایش ہوگی۔ اور اسی روز اس فیصلہ بہی ہوگیا

ویسرائے اور زمانۂ غدر کے مسن سپاہی

آج صبح کو زمانۂ غدر کے مسن سپاہیون کو حضور ویسرائے کی چٹھی صادر ہونے سے افتخار حاصل ہوا جس مین ہزاکسلنسی نے ان کو ویسرائی ہیڈکوارٹر مین ملاقی ہونے کے لئے مدعو کیا تہا۔ یہ لوگ کیمپ مین

صف بستہ کئے گئے۔ ان مین سے بعض معمولی کپڑے پہنے تہے بعض وردیان پہنے تہے مگر سب تمغے لگاے تہے ان مین سے کچہہ تمغے جنگ کریمیا کے اور کچہہ حفاظت دملک دہلی ولکہنو کے تہے۔ ان سب کا ایک فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد یہ سب گاڑیون پر سوار ہوکر وسیراے کی قیام گاہ پر پہنچے۔ وہان سبزہ زار کے گرد صف آرا کئے گئے۔ اس وقت تصویر کہینچنے کے قابل صورت پیدا ہوگئی تہی۔ ان لوگون مین ستائیس یورپین اور تین سو ہندوستانی تہے۔ جو بہت سے تمغے لگائے ہوی تہے۔ لیڈی کرزن اور انکے مہمانون نے شہ نشین پر سے اس کیفیت کو ملاحظہ کیا۔

ہز اکسلنسی مع ڈیوک آف کناٹ باہر آئے اور کرنل مکنزی سے خوب ہاتھ ملایا۔ کرنل مکنزی نے اڈریس پیش کیا۔

لارڈ کرزن نے اسکے جواب مین فرمایا۔

"اس بہت بڑے دربار تاجپوشی کا یہ ایک جز وہی جسکی پہلے آزمائش نہین ہوئی تہی اسپر بہی یہ کچہہ کم لطف کا نہین ہے ہز رائل ہائینس اور مین تم لوگون کو آج یہان دیکہنا چاہتے تہے۔ خصوصاً اس وجہہ سے کہ جب تم سب مارچ کرتے ہوئے صحن دربار مین آے تہے تو وہ کیفیت ہم نے نہین دیکہی تہی۔ یہ بات نہایت موزون اور مناسب تہی کہ جو لوگ پنتالیس برس ادہر سلطنت کے لئے لڑے اور طرح طرح کی تکلیفین برداشت کی تہین وہ اس دربار مین شریک ہون۔

مین نے سنا ہے کہ تمہارا استقبال بہت گرمجوشی کیا گیا تہا۔ یہ ایسا پر درد واقعہ ہے جس سے زیادہ کبھی ہندوستان مین نہین ہوا انکو اس روز پر افتخار کرنا تہا۔ تم نے چاہا ہے کہ مین تمہارا اڈریس شاہ کی خدمت مین بہیجدون۔ مین اسے ہز مجسٹی کے حضور مین بہیجدون گا۔ اور مجکو یقین کامل ہے کہ جتنے اڈریس اس موقع پر بہیجے گئے ہین۔ ان مین اس اڈریس کے پڑہنے مین شاہ کو سب سے زیادہ مسرت ہوگی"۔

کرنل مکنزی نے عرض کیا کہ اپنے تمام برادر پرانے۔ یورپین دیورشین و ہندوستانی سپاہیون کی جانب سے مین اُن مہربانانہ الفاظ اور اس وعدہ پر یور اکسلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ سنے

فرمایا ہے کہ ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کے حضور مین ہمارا خیر خواہانہ آداب عرض کیا جائیگا اور مین صحیح طور سے کہتا ہون کہ اپنے شہنشاہ کے اعزاز و ناموری سلطنت کے لئے ہم مین سے ہر شخص اپنی جان جو اس کے جسم مین باقی ہے - دینے کو تیار ہے -

اس کے بعد لارڈ کرزن و ڈیوک آف کیناٹ ہر شخص کے پاس تشریف لے گئے اور ایک آدہ لفظ مہربانی آمیز اُس سے فرمایا -

ہز اکسلنسی ایک اندہے اور ضعیف شخص اوین نامے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا افسوس ہے تم نے دربار اپنی آنکھون سے نہ دیکھا -

اس نے عرض کیا کہ ہان صاحب آنکھون سے تو مین نے دربار نہین دیکھا مگر محسوس کر لیا تہا -

ڈیوک آف کیناٹ نے کئی ہندوستانیون کو پہچانا کہ وہ ان کی ماتحتی مین کام کرتے تھے اور اُن سے ہاتھ ملائے ڈیوک بآسانی ہندوستانی لہجہ مین باتین کرتے تہے -

آخر مین کرنل مکنزی نے کہا کہ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین - یہ نعرے بلند کئے گئے -

پھر کہا کہ شاہ و شہنشاہ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین -

یہ نعرے نہایت جوش کے ساتھ بلند کئے گئے اور ایک مرتبہ نہین بلکہ کئی مرتبہ بلند کئے گئے -

یہ کارروائی نہایت کیفیت کی تہی اسمین اکثر مسن سپاہی آبدیدہ ہوگئے تہے -

دربار دہلی

۵ - جنوری - دہلی - آج صرف ورزشین ہوئین - کیونکہ احاطہ دربار مین آج صبح کو ہمراہیان رؤسا کا جو پریڈ ہونے والا تہا وہ چہارشنبہ تک ملتوی رہا اور پولو اور کرکٹ اور ورزشین ہوا کین -

شب کو موسم کی صورت بالکل بدل گئی تہی - جنوب سے مغرب جانب بادل برابر جا رہے تہے اور سات آٹھ بجے دن کو تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی دم مین بارش ہونے والی ہے مگر سہ پہر کو مطلع صاف ہوگیا اور دن کو کچھ گرمی رہی لیکن پھر ابر جمع ہونے لگا اور شام کے وقت جنوبی جانب ابر غلیظ تہا - الاّ

بارش ہونا ضروری معلوم ہوتا - خیال ہی کہ اگر بارش ہوجاے - تو پنجشنبہ کے روز کے فوجی معائنہ کے لئے گرد دب جائے - امید تو یہ ہو کہ جو وقت سرکاری جلسہ رقص ہو تو اس وقت مطلع صاف ہوجائے کیونکہ بہت سے لوگ اس جلسہ مین کھلی گاڑیون مین جاینگے -

سہ پہر کو صحن دربار مین ورزشین دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ موجود تھے - لارڈ و لیڈی کرزن اور گرینڈ ڈیوک بھی اور بہت سے کیمپ ویسراے کے لوگ اور بہت سے ہندوستانی رؤسا بھی مع اپنے پرسنل اسٹاف کے موجود تھے جن سے بہت بڑا لطف پیدا ہوگیا تھا -

کرنل کلیری ہل نے نہایت عمدہ پروگرام قایم کیا تھا - برٹش رسالون مین شہسواری اور گھوڑے پھندانے کی فوجی آزمایش ہوئی - ان مین پانچوان ڈریگون گارڈ کے گروہ تھے جنھون نے اول آزمایش مین نوے پائنٹس بنائے تھے اور جے باٹری نے چوہتر پائنٹس اور پندرہوین ہوزار رسالہ کے اول گروہ اور آئی باٹری کے ستر ستر پائنٹس تھے - ویسراے کا پیالہ پانچوین ڈریگون گارڈ نے جیتا جس نے ایکسو چھیاسی پائنٹس بنائے تھے اور جے باٹری نے ایکسو اڑسٹھ بنائے تھے -

سکشنون کی شہسواری اور گھوڑے پھندانا نہایت عمدہ تھا - جسے دیکھکر ہزارون تماشائیون نے تعریف کی - سوارون نے ورزشین کین اور نوین بنگال لانسر رسالہ اور سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ نے ترتیب کئے - پندرہوین سکھ پلٹن نے دوڑ کی قواعد کی اور خاص کلاس کے لوگون نے ورزشین کین - آئی باٹری نے باجہ پر اول درجہ کی قواعد کی - مگر ایک اتفاق ناگہانی کے سبب سے ایک گھوڑی کے چوٹ آگئی اور پندرہوین ہوزار رسالہ نے باجہ پر جو قواعد کی وہ نہایت عمدگی سے ختم ہوئی اور تماشائیون کو بہت پسند آئی -

پانچ بجے بہت سے تماشائی پولو کے شامیانہ مین جاے نوشی کے لئے چلے گئے -

کل سہ پہر کو ہز ہائینس نظام نے لڈلو کاسل کے احاطہ مین گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا - بہت سے مہمان مدعو ہوئے تھے - جب وہان وہ داخل ہوئے تو پرسنل اسٹاف کے لوگ استقبال کرکے انھین ہز ہائینس کے پاس لے گئے - سبزہ زار کے گرد جیشی باڈی گارڈ کے لوگ عمدہ عمدہ وردیان اور لانسر سوار

شوخ سرخ رنگ کے کرتے اور زرد پاجامے پہنے تھے اور عرب سوار بھی موجود تھے - سبز زمین زرد گلابی رنگ کا شامیانہ استادہ تھا - اس مین طرح طرح کے نشان اور پھریرون سے اور بھی زینت ہو گئی تھی -

ہز ہائنس نے سب مہمانون کا استقبال نہایت خوشی سے کیا اور جب تک سب رخصت نہین ہو گئے اس وقت تک ہز ہائنس اس مقام سے نہین گئے کئی ہندوستانی رؤسا بھی مہمان تھے -

دہلی

۴ - جنوری - دہلی - شنبہ کے روز پولو کے مغربی میدان کمپ تاجپوشی مین گیارہ بجے دن کو جلوس کے ساتھ نماز پڑھی گئی - تصور کرنا چاہیئے کہ شامیانہ پولو کے نیچے صفون مین سول اور فوجی افسر پوری وردیان پہنے بیٹھے ہوئے تھے اور لیڈیاں بھی عمدہ پوشاکین زیب تن کئے موجود تھین اور رسالہ پولو کے میدان مین فوج صف بستہ تھی اور چپہ راستے تک عوام موجود تھے - ایک اور اسٹینڈ پر پندرہ برٹش بینڈ باجے تھے جن مین چھ سو باجے والے تھے - اور پانچسو گانے والے تھے - ان کے عقب مین سبز سبز درخت تھے بیچ مین لوگون کے آنے کا راستہ تھا بشپ ہندوستان و بشپ سیلون نے نہایت موثر نماز پڑھائی -

ویسراے اور لیڈی کرزن - ڈیوک و ڈچز کیناٹ اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور تمام اعلیٰ افسران گورنمنٹ اور مہمانان ویسراے اور بہت سے نامور اشخاص اس جماعت مین موجود تھے - جو نماز شکریہ ادا کرنے کی غرض سے فراہم ہوئے تھے - یہان خالص یورپین اشخاص آئے تھے - نماز شروع ہونے کے قبل بینڈ باجے بجے اور جب پادری صاحب تشریف لائے تو نقرئی ترم بجائے گئے -

پادریون کا بہت بڑا مجمع تھا جن مین بشپ لاہور مع پادری سی فرگن دیوی اور بشپ مدراس اور پادری سی - جی فاسٹر اور بشپ لکھنو اور پادری آر - ایم - کردان اور وِنریبل پادری ڈبلیو - ای - اسکاٹ اور آرک ڈیکن بمبئی اور کامسیری بشپ اور وِنریبل ریورینڈ ایچ - ڈبلیو گریفتھ اور آرک ڈیکن لاہور اور ریورینڈ ٹی - ای - ایف کول پادری دارجیلنگ - اور پادری پی - ای - بی کوتھ لوگن پادری پونا - اور ریورینڈ سی - ایس - گریو پادری نیچہ شامل تھے -

آج شام کو مسٹر کہ بینڈ باجے نہایت لطف سے بجے انکے سننے کے لئے بہت سے لوگ گئے تھے اور چونکہ لوگ اور مقامون پر بھی گئے تھے لہذا اس قدر بہیان نہ تھے جیسا قبل ازین خیال تھا۔

پولو ٹورنمنٹ

۵ - جنوری - دہلی قطبی پولو ٹورنمنٹ مین دو شنبہ کے روز الور اور پانچوین ڈریگون گارڈ مین بازی ہوئی - گروہ الور مین ایک موتی لال اور دوسرے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور تیسرے کپتان بی - ایل بینکہٹ اور چوتھے راؤ راجہ امر سنگھ تھے اور ڈریگون گارڈ مین ایک ایم - سی - بی ہا رنڈی اور دوسرے مسٹر جی - بی لیمنٹ اور تیسرے کپتان تھیولفٹو اور چوتھے مسٹر سی - ایف ہنٹر تھے -

اول چکر - پانچ منٹ کے کھیل کے بعد دربار کی جانب سے ایک گول ہوا - اس کے بعد میدان کے ادہر اودہر کھیل ہوا کیا - الور کے ایک گول کا اسکور رہا -

دوسرا چکر - الور نے گول کی جانب دو گیند مارے مگر بیہک کر اور جانب گئے - اس کے بعد دوبار کی طرف سے ایک عمدہ رن ہوا - اور اس نے ایک گول قایم کیا اور اول کے دو گول اسکور ہوگئے

تیسرا چکر - چوتھے ڈریگون گارڈ نے بہت کچھ زور دیا اور بہت عمدہ رن ہوا - دربار الور کے خلاف ایک طرف گیند پہینکا گیا مگر الور نے اسکے مقابلہ مین زور سے گیند مارا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا پھر اس کے بعد بڑی تیزی سے کھیل ہوا کیا - چوتھے ڈریگون گارڈ نے دو مرتبہ اپنے تئین خوب بچایا - الور کے دو گول اور ایک ضمنی کا اسکور ہوا -

چوتھا چکر - چوتھے ڈریگون گارڈ کا رن بہت عمدہ ہوا مگر یہ گول نہ بنا سکا لیکن آخر وقت تک چکر مین اچھا رہا - اسوقت الور نے تیسرا گول بنایا - الور کے تین گولون اور ایک ضمنی کا اسکور رہا -

پانچوان چکر - چوتھا ڈریگون گارڈ خوب کھیلا اور ایک ضمنی گول بنایا - گول کے روبرو جو کوشش ہو رہی تھی اس مین کپتان تھیولفٹو کو ایک سخت واقعہ ناگہانی پیش آیا - کپتان رکیٹ کے ٹٹو کا گال ان کی ران سے ٹکرایا جس سے ران زخمی ہوئی - زخم پر پٹی باندھنے کے لئے بازی روک دی گئی پٹی بندھنے کے بعد انھون نے بہادری سے پھر کھیلنا شروع کیا - ہنٹر نے نہایت خوبی سے رن کیا -

اس کے بعد موتی لال نے نہایت عمدگی سے گیند مارا - دربار نے رن کیا اور گیند ستون سے ٹکرایا اور ایک ضمنی حاصل ہوا - چوتھے ڈریگون گارڈ کا بھی نہایت عمدہ رن ہوا اور اس نے ایک گول حاصل کیا اسپر تعریف کا نعرہ بلند ہوا قریب تھا کہ یہ اسکور حاصل کرسے اب اسکور کی یہ تعداد تھی - الور چار گول اور دو ضمنی اور چوتھا ڈریگون گارڈ ایک گول اور ایک ضمنی -

چھٹا چکر - الور نے ایک گول حاصل کیا - موتی لال کے عمدہ رن کو متھیو لٹو خوب بچایا -

ساتوان چکر - الور نے چھٹا گول حاصل کیا - اس وقت سے ڈریگون گارڈ نے ایک عمدہ رن کیا اور ایک گیند گول مین مارا - الور کے چھہ گول اور دو ضمنی اور چوتھے ڈریگون گارڈ کے دو گول ایک ضمنی اسکور رہوا -

۵ - جنوری - دہلی - انٹرنیشنل پولو ٹورنمنٹ مین بیکانیر و جودہپور مین جو بازی کھیلی گئی اس کی تفصیل یہ ہے -

پہلا چکر - جودہپور کے گروہ نے گیند کا پیچھا کرکے فوراً گیند مارا جس سے گول پیدا ہوا بیکانیر کے گروہ نے بھی گیند مارنا چاہا مگر نہ لگا سکا - مہاراجہ بیکانیر نے خوب رن کیا اور ایک گول حاصل کیا ایک گول اسکور ہوا -

دوسرا چکر - جانبین سے خوب کھیل ہوا تاوقتیکہ بیکانیر گول کے روبرو گیند سے چوک گیا دہونکل نے اسکور کیا اور تہوڑی دیر بعد ایک اور گول کیا پس جودہپور کے تین گول اور بیکانیر کا ایک گول اسکور رہوا -

تیسرا چکر - جودہپور کی طرف سے ایک رن ہوا - اور ایک ضمنی گول حاصل کیا گیا اور بیکانیر کے گروہ کو اس وقت تک قابو مین رکھا تاآنکہ مہاراجہ صاحب نے گیند مارا مگر گیند غلط راہ گیا -

چوتھا چکر - جودہپور خوب کھیلا - اس نے ایک ضمنی اور اسکے تہوڑی دیر بعد ایک گول حاصل کیا - جانبین سے نہایت عمدہ کھیل ہوا - جودہپور کے چار گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کے ایک گول اسکور ہوا

پانچوان چکر - دہونکل نے نہایت عمدہ رن کیا جس سے جودہپور کے لئے ایک گول حاصل ہوا -

گروہ بیکانیر گیند کے پیچھے جھپٹا اور گیند مارا مگر گول کے روبرو گیند روک لیا گیا - جودھپور کے پانچ گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اسکور ہوا -

چھپٹا چکر - جودھپور کے خلاف ایک جانب سے گیند مارا گیا - دھونکل نے خوب عمدہ رن کرکے ایک گول اور اس کے بعد ایک ضمنی حاصل کیا مگر بیکانیر کے گروہ نے ایسا عمدہ گیند مارا جو دور تک گیا - اور اس نے ایک ضمنی حاصل کیا - جودھپور کے چھ گول اور چار ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اور ایک ضمنی اسکور ہوا -

ساتوان چکر - اولاً نہایت تیزی کے ساتھ کھیل ہوا - خصوصاً بیکانیر کی جانب سے اور آخرکار جودھپور نے دو اور ضمنی حاصل کئے اور چھ گول اور پانچ ضمنی سے بمقابلہ ایک گول اور ایک ضمنی کے جیتا مہاراجہ صاحب جودھپور ناسازی مزاج کے سبب سے نہین کھیلے اور انکی جگہ بخی قایم ہوا -

دربار تاج پوشی

۷ - جنوری - دہلی - کل شب کا جلسۂ رقص فی الحقیقت ایسا تھا جیسا کبھی ہندوستان مین نہین ہوا یہ امر بوجہ کثرت موجودین و ناموراشخاص کے تھا جنکی تعداد تقریباً تین چار ہزار ہوگی - دیوان عام اور اس کی صحنچیان مثل پرانے دیوان کے تیار کی گئی تہین - یہ مکان مقناطیسی قوت کے لیمپون سے بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا بعض لیمپ ایک ایک تے اور اکثر کئی کئی تھے یہ نہایت خوشنما ترتیب سے نصب کئے گئے تھے جس سے نہایت ہی عمدہ کیفیت تھی - سنگی فیلپائے اور محرابین اور چھتین روشن ہوگئی تہین اور اس سے کمرے مین نہایت عمدہ کیفیت تھی - دنیا کی کسی عمارت مین ایسی عمدگی نہ پیدا ہوئی ہوگی جیسی یہان تھی - فیلپایون اور محرابون کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ دور سے سب ایک نظر آتے تھے - مسند بھی نہایت ہی صنعتی طریقہ سے تیار کی گئی تھی اس کمرے مین کوئی چیز ایسی نہ تھی جو کاواک معلوم ہوتی ہو - مقناطیسی روشنی مین بہت سے لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے جنکی پوشاکین ایک سے ایک عمدہ تہین اور عمدہ عمدہ جواہر پہنے در مختلف رنگ کی وردیان پہنے ہوئے تھے - اس کی وجہ سے قابل دید عمدہ رنگ آمیزی پیدا

ہو ئی تہی اور وسیرا سے کے مدعو بہت سے رؤسا کی موجودگی سے لطف مزید پیدا ہو گیا تہا کیونکہ یہ پوری پوری پوشاکین زیب تن کئے تہے اور جو جواہر وہ خود پہنے یا انکی پوشاکون مین نصب تہے وہ گویا کان جواہر تہے ۔

دس بجے تک دیوان عام مین بہت بڑا مجمع ہو گیا تہا ۔ اس وقت خاص دروازے کے باہر جہان برٹش گارڈ آف آنر صف بستہ تہا ترم بجے اس سے وسیرا سے اور شاہی گروہ کے داخلہ کی اطلاع ملی ۔ اس وقت ایک راستہ پیدا ہوا اور ایک جلوس قایم ہوا ۔ وسیرا سے کے ساتھ ڈچز کیناٹ اور ڈیوک آف کیناٹ کے ہمراہ لیڈی کرزن تہین ۔ یہ اپنے اپنے پرسنل اسٹاف سمیت مسند کی جانب گئے ۔ تہوڑی دیر کے بعد ناچ شروع ہوا سب سے پہلے جلوسی ناچ کدرل ہوا جس مین تمام خاص خاص اشخاص شریک تہے ۔

اسکے بعد بائیس قسم کے ناچون کی فہرست تہی جو ناچے گئے وسیرا سے کا بینڈ اور مجموعی بینڈ باجے تہے جن مین عمدہ و منتخب باجے والے تہے ۔ یہ لوگ کمرے کے جانبین کی دونون صحنچیون مین تہے یہ باجہ نہایت ہی عمدگی کے ساتھ بجا ۔

گیارہ بجے دیوان خاص مین سپر کہانا لگایا گیا ۔

نصف شب کے تہوڑی دیر بعد ڈیوک و ڈچز روانہ ہوئے ۔ ایک بجے پندرہ منٹ پر وسیرا سے اور لیڈی کرزن روانہ ہوئے ۔

پہر بار قومی دعائیہ گت بجی اور جلوس قایم ہوا ۔

تین بجے تک ناچ ہوا کیا ۔ کرنل بارنگ اور بہت سے افسران اسٹاف اور وسیرا سے کے ذاتی مہمان اور کیمپ کے لوگ شریک ہوئے کیمپ کا انتظام نہایت عمدہ تہا ۔

دیوان خاص بہی دیوان عام کی طرح وسیع کیا گیا تہا ۔ اور طعام سپر اسی مین ہوا تہا یہ کمرہ اپنی خوبصورتی مین بےمثل تہا کیونکہ سفید سنگ مرمر پر سنہری تحریر نہایت ہی عمدہ تہین یہان مقناطیسی روشنی کمرہ رقص کی نسبت اور ہی پر اثر تہی دیوارون اور چہت پر روشنی کی

ایسی پڑتی تھی کہ انپر نگاہ نہ ٹھیرتی تھی کوئی شخص اس سے زیادہ پر لطف مقام کی امید نہیں کر سکتا ہو سفید مین پر نہر نازک نازک نقش و نگار بخوبی ہویدا ستھے۔ جس شخص نے اس دیوان خاص کو دیکھا ہے وہ اس خوبصورت و خوشنما مقام کو ہمیشہ یاد رکھیگا۔

مارچ پاسٹ و جلوس

۷ - جنوری - دہلی - آج رؤساء کے ہمراہیون اور اہل عملہ کا مارچ پاسٹ اور جلوس تھا۔ انتظام ہوا تھا کہ یہ کارروائی احاطہ دربار مین ہو تاکہ لوگ ان عجیب وغریب لوگون کو اچھی طرح دیکھ سکین جو جلوسی مواقع پر ہندوستانی رؤساء کے ہمراہ ہوتے ہین۔ آج اس احاطہ مین ویسی کشمکش نہ تھی جیسی یکم جنوری کو تھی مگر ساڑھے گیارہ بجے تک تقریباً دس ہزار آدمی جمع ہوگئے ہونگے۔ اس وقت لارڈ و لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچز کیناٹ مع اپنے اپنے پرسنل اسٹاف افسرون کے تشریف لائے اور مسند پر نشست کی۔ ساڑھے دس بجے سے موجود بینڈ باجہ مختلف گیتن بجا یا گیا۔ جون ہی ہز ایکسلنسیز اور ہز رائل ہائنسیز آئے فوراً ہی قومی دعائیہ گت بجائی گئی۔ اسکے چند منٹ کے بعد ہمراہیان و اہل عملہ رؤساء لہریہ کے طریقہ سے اس طرح آگے بڑھنے لگے مسند ان کے دست چپ کی طرف تھی اس کا دورہ کرکے باہر چلے گئے۔ میجر ڈنلاپ اسمتھ نے ان کی جمعیت کا انتظام کیا تھا اور بریگیڈیر جنرل اسٹوارٹ بیٹسن نے تین ہزار امپریل سروس فوج کو باہر کے راستون کے انتظام اور اس رقبہ کے وسطی حصہ کے پہرہ چوکی کے لئے مقرر کیا تھا۔ انکا یہ انتظام کامل تھا۔

رؤساء کے ہمراہیون اور اہل عملہ کی قواعد مین درجہ کا لحاظ نہین رکھا گیا کیونکہ جو ریاستین فاصلہ پر ہین ان کے لوگ اس خیال سے کہ اچھے وقت پر واپس چلے جائین وقت سے پہلے آگئے تھے اور اس امر کی اطلاع دیدی گئی تھی کہ ہر رئیس کے اہل عملہ کا جلوس ویسا ہی ہوگا جیسا ہر تقریب اور تہوار مین اس کے دارالصدر مین ہوا کرتا ہے۔

یہ لوگ مندرجہ ذیل انتظام کے ساتھ گزرے۔

ریاستہائے بمبئی بہ نسبت ریاست میسور۔ ریاست بڑودہ۔ وسط ہند۔ ریاست ہائے راجپوتانہ۔ ریاست ہائے ممالک متحدہ

ریاست کشمیر دربہا-

یہ سب لوگ چالیس ریاستون کی طرف سے تھے سب سے پہلے ریاست کولہاپور کے لوگ تھے آگے آگے ہاتھی کی سونڈ اور ستک سرخ و سبز رنگون سے رنگی تھی- یہ لوگ صحن مین آئے ان کے ہاتھی کے ہودے پر سنہرا نشان تھا اور رگلر لانسر کے سوارون کی وردیان سرخ رنگ کی تھین اور پیدل فوج کی سبز وردیان اور سرخ پگڑیان تھین - یورپین باجون کا بینڈ مارچ کی گت بجاتا جاتا تھا- انکو دیکھکر سب تماشائیون نے خوشی کا نعرہ مارا-

دوپہر تک یہی کیفیت رہی - صحن دربار مین خوشی کے نعرے پر نعرے اور باجے کی آواز سنائی دیتی تھی یہ باجہ مختلف قسم کا تھا- بعض مشہور گتین بجتی تھین مگر ہندوستانی دیہاتی باجون اور بانسریون کا عجیب بھداپن تھا کبھی کبھی بیگ پایپ باجون کی آواز سننے مین آتی تھی اور کبھی نرسنگھون اور ہندوستانی ڈھولون کی عجیب قسم کی آواز سنائی دیتی تھی- اکثر مرتبہ ایسا شور وغل ہوتا تھا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی مگر جب ہاتھی اور کوتل گھوڑے اور اونٹ اور رسالے اور پیدل پلٹنین اور برچھی بردار اور عصا بردار اور سواریون کے دوڑتے ہوے اور گارد کے سپاہی اور گاڑیان اور رتھ اور حیرت انگیز سواریان جن مین ہاتھی جُڑے ہوئے تھے گزر رہی تھین تو یہ آوازین نہایت موزون معلوم ہوتی تھین کبھی بینڈ باجون سے چلبلی گتین بھی سننے مین آتی تھین- تماشائی تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے -جسقدر ہاتھی سامنے سے گزرے ان کا شمار ممکن نہ تھا- ان مین ایک سے ایک زیادہ سجا ہوا تھا ان پر نہایت عمدہ جھولین پڑی ہوئی تھین آج یہ اس روز سے بھی زیادہ اچھے معلوم ہوتے تھے جس روز داخلہ دلیراسے ہوا تھا اور ان کا جلوس گزرا تھا- بہت سے ہاتھی جب مسند کے قریب سے گزرے تو انھون نے سلام کا اشارہ کیا اور دیکھا کہ ایک ہاتھی کے فیلبان نے ہاتھی کو صرف اسکے پچھلے پاؤن سے کھڑا کر دیا- یہ کارروائی ایسی شکل تھی جسپر سب نے تعریف و خوشی کے نعرے بلند کئے-

ریاست ریوان کی ایک گاڑی کی صورت پل کے پیپے کی- ایسی تھی- اسپر شوخ اور سنہرا رنگ

سہرا لگا ہوا تہا - اس مین دو ہاتہی جُڑے ہوئے تہے جو اسکو کہینچے لئے جاتے تہے مگر جب چار ہاتہیون کی ایک گاڑہی آئی تو اس کی عظمت و شان بالکل نہ رہی یہ دو درجے کی گاڑہی تہی اس کی ساخت مشرقی گنبد کی طرح تہی - اس کی کہڑکیون مین شوخ رنگ کے پردے پڑے ہوئے تہے ان پردون مین جو اہل عملہ بیٹہے ہوئے تہے انہون نے سلام کیا -

جن رنگون سے ہاتہیون کی سونڈین رنگی گئی تہین وہ ایسے رنگ تہے کہ اگر بہت سے مصور بہی نوکر رکھے جائین تو ایسے رنگ پیدا کرنا دشوار ہے یہان تمام ہندوستان کے عمدہ سے عمدہ ہاتہی موجود تہے - مہاراجہ صاحب بنارس کے پندرہ ہاتہی تہے جو سب دیکھنے کے قابل تہے - اندور سے بہی دو نمودی ہاتہی آئے تہے - ریاست نابہہ نے ایک ہاتہی بہیجا تہا - جسکے دانتون مین روشنی کے جہاڑ آویزان تہے - اس ریاست سے کچھ بازدار بہی آئے تہے جنکے ہاتہون پر باز بیٹہے تہے انکے پیچھے تازی کُتے تہے -

جیسا مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ سب سے پہلے ریاست کولہاپور کے لوگ آئے تہے - اس کے بعد کچھی لوگ آئے مین نے یہان لوگون کو کرابون کا زرہ بکتر پہنے دیکھا جنہین دیکہکر نعرۂ تعریف بلند کئے گئے - اور جب راجپوتانہ کے لوگ اسی طرح آراستہ وپیراستہ گزرے اس وقت بہی نعرۂ تعریف مارا گیا - اس کے بعد چار شخص اسٹلٹون پر (یہ لمبی لمبی لکڑیان ہوتی ہین جس مین پانون رکہنے کی جگہ ہوتی ہے اور ان پر لوگ چلتے ہین) آئے جو تلوارون اور ڈہالون سے مسلح تہے یہ کچھی لوگ تہے اور مقام شحر و مقام مکلہ سے عرب و افریقہ کے رنگرسپاہی آئے جو اپنی رنگا رنگ پوشاکون اور پگڑیون کے سبب سے تصویر کہینچنے کے قابل تہے مگر بلندی ہند کے لوگ ان سے بہت کم واقف ہین - بڑودہ کی سونے اور چاندی کی توپین مع چہڑسپہیون کے تہین ان مین خوبصورت بیل جُڑے ہوئے تہے -

بہوپال کا سبز نشان نہایت نمودکا تہا - دتیا کا ایک ہاتہی زرہ بکتر پہنے اور آہنی ہودہ کسے ہوئے آیا یہ ہاتہی بڑا جنگجو معلوم ہوتا تہا - ریوان کا ایک شخص زرہ بکتر پہنے ایک چہوٹے سے ہاتہی پر

سوار تھا - اس کی صورت نہایت ہی غضب ناک تھی - جیپور کے مختلف رنگون کے نشان کی طرف نظر
خوب دوڑتی تھی اور ریاست بوندی کے زرد وردی کے لانسر اور بیکانیر کے سوار کڑیون کی زرہ بکتر
پہنے ہوئے اور کشنگرہ کے سوار جو اپنے گھوڑون کے زینون پر کھڑے تھے اور سوزنی کے انگرکھے
گھٹنون تک پہنے اور پٹیالہ کے رنگرسپاہی عمدہ عمدہ وردیان پہنے تھے اور بیشمار باڈی گارڈ جو طرح
طرح کی شوخ رنگون کی وردیان پہنے ہوئے تھے سب کے سب روبرو سے گزرے نشان پر پھریرے
اور ریاستون کے تمام ماہی مراتب نمایان کئے گئے اور نرسنگے اور ڈھول تاشے بجائے گئے انکے
روبرو سے گذرنے والون اور دیکھنے والون مین باہم اتفاق تھا سب خاموشی کے ساتھ دیکھا کئے
فن شہسواری ظاہر کئے گئے اور سوارون نے اپنے اپنے گھوڑون کو اس طرح کدایا پھندایا کہ دیکھکر
حیرت ہوتی تھی - الور کے دو کرتبی شخص نہایت عمدہ تھے جنھون نے اپنے گھوڑون کو اس قدر الف
کیا تھا کہ عمودی صورت پیدا ہوگئی تھی - ریاست ہائے شان دبرہا کے سپاہی جنکی پوشاکین اور
ٹوپیان اور چھتریان عجیب وغریب تھین انہین دیکھکر لوگون نے خوشی کے نعرے مارے اسی طرح
جب لداخ کے لوگ خوف ناک چہرے چڑھائے ہوئے آئے تو نعرہ بلند ہوا - کوٹہ کے ناگے بھبوت
ملے روبرو سے گزرے - ہر شخص ڈہال تلوار یا پھری گتکے سے پٹہ بازی کے فن دکھاتا ہوا گزرا اگر اہل
ختک کی پٹہ بازی کے سامنے جس سے شمالی مغربی سرحد پر لوگ بخوبی واقف ہین ان کا یہ فن بحقیقت تھا
منجملہ اور عجیب وغریب ہیئت کے لوگون کے ناتھ کا ایک سفید ڈاڑھی والا بونا اور کشمیر کے دیوزاد
شخص تھے - بیان ہی کہ ان کا قد آٹھ فیٹ کے قریب ہے اور بیشک پگڑیون مین ان کا قد اسی
قدر معلوم ہوتا تھا - یہ لوگ اخیر مین آئے تھے ان کی صورت دیکھکر جو جوش پیدا ہوا تھا وہ ہنوز ختم
نہین ہوا تھا کہ سب کے آخر مین گلگت اور یاسین کے لوگ روبرو سے گزرے -

ویسرائی گروہ جس طریقہ سے آیا تھا اسی طرح رخصت ہوا اور جو لوگ صحن دربار مین بیٹھے ہوئے تھے -
وہ بھی روانہ ہوئے اور رئیسون کے ہمراہی بھی اپنے اپنے کیمپون کی جانب گئے -

اس تمام جلوس مین سب طرح کی کامیابی ہوئی صرف ایک مرتبہ اس وقت مین دقت پیش آئی تھی

جب ایک گاڑی کی سبزہ جوڑی مین ایک گھوڑا کچھہ سہم گا اور چار یا پانچ منٹ تک راستہ بند رہا مگر کوئی واقعہ نہین ہوا - اور لوگون کو رئیسون کے عمدہ کا جلوس دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی - ان لوگون کا روبرو سے گزرنا نہایت دلاویز تہا جس سے ظاہر تہا کہ اہل ہندوستان کی عادات مین کس طرح کا تغیر و تبدل ہو رہا ہے مگر اسپر بھی بہت سی ہندوستانی ریاستون مین پرانا رواج اور آلات جنگ اور قدیم ملبوس موجود ہین لیکن یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ رگلر فوج کی حالت مین بہت اصلاح ہوئی ہے اور شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ فوج امپریل سروس فوج مین بہرتی ہوئی ہے اکثر رگلر سپاہیون کی وردیان عمدہ عمدہ تہین - کچھہ رگلر رسالے نہایت خوبی کے ساتھہ روبرو سے گزرے اور رگلر پیدل فوج کے قدم اٹھانے مین بہی ایک خوبی تہی مگر ابھی تک پرانی ٹوپی دار بندوقون اور کاربینون اور توڑہ دار بندوقون سے مسلح ہین - برچہی اور تلوارین تو بدلتی نہین یہ آج بھی ویسی ہی ہین - جیسی پانچسو برس ادہر تہین لیکن جس قدر زمانہ گزرتا جائے گا - اُن لوگون کی تعداد کم ہوتی جائیگی ہان ریاستون کے تہوارون اور جشنون مین لوگ پرانے قسم کے اسلحہ لگا کر اور زرہ بکتر پہنکر شریک ہوا کرینگے - مگر اس بات کی صحیح پیشینگوئی ہوسکتی ہے کہ جس طرح آج یہ ہزارون آدمی جمع ہوئے تھے اس طرح کسی آیندہ موقع پر نہ جمع ہونگے - ہان ہاتھی بدستور قائم رہینگے - کیونکہ یہ مشرقی جانور ہین اور سرکاری جلوسون مین ان کی مشارکت نہایت ضروری امر ہے اگر یہ بالکل مفقود ہو جائین تو ہمکو افسوس ہوگا کیونکہ زمانۂ دربار مین انکے ہودون اور ان کی جہولون اور انکے زیور سے جلوس مین نہایت زرق برق کیفیت پیدا ہوگئی تہی اور ان سے مشرقی لطف حاصل ہوا تہا -

قواعد دربار دہلی

۸ - جنوری - دہلی - آج صبح کو تمام فوج مجتمعۂ کیمپ کی قواعد ہوئی - چونکہ موسم نہایت اچھا تہا اور کچھہ کچھہ ٹھنڈی ہوا چل رہی تہی اس وجہ سے قواعد نہایت کامیابی کے ساتھہ ہوئی اور دو تین دن ہوئے بارش جو ہوئی تہی اس سے گرد و غبار بالکل دبگیا تہا گو کسی قدر گرد و غبار اُڑا مگر سلامی کے نشان کے قریب میدان صاف تہا اور فوجی نقل و حرکت اچھی طرح نظر آتی تہی - اور

استقبالی قواعد مارچ پاسٹ کے بعد نہایت وسیع میدان میں چھڑ کاؤ بھی کر دیا گیا تھا اور اُس اسٹینڈ کے روبرو جہاں تماشائی موجود تھے بہشتیوں کا ایک چھوٹا سا غول چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ خاص خاص ہندوستانی رئیسوں۔ سول افسروں۔ ویسرائے کے مہمانوں اور عام مہمانوں کے جو مختلف مذاہب و اقوام کے تھے کئی ہزار تماشائی تھے اور خاص ہندوستانی تماشائی بکثرت تھے حالانکہ قواعد کا میدان کئی میل تک تھا۔ تعداد میں فوج تیس ہزار کے قریب تھی اس میں حفاظت میدان کی فوج شامل نہیں ہے۔

امپیریل سروس فوج۔	چار ہزار چار سو بیس۔
والنٹیر فوج۔	آٹھ سو ساٹھ

یہ تمام مقامی فوج سب قسم کی فوج میں سے تھی اور چاروں کمانوں کی فوج بھی موجود تھی فوج پنجاب بکثرت تھی۔ اس کے بعد فوج بنگال۔

ہر قسم کی برٹش فوج نہایت ہی عمدہ تھی کیونکہ اس فوج میں بیشتر سپاہی موسم بردآشتہ تھے جن میں سے اکثر جنگ جنوبی افریقہ میں موجود تھے یہ تمغے لگائے ہوئے تھے جن میں چھ چھ سات سات کلاسپ تھے۔ یہ اس امر کی شہادت تھی کہ یہ لوگ کس قدر جنگوں میں شریک ہو چکے ہیں ہندوستانی فوج کی حالت بھی نہایت عمدہ تھی اور وہ اس قابل تھی کہ ہر مقام پر بھیجی جا سکتی تھی۔ امپیریل سروس فوج سے ظاہر تھا کہ چند سال کے عرصہ میں کس قدر اسمیں ترقی ہوئی ہے اور اب یہ فوج کس کس عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہے

والنٹیر فوج کا ایک چھوٹا سا منتخب گروہ تھا اور انہوں نے اپنی اپنی پلٹنوں کی ناموری خوب قایم کی تھی۔

رؤسائے ہند کا حیرت انگیز جلوس

ہمارا نامہ نگار دہلی سے ۷ جنوری کو لکھتا ہے کہ بیالیس ہندوستانی اور برہما کے رؤسا کا جلوس مع انکے عملہ کے آج صبح کو ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے سامنے سے گزرا۔

یہ جلوس نہایت پر لطف تہا اس کے گزرنے مین اڑہائی گہنٹہ صرف ہوئے۔

سب سے پہلے ریاست ہائے صوبہ بمبئی کے لوگ تہے ان مین سب سے اول ریاست کولہاپور کا جلوس حسب ذیل تہا۔

ریگولر سوار — بیس

سرخ وردی کے پیدل — ایکبیس

اسکے بعد ریاست کچہہ بہج کے لوگ اس زینت سے تہے ہاتھی مع نشان۔ — ایک

پیدل سپاہی مع بینڈ — ترانوے

ان کے پاس خمدار تلوارین تہین جن کے مخملی میان تہے اور گول گینڈے کی ڈہالین تہین جو نہایت شفاف تہین۔

اونٹ — بارہ

ان پر باجہ والے۔ نشان بردار اور زنبوردار تہے ہر اونٹ پر دو دو آدمی سوار تہے ان کی پوشش سرخ تہی باجہ والے چہوٹے ٹرمپٹ اور بڑے بڑے بل کہائے ہوئے نرسنگہے اور لمبی لمبی ٹرئیان بجاتے تہے جو سب چاندی کی تہین

ریگولر بادی گارڈ — چودہ سپاہی

انکے پاس لمبی لمبی بہج کی بندوقین تہین انکے کمربند مین نقرئی یا روودان نقرئی گوبیون کے توسدان اور نقرئی قبضہ کی چہریان لگی ہوئی تہین نہایت ہی عمدہ آراستہ کوتل گہوڑے اور نشان بردار کرٹیون کے زرہ بکتر پہنے ہوئے سپاہی۔ ۲۰ ان مین بعض بعض سپاہی کنوبس کے جوتے پہنے ہوئے تہے ایک نہایت خوبصورت اور آراستہ رتھ تہا جسمین بیل جتے ہوئے تہے اور ان کے سینگ سونے سے منڈہے ہوئے تہے

چار مسلح سپاہی اسلٹ (یعنی بانسون) پر تہے۔ یہ اسلٹ رنگین اور پندرہ فیٹ بلند تہے دو پالکیان تہین جنکو کہار اٹہائے ہوئے تہے اور انکے ساتھ مشعلچی بہی تہے۔

عرب گارڈ کے سپاہی بتیس تہے ان کے آگے آگے ایک مسن شخص تہا جسکی ڈاڑہی سرخ مخضب تہی اور سونے کی کمانی کی عینک لگائے ہوئے تہا۔ انکے پاس چہوٹی چہوٹی ڈہالین تہین یہ گاتے ہوئے گزر رہے تہے۔

ہاتھی۔ — تین

باجہ والے۔ — دس

اونٹ مع نشان — دس

مسلح گارڈ — ایک

اردلی کے سپاہی — ستّر

یہ مسلح تھے اور ان کے پاس نشان اور ماہی مراتب تھے اور نقرئی عصا لئے ہوئے تھے۔

ہاتھی۔ ۵

باڈی گارڈ کے سپاہی۔ ۴۵

ریاست خیرپور کا جلوس اس طرح تھا۔

ہاتھی — ایک

باجہ والے — ۲۰

ریگولر پیدل سپاہی جو مثل ریگولر سپاہیونکے تھے ۵۳

گھوڑچڑھے ریگولر سپاہی جنکے غرارہ دار پائجامہ تھے ۱۳۱

سلطان شحر و مکلا کا عملہ حسب ذیل تھا۔

ریگولر سپاہی — ۱۴۶

حبشی اور باجہ والے — ۳۹

یہ لوگ نہایت ہی سیاہ تھے اور انکی وردی شتری و زرد تھی۔ انکے پاس لمبی لمبی دمشقی بندوقین اور نقرئی کیپیان تہین آگے آگے سبز و سرخ نشان لئے ہوئے لوگ تھے۔ یہ پٹہ بازی کرتے ہوئے اور باجہ والے بانسلیان بجاتے ہوئے جاتے تھے۔ موٹے موٹے انگلش بوٹ پہنے تھے۔

باجہ والے اور نشان بردار — ۲۸۔

یہ چہیوں کی انیون پر سبز مخملی غلاف چڑھا ہوتا

پیادہ سپاہی مع عرب باجہ والون کے — ۴۶

یہ نقارون پر گاتے اور چہریان ہاتھون مین لئے ہوئے اور پیترے بدلتے ہوئے جاتے تھے۔

گھوڑچڑھے ریگولر سپاہی — ۱۲

اسکے بعد میسور کا جلوس تھا۔ اسکے بعد ایک سونے کی توپ چاندی کے پہڑ پہیون پر اور چاندی کی توپ سونے کے پہڑ پہیون پر تھی جو بڑودہ کی تہین۔

وسط ہند کی ریاستون مین سب سے پہلے گوالیار کا عملہ اس طرح تھا۔

سوار باڈی گارڈ۔ — ۴۸

چوبدار اردلی اور برچھے والے — ۳۷

یہ برچھے والے گھوڑون پر سوار تھے۔ ان کے ساتھ ایک ایک اردلی تھا جو ان کو چھتریان لگائے ہوئے تھا۔

کوتل گھوڑے۔ — ۲

ہاتھی — پندرہ جنپر بیس آدمی تھے

اس کے بعد اندور یعنی ہلکر کے لوگ تھے۔ ایک تختہ پر روشنائی سے لفظ ہلکر لکھا ہوا تھا جو سب کے آگے آگے تھا۔

کوتل گھوڑے — ۱۲۔

یہ نہایت ہی خوبصورت سبزہ عربی گھوڑے تھے۔

پیادہ سپاہی اور سواری کے آگے آگے چلنے والے
اور گارد - ترپن
انکے ساتھ ایک بینڈ باجہ تھا جنکے لوگ سرخ
یورپین کوٹ سفید پتلون پہنے ہوئے تھے - اور
واشنگٹن پوسٹ کی گت بجاتے تھے -

ہاتھی -	چھ
پالکیان	دو
بیلون کی گاڑی	ایک

اور بھوپال کا عملہ حسب ذیل تھا -

باڈی گارد سوار	۲۳

انکی برچھیون مین اودے اور سبز پھریرے
تھے انکے ساتھ بانسلیون کا بینڈ باجہ تھا - بینڈ کی آواز
مثل بیگ پائپ کے تھی اور ڈھول تھے جنکو ہاتھون
اور لکڑیون سے بجاتے تھے -

ریگولر سوار	پچپن

انکی زرد و سبز وردیان تھیں -

باجہ والے	چالیس

باجہ انگریزی تھا -

ہاتھی	دو
گھوڑے	چار
سونٹے بردار	دو -

سونٹے مثل چھوٹی چھوٹی چھڑیون کے اور پیتل کے
تھے اور جالر کے گرد چھوٹی چھوٹی گھنٹیان تھین - اپر
شیر اور سنگھ کی تصویر تھی -
ریاست ریوان کے حسب ذیل لوگ تھے -

ہاتھی مع نشان ریاست	تین

انپر نقارہ بھی تھے - ایک ہاتھی پر بانسلی کا
بینڈ تھا -

اونٹ	چار

ریگولر سوار نیلی اور سبز وردی پہنے ہوئے تھے ۱۰۰
ریگولر سپاہی ہلکی نیلی وردیان پہنے ہوئے جنکی
سرخ کوٹ تھی دوسو
ریاست کے چنڈول وسکھپال - چار
انکے اردلی اور سونٹے بردار - ایکسو بیس
ایک سکھپال چاندی کا مثل ڈبکی لگائے بیٹھے ہوے
جانور کے تھا اور دور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک
دیوانہ شیر ہے اسکی پشت پر کرسی تھی - اس کی
آنکھون سے غصہ ٹپک رہا تھا اور اس کی دم اس
طرح اٹھی تھی کہ اس مین چاندی کی چھتری لگائی جاتی
تھی -
ایک گاڑی تھی جسمین دو ہاتھی جتے ہوئے تھے
اسکی صورت مثل حربے جنگ گاڑی کے تھی اس کے

پہئے چھ چھ فیٹ بلند تھے۔

دو جلوسی گاڑیان تہین جن مین گھوڑے جتے ہوئے تھے اور پوسٹلین کی وردیون مین نقرئی پوتام تھے

ہاتھی مع ایک بچہ کے — دس

ایک ہاتھی بنے ہوئے سر پر ایک شخص آہنی خاردار زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا اس کی صورت ساہی کے مانند تھی۔ آٹھ گھوڑون پر امرا ورؤسا سوار تھے۔

ایک شخص دو مسی ظروف لئے تھا جو بانس کی بہنگی مین تھے ان مین جمنا کا پانی بہرا ہوا تھا۔

انکے بعد ریاست اودیپا کے لوگ حسب ذیل تھے

رنگیوار سوار — بیس

ہاتھی زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے — ایک

گھوڑے مع نشان و نقارہ — دو

نشان پر ہنومان کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

ریاست کے بہاٹ — دو

جو تاریخی واقعات ریاست یاد دلاتے جاتے تھے

رنگیوار سوار — بیس

باجہ والے — تیس

یہ اپنی لارہی کی گت بجاتے جاتے تھے۔

پیادہ سپاہی — ایکسو اکتیس

ہاتھی مع نشان و ماہی مراتب — پانچ

ان مین ایک ماہی مراتب مین سونے کا اژدہا کا سر تھا

باجہ والے ہاتھی پر — سات

یہ ڈہول اور جہانجھ بجاتے جاتے تھے۔

پالکی — ایک

سوار — دس

اونٹ — تین

کوتل گھوڑے — بارہ

نیزہ بردار اردلی - سونٹے بردار — بیاسی

ہاتھی — دو

اونٹ مع نقارہ — ایک

اسکے بعد ریاست کی سواریان تھین۔

ریاست وتیا کا عملہ اس ترتیب سے تھا۔

ہاتھی — ایک

جو زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے تھا اسپر ریاست کا نشان تاریخی اودا تھا۔

رنگیوار سوار اور کوتل گھوڑے — چھ

یہ سوار مرزائیون پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے۔

پالکیان — تین

کہار — بائیس

سپاہی - اردلی باجہ والے — سترہ

باجہ والے جان پیل کی گت بجا رہے تھے۔

ہاتھی سات

ان میں سے سب سے بڑے ہاتھی نے وایسرائے کو سونڈ سے سلام کیا اور مثل گھوڑے کے الف ہوکر تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔

شتر سوار دس

گاڑی ایک

ریاست دہار کے لوگ اس طرح تھے۔

سپاہی چوالیس

ان کی صورت مثل غدر کے سپاہیوں کے تھی۔ ان کے سرخ کوٹ سفید گول ٹوپیاں اور گردن کی حفاظت کے لئے کپڑے کے فلیپ لگے تھے۔

اردلی گیارہ

ہاتھی دو

بہاوت وغیرہ چھ

گارد کے سپاہی اور نرسنگھے پھونکنے والے چودہ ۱۴

ریگولر سوار پندرہ

ریاست سمتھر کا جلوس حسب ذیل تھا۔

شتر سوار ۵

ہاتھی مع نشان ریاست ایک

گھوڑے ۳

باجے والے ۱۵

سپاہی ۵۰

اردلی ۲۷

ہاتھی ۷

باڈی گارڈ سوار ۳۷ - یہ دودہ کی رنگی ہوئی وردی پہنے تھے۔

ریاست چرکھاری کے لوگ۔

شتر سوار مع نقارہ ۷

باجہ والے ۲

سوار باڈی گارڈ سبز وردی پہنے ہوئے ۳۳

کوتل گھوڑے ۵

پالکی ایک

کہار ۱۰

باجے والے ۲۳

مغربی طرز کا بینڈ - ایک - یہ ایسی گت بجاتا تہا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتی تہی۔

سپاہی - ایک سو بیالیس - ان کے پاس لمبی لمبی سونے کے کام کی بندوقین تہین۔

باجے والے - چھ - یہ گاتے اور ستار بجاتے جاتے تھے۔

ہاتھی آٹھ - انکی مستکین نیلی تہین۔

اردلی سپاہی

ریاست راج گڑھ کے لوگ اس طرح تھے۔

گھوڑے سوار نقارچی — ایک

بگل سوار — سترہ

سپاہی — بیس

کوتل گھوڑے — پانچ

سونٹے بردار۔ دس۔ انکے سونٹون پر پہلی اور گرہ بنا ہوا اور زرق برق جھولون والے ہاتھیون پر سوار تھے۔

اردلی سپاہی — چار

ریاست نرسنگھ گڑھ کا عملہ۔

سوار مع نقارہ ونوبت ونشان برنگ سرخ۔ تین

مسلح سپاہی سونٹے بردار — پینتیس

شتر سوار — تین

راجپوت گارڈ — چھہ

ہاتھی — دو

سوار باڈی گارڈ — بیس

راجپوتانہ کی ریاستون مین سب سے آگے ریاست جیپور کا جلوس تھا۔

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر ایک نشان تھا جس پہ سفید۔ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ اور سیاہ دھاریان تھین

سوار۔ دو۔ انکے گھوڑون پہ ترسول اور نقارے تھے

آراستہ کوتل گھوڑے — چھہ

سونٹے بردار۔ ڈھال لگائے ہوئے۔ دس

ہاتھی — تین

زرد بکتر پہنے ہوئے سوار ساٹھ۔ انکی برچھیون مین سفید و سرخ جھنڈیان تھین اور ان کے بوٹ کانپور کے بنے ہوئے تھے۔

ریاست جودھپور۔

آراستہ گھوڑے — بارہ

ریاست بوندی۔

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر زرد رنگ کا نشان ریاست تھا۔

بینڈ والے — بیس۔

مسلح اردلی۔ ایکسو پچاس۔ انکی وردیان سبز و سرخ شوخ رنگ کی تھین۔

امرا و رؤسا سوار مع اردلیون کے — پندرہ

سوار مع نشان و نقارہ — دو۔

باجہ والے مع جھنڈیون کے — بارہ

ایک سوار کے پاس رئیس کے واسطے گنگا جل رکھا ہوا رئیس کو موجود ہونا چاہیئے تھا مگر مین نے نہین دیکھا۔

آراستہ گھوڑے — آٹھ۔

مسلح ہمراہی — تیس۔

مہاراجہ کا خاص ہاتھی۔ ایک۔ اس کی حفاظت

پچیس باسلح پیادے کرتے تھے۔

برچھی بردار سپاہی   نو

رئیس سوار   چار

انکے ملازمین   آٹھ

سوار   چالیس

ہاتھی مع نشان   دو

ہاتھی   ایک

ریاست بیکانیر۔

ہاتھی مع نشان ریاست   ایک

سوار و نشان ریاست   ایک

سوار - تین اپنیر دہونسہ اور ٹرمپٹ تھے

ہر سوار کی خواہش تھی کہ اپنے نقارہ کی آواز دوسری پر غالب رکھے۔

پالکیان   دو

ہاتھی مع نشان - دو - انکی جھولین مشبک تھین - جنکے اندر سے گدا نظر آتا تھا۔

بیلون کا رتھ   ایک

کوتل گھوڑے   دس

سونٹے بردار   پچیس

باجے والے - پینتیس - یہ نہایت عمدہ گت بجاتے تھے۔

ہاتھی   دو

سوار عمدہ وردیون مین   اکیس

ریگلر سوار سبز نیزہ لئے ہوئے   پچاس

شتر سوار مع زرہ بکتر   پچاس

یہ زرہ بکتر اچھے نہ تھے بوسیدہ فرسودہ تھے اور آنکھ اور ناک کی جگہ سے اکثر بڑھی تھین۔

اردلی   تیس

جلوسی ہاتھی   ایک

سوار مع نشان و نقارہ   دو۔

ریگلر سوار تاریکی وردی مین   تیس

باڈیگارڈ کے سوار   پینتالیس

شتر سوار مع زنبورک   گیارہ

ناگا سپاہی   پندرہ

یہ سب قریب برہنہ تھے اور جسم پر زرد رنگ ملے ہوئے تھی اور مثل شیر کے انکے جسم پر دہاریان تھین ان مین سے دو باہم پٹہ بازیان کرتے جاتے تھے۔ چند کے پاس پھری گتکے تھے۔ بعض کے پاس تلوارین تھین جو اپنے مقابل کے پاؤن پر مارتے تھے اور وہ تڑپکر زد سے بچ جاتا تھا۔

اردلی اور باجہ والے   ایک سو پینتالیس

یہ بیگ پائپ بجاتے تھے۔

کوتل گھوڑے — تین۔
ہاتھی — ایک
یہ سونڈ سے چنور جھلتا جاتا تھا۔
پالکی — ایک
مسلح رؤسا — بارہ
رنگیلے سوار — دس
انکی برچھیون پر سیاہ پھندنے تھے۔
انکے بعد ریاست بھرتپور کے لوگ تھے۔
پھر کشن گڈھ کا عملہ آیا جو اس ترتیب سے تھا۔
شتر سوار — دو
مسلح سوار — بارہ
رؤسا سوار — چار
بعض اپنے گھوڑون کو کداتے پھنداتے جاتے
اور بعض اپنے گھوڑون کے زینون پر کھڑے تھے
کوتل گھوڑے — دو۔
باجہ والے اور سونٹے بردار — اٹھارہ
باجہ والون کے آگے جو شخص تھا وہ ٹوئیڈ
کے کپڑے پہنے تھا اور سونٹہ نقرئی تھا۔
رنگیلے سپاہی پیلی وردی مین — ساٹھ
انکے لیے لمبے بھورے رنگ کے لبادے
اور کنٹوپ تھے انکے پاس گینڈے کی ڈھالین تھین

ریاست الور کا عملہ
ہاتھی مع نشان سبز و زرد و سفید و ماہی مراتب — ۲
مسلح شتر سوار — اکیس
انکی سرخ اور نیلی وردیان تھین۔
آراستہ گھوڑے — گیارہ
ایک شخص سفید گھوڑے پر سوار تھا اس کے پٹھے اور
دُم سرخ تھی۔ یہ گھوڑا خوب اچھلتا جاتا تھا اور ایک
شرعہ گھوڑا ویسراے کے سامنے سے گزرا جو صرف
دو پچھلے پانون سے چلتا تھا۔
سپاہی — اکتیس
یہ پیادہ تھین۔ سبز برچھیان اور سونٹے لئے ہوئے
تھے۔
گاڑی — ایک
جسمین ہاتھی جتے ہوئے تھے اور اس کی صورت
سرکس کے خیمے کی طرح تھی۔
مسلح سوار — دس
یہ زرہ بکتر پہنے اور برچھیان اور چمڑے کی ڈھالین
لئے ہوئے تھے۔
ہاتھی — چار
ریاست ٹونک کے لوگ
باجہ والے — پانچ

ریگولر سوار — اکاون
باجہ والے — تیس
سپاہی — ایک سو بیس
یہ خالی وردیان پہنے اور عمدہ عمدہ رئفل سے
مسلح تھے۔
ہاتھی — چار
ریگولر سوار — بیس
ریاست دھولپور کا عملہ
اس ریاست کے لوگ ہر قسم کے اسلحہ سے
مسلح اور ریشمی کپڑون پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے
اس کے بعد سروہی کے اور اس کے بعد
جہالاوار کے لوگ تھے۔
ہاتھی مع نشان — ایک
اسپر جو لوگ سوار تھے وہ بانسلیان بجا رہے تھے
آراستہ گھوڑے — بارہ
باجہ والے — اٹھائیس
مگر باجہ محض نمائشی تھا کیونکہ بجتا نہ تھا۔
ریگولر سپاہی — ساٹھ
نشان بردار اور گرینڈیر سپاہی — چودہ
جلوسی ہاتھی — ایک
مہاوت وغیرہ — بائیس

گارد وار اردلی — سولہ
ہاتھی مع ماہی مراتب — ایک
ریگولر سوار — پچیس
ریاست شاہپورہ کے لوگ۔
ہاتھی مع نشان و نقارہ — دو
سوار مع نشان وغیرہ — دو
مسلح ریگولر سوار — بائیس
یہ زرہ بکتر پہنے اور گینڈے کی ڈھالین لئے ہوئے تھے
اردلی کے سپاہی — پندرہ
کوتل گھوڑے — دو۔
پیادہ سپاہی مع ماہی مراتب ریاست — تینتیس
اس کے بعد سمان کے لوگ آئے جو بڑی بڑی گھاس
کی ٹوپیان پہنے ہوئے تھے اور گھنٹہ بجاتے جاتے تھے
انکے خدمتگار چھتریان لئے ہوئے تھے کچھ اور
لوگ پانون اور تمباکو کے ڈبے اور پیکدان لئے
ہوئے تھے۔
اس کے بعد ممالک متفرقہ کی ریاستون کے لوگ آئے
بنارس کا عملہ اس طرح تھا۔
سوار سرخ و زرد وردیان پہنے ہوئے — اکاون
باجہ والے — تیس
یہ چھوٹی بانسلیان بجاتے جاتے تھے۔

پیادہ سپاہی سرخ دررو وردیون مین- ایکسوتین
ریگولر سپاہی چہتر
یہہ سونٹون- کاربینون- گرینڈ اور بندوقون
سے مسلح تھے-
ریگو سوار دس
شتر سوار نو-
ان اونٹون کے پانون مین گھنگھرو تھے-
عمدہ اور آراستہ ہاتھی- تیرہ
ریاست ٹہری گرہوال کے عملہ کے لوگ
پیادہ سپاہی- پچاس
ریاست ہائے پنجاب مین لوہارو کا عملہ اس طرح تھا
پیادہ سپاہی مع بندوقون و سونٹون اور برچہیون
سے پندرہ
بیلون کا رتھ ایک
ریاست مالیر کوٹلہ
پیادہ سبز وردی مین- تیس
یہ سونٹون- برچہیون اور بندوقون سے مسلح تھے
کوتل گھوڑے آٹھ
جلوسی گاڑی ایک
ریاست فریدکوٹ-
پیادہ سپاہی مع سونٹون اور برچہیونکے- آٹھ

جلوسی گاڑی- ایک
اس کے گھوڑے سنہری- سبز اور سرخ ساز سے
خوب آراستہ تھے-
اونٹ گاڑی ایک
یہ کمپ بھر مین زیادہ نمودار تھی-
باڈی گارڈ سوار پندرہ
ہاتھی دو
ریاست نابھہ-
شتر سوار چھہ
انکے پاس سبز رنگ کی بندوقین تہین-
باڈی گارڈ کے سوار- پچیس-
انپر چھوٹی سرخ جھنڈیان اور نقارہ تھے-
آراستہ گھوڑے پانچ
ان مین سے ایک گھوڑا احاطۂ دربار مین چھوٹ گیا تھا-
پالکیان دو-
پیادہ سپاہی سونٹے برچھے اور چھتریان لئے
ہوئے ستائیس
ہاتھی مع نشان ریاست ایک
ہاتھی مع ہودہ چھہ
ان مین سے ایک کے دانتون مین جھاڑ لگا ہوا تھا-
جلوسی گاڑی ایک-

باز	دو
تازی کُتّے	چھ
پہلوان کا رتھ	ایک

اِسکے اندر دو مسلح جنگ آور جوان بیٹھے تھے

اڑہائی فیٹ کا بونا آدمی	ایک

ریاست جھیند۔

سوار مع نشان و نوبت	چار
باجے والے	پانچ
پیادہ سپاہی	۴۸-

انکے پاس سونٹے برچھیان اور ماہی مراتب تھے

پالکیان	دو
کوتل گھوڑے	پانچ
ہاتھی	چھ
جلوسی نقرئی گاڑی	ایک
باڈی گارڈ کے سوار	اکیس
اکالی	چھ

یہ مذہبی سپاہی ہین - ایک مالا جیتا جاتا تھا اس مالے کے دانے سیب کے برابر تھے - یہہ اسکے پاس چکر تھے۔

ریاست پٹیالہ کے علاوہ آگے آگے سکھون کا گرو تھا - یہ نہایت اونچی پگڑی ایک زرکار نیلے کپڑے کی باندھے ہوئے تھا - اور چھوٹے ٹٹو پر سوار اور مسلح تھا - ٹٹو جہانگیریان پہنے ہوئے تھا -

ہاتھی مع نشان و نوبت	دو
ہاتھی	ایک

اسپر سکھون کا گرنتھ صاحب تھا - یہ کتاب ایک زردوزی کام کی گدی پر رکھی ہوئی تھی -

باجے والے	پانچ

پیادہ سپاہی مع سونٹون برچھیون اور بندوقون کے اڑتالیس -

مشعلچی	آٹھ
پالکیان	چار
پیادہ سپاہی مع عصا و ماہی مراتب	چھ
عمدہ آراستہ گھوڑے	آٹھ -

ان کے زین پوشون سے سنہری گچھے لٹک رہے تھے

سوار	دو

یہ رئیس کا قالین اور سنگارمیز لئے ہوئے تھے -

سونٹے بردار سوار	آٹھ
باجے والے	چھ
چاندی کی گاڑی	ایک
نرسنگھے بجانے والے	دو
باڈی گارڈ سوار سبز وردیون مین	پچیس

جلوس بروہم گاڑی ایک
اسکی لالٹینین چاندی کی اور رتھ کے مال تھے
ہاتھی پانچ
سب سے آخر مین ریاست کشمیر کا عملہ تہا۔
ابیہ والے چھبیس
انکے ساتھ شیطانی ناچ والے لوگ چہرے
لگائے ہوئے تھے بعض چہرے اژدہے بعض شیر کے
بعض کتون کے تھے۔ یہ راستہ بہر کودتے اچہلتے
اور تہہ ان ہاتھون مین لئے ہوئے جاتے تھے۔
پیادہ سپاہی مع بندوقون۔ عصا اور برچھیونکے۔ اٹھ

مسلح سوار زرہ بکتر مین پچیس
آراستہ گھوڑے آٹھ۔
گلگت اور یاسین کے سوار۔ پینتیس
ہاتھی آٹھ
دیوزاد دو
ان مین ایک کا قد سات فیٹ آٹھ انچ اور دوسرے
کا قد آٹھ فیٹ کا تہا۔ انکے کاندھون پر نارنگین
رکھی تہین۔ انکے منہ کھلے ہوئے تھے مگر پانون کمزور
معلوم ہوتے تھے۔ گو یہ ابھی نوجوان تھے۔ انکو دیکھکر
رحم معلوم ہوتا تہا۔

دربار تاجپوشی

۹۔ جنوری۔ دہلی۔ آج صبح کوئی سرکاری کام درپیش نہ تہا لہذا اکثر رؤسائے ہند نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کیمپ کی سیر کی اور اپنے احباب سے رخصت ہوئے۔ کثیر التعداد مہمان یہان سے روانہ ہوئے اور صوبہ کے کیمپ برخاست ہو چکے ہین۔ سرکاری پروگرام مین کسی قسم کی تبدیلی نہین ہوئی لہذا وائسرائے کل اثنائے سفر کلکتہ مین دورہ پر روانہ ہونگے۔ اور اسی وقت ڈیوک اور ڈچز کناٹ بھی سوار ہونگے
آج سہ پہر کو میدان پولو مین بتعداد کثیر مجمع ہوا۔ شامیانہ اور اسٹینڈ کے نیچے لوگ بہرے ہوئے تھے ہزارہا برٹش سپاہی اور ہندوستانی تماشائی گرد وپیش استادہ تھے۔ راجپوتانہ کے رؤسا اور پولیٹیکل افسرون نے ایٹ ہوم کا جلسہ دیا تہا اور بہت لوگون کو مدعو کیا تہا وسیراسے کے کیمپ کی سڑکون پر زرہ بکتر پہنے ہوئے سوارون شتر سوارون اور رؤسا کے متعلقین دورویہ صف بستہ تھے۔ تین بجے سہ پہر کو گلگت اور ہنزا کی پارٹیون مین پولو کی بازی ہوئی۔ یہ نہایت پر لطف منظر تہا کیونکہ اکثر کھیلنے والے

ہلکے کپڑے پہنے ہوئے بلکہ اکثر برہنہ سر چھوٹے چھوٹے ٹٹوؤن پر سوار تھے ایک بہت وسیع قطعہ اراضی تختون سے محاط کیا گیا تھا اور دو چھپر لگے ہوئے تھے جن پر جونا پہرا تھا اور یہی گول قرار دئے گئے تھے۔ ہر جانب سات سات کھیلنے والے تھے۔ سب نے گیند کھیلنے مین نہایت ہوشیاری ظاہر کی جو ہاتھ سے پھینکے جاتے اور معلق گیند لکڑی کے آلے سے مارے جاتے تھے اس تختہ دار میدان سے ہمالیہ کے سوا نعمات کے میدانون کا لطف آتا تھا۔ جہان روزانہ شام کو موسم گرما مین پولو کھیلا جاتا ہے۔ اس کے بعد سنی پور کے گروہ نے نہایت عمدگی اور پھرتی کے کرتب کئے فی الحقیقت ایک نہایت لطف خیز سمان تھا کیونکہ اکثر لوگون کو گیند مارنے کا پورا اطمینان تھا اور گیند نہایت سیدھا جاتا تھا یہ نہایت شوخ رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور اپنے پاؤن کی کامل حفاظت گھٹنون سے گٹون تک انہون نے کی تھی اول اول سنی پوریون کے گیند کھیلنے سے ہم پر ظاہر ہوا کہ پولو کا مقصد کیا ہے اور اپنی قومی بازیان جو انہون نے کھیلی تھین وہ نہایت دلچسپ تھین۔ ٹٹوؤن پر سوار ہو کر انہون نے یہ کھیل کھیلے تھے۔ ان کے ٹٹو نہایت عمدہ اور اچھی حالت پہرت کے تھے۔ یہ بازی نہایت اطمینان اور سرگرمی کے ساتھ ختم ہوئی۔

ساڑھے تین بجے کے بعد سے دو مختلف مقامات نہایت دلچسپ ہو گئے تھے کیونکہ یہان انٹرنیشنل پولو کی آخری اور فٹ بال کی قطعی بازیان تھین۔ فٹ بال کے دیکھنے کو بہت سے برٹش سپاہی جمع ہوئے تھے اور وقتاً فوقتاً نعرے بلند ہوتے تھے۔ جب گارڈن پلٹن اور رائل آئرش ریگل پلٹن کے لوگ جیتنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نصف وقت مقررہ تک کسی کا کوئی گول نہین ہوا مگر دوسرے نصف وقت مین گارڈن پلٹن کے سپاہیون نے تین گول کئے۔

اول اول پولو کی نسبت خیال تھا کہ الور اور جودھپور دونون برابر رہینگے مگر الور کے گروہ کا اسکور بڑھ گیا اور وہ بآسانی بازی جیت گیا۔

ویسرائے اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچز کیناٹ اور ان کی پارٹی پویلین کی چھت کے اوپر سے تماشا ملاحظہ کرتے رہے اختتام بازی کے وقت وہ وہان سے اُترے اور ایک ممتاز نشستگاہ مین تشریف لائے جہان ملوسی کرسیان رکھی گئی تھین۔ اور سامنے نقرئی پیالے اور انواع واقسام کے

انعامات میز پر رکھے تھے جو ان بازیون کے فاتحون کو تقسیم ہونے کے لئے تھے ویسرائے نے ایک مختصر تقریر کی اور بیان کیا کہ مجھے ان انعامات کی تقسیم سے نہایت مسرت ہوئی اور انہون نے مقابل گروہون کو مبارکباد دی کہ ان بازیون مین برابر دوستی و اتحاد قایم رہا۔

اس کے بعد ڈچز کیناٹ نے انعامات تقسیم کئے۔ مندرجہ ذیل انعامات ذیل کی پارٹیون سے حاصل کئے۔

آنور پارٹی۔ انٹرنیشنل پولو کپ۔ پونا ہارس ہندوستانی فوجی کپ۔

اور گھوڑے پھندانے مین پانچوان ڈریگون گارڈ جیتا۔

نیزہ بازی مین پندرہوان بنگال لانسرز رسالہ کامیاب ہوا۔

فٹ بال مین گارڈن ہائیلینڈر فتحیاب ہوئے۔

ہاکی مین تنتیسوین پنجاب پلٹن بازی لیگئی۔

سارجنٹ کالنس کا پنورہ النیٹر سوارون نے نیزہ کومب کا انعام حاصل کیا جو عمدہ سے عمدہ والنیٹر سوارون یا گھوڑچڑھے سپاہیون کے لئے مخصوص تہا۔

اور جو فوجی لوگ بازیون مین اول رہے ان کو لفٹنٹ کرنیل کلیری ہل نے تدریجاً طلب اور پیش کیا۔

جب تقسیم انعام ختم ہوئی تو بحیثیت سرپرست ویسرائے کے لئے تین نعرہ خوشی مارے گئے۔ راجپوتانہ کے رؤسا اور پولیٹیکل افسرون کی مہمان نوازی قابل توصیف تھی اور تمام تماشائی مہمان نہایت معترف و مداح تھے۔

آج شام کو ڈیوک و ڈچز کیناٹ نے کمانڈر انچیف کے ساتھ دعوت نوش کی بعدہ ویسرائے شامیانہ مین تشریف لے گئے جہان ویسرائے نے ہندوستانی رؤسا کو ایوننگ پارٹی دی تھی۔ اسکے بعد عطائے تمغہ کا ایک دربار منعقد ہوا اس مین ویسرائے نے ہز مجسٹی شاہ انگلستان شہنشاہ ہندوستان کے خاص حکم سے ہز ہائینس نظام کو جی۔سی۔بی۔ کا تمغہ اور میجر جنرل سی۔سی۔ایجرٹن اور میجر جنرل ای ایل ایسٹ کو کے سی۔بی کے تمغے عطا کئے اور آنریبل مسٹر ولیم اولس کلارک۔آنریبل مسٹر

نائٹ کمانڈرس سے سرفراز - لفٹننٹ جرنیل جیمس لوکس و اکرسی - آئی - ای - ڈاکٹر جارج واٹ سی - آئی - ای - ہرکشن داس نرسوتم داس کو نائٹ ہڈ کے اعزاز مرحمت فرمائے - ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ نے حسب الحکم ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ ہز ہائینس مہاراجہ سر ساہو چہتر پتی والی کولہاپور کو جی - سی - ایس - ائی - او کا تمغہ اور ان رؤسا کو طلائی تمغہ جات عطا کئے جو ہندوستان سے جشن تاج پوشی انگلستان مین شریک ہوئے تھے - اس موقع پر والیان ملک اعلی افسرون اور نامور مہمانون کا نہایت خوبصورت مجمع تھا اور دربار دہلی کی یہی آخری رسم تھی -

۱۰ - جنوری - دہلی - جلسہ دربار تاج پوشی اختتام کو پہونچا - ویسرائے اور خاندان شاہی کے ممبر آج صبح کو روانہ ہوئے سرکاری پروگرام مین جو کچھ اعزازی جلوس قرار دیا تھا وہ عمل مین آیا - سرکون پر دو رویہ فوج صف بستہ تھی گارڈ آف آنر کیمپ مین اور ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا - توپ سلامی سر ہوئین - ریلوے پلیٹ فارم پر ہز اکسلنسی ویسرائے اور ڈیوک آف کنا کے استقبال کے لئے حکمران رؤسائے ہند اور خاص خاص افسر موجود تھے - ہر ایک رئیس زرق برق پوشاک اور حسب معمول زر و جواہر مین ملبوس و مغرق تھا ہر شخص رخصت ہوا اور دونون اسپیشل ٹرینین روانہ ہوئین ڈیوک اور ڈچز کیناٹ پشاور تشریف لے گئے ہین - ان کی روانگی کے وقت دعائیہ گیتین بجائی گئین - ان کے پاؤ گھنٹہ کے بعد لارڈ اور لیڈی کرزن روانہ ہوئے - جسوقت ویسرائے اکسلنسی کی ٹرین چلی - بڑے زور سے نعرہ ہائے خوشی بلند کئے گئے بعد ازان تمام رؤسا اور حکام اپنے اپنے کیمپون کو گئے تاکہ اپنی روانگی کے لئے تیار ہو رہین - دو رویہ سڑکون کی فوج بھی اپنی اپنی قیام گاہ کو واپس گئی - اس لطف کے ساتھ اس آخری موقع کا خاتمہ ہوا -

ہر شخص اپنی روانگی کے گھنٹون اور دنون کا شمار کر رہا ہے - اور افسران انچارج کیمپ اب خیمون کو بند ہوانے اور اپنی زیر حفاظت اشیاء و سامان کے روانہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہین ریلوے لینین نہایت مستعدی اور گرمجوشی سے کارروائی کر رہی ہین اور اسپیشل ٹرینون کا ٹیم ٹیبل نہایت طولانی ہے صدہا مہمان روانہ ہو چکے ہین مگر پھر بھی کل مہمانون کی روانگی مین ہفتہ عشرہ سے کم صرف نہوگا - اور گاڑیون

گھوڑون اور کیمپ کے سامانون کی نسبت کوئی رائے نہین دیجا سکتی ہے کہ کسو قت تک روانہ ہونگے اگر گذشتہ دو ہفتون کی کارروائیون پر غور کیا جاوے تو تعریف کرنے سے کوئی شخص باز نہین رہ سکتا۔ کیونکہ تمام انتظام نہایت عمدہ تہا۔ اور شب و روز کے جلوس و رسوم نہایت کامل اور عمدہ تھے اور کسی قسم کی دقت پیش نہین ہوتی تھی۔ اور کثرت ہجوم کے لحاظ اور پیچیدگی اور اختلاف انتظام اور کارہائے ذمہ داری کے لحاظ سے اگر دیکھا جاوے تو افسرون نے ان کو نہایت عمدگی سے انجام دیا۔ اس سے بہکر نہایت تعجب ہوتا ہے کہ کیونکر یہ کار اہم اس خوش اسلوبی سے سرانجام پایا۔ ویسرائے کو ان تجاویز اور انکی تفصیلات مین عام دلچسپی تھی انہون نے اپنی ذاتی کوشش سے تمام پروگرامون کو مرتب کیا تہا اور انکی زود فہمی اور ذہانت و تجربہ کی وجہ سے ان کے سامنے جو تجاویز پیش ہوئین وہ سب منظور ہوئین اور نہایت خوبی سے ان کا انصرام ہوا۔ علاوہ ازین یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ تمام افسرون نے اپنی ذمہداری کے کامون کو نہایت جانفشانی اور جفاکشی سے پورا کیا۔ ور ویسرائے کے تمام مقاصد کو ان کی ہدایات کے موافق انجام دیا۔ سر ہیو بارنس فارن سکرٹری اور کرنیل بارنگ فوجی سکرٹری نے اپنے لائق اسٹاف افسرونکی مدد سے سرکاری رسوم کا اہتمام کیا۔ ان کے اداے فرائض کی خوبی کی جہانتک توصیف کی جانے کم ہی تہم کام اس سے بہتر طریقہ سے ہرگز انجام نہین پا سکتے۔ جلوس کا فوجی حصہ بھی نہایت عمدہ تہا اور اسکے متعلق افسران کو تہ دل سے مبارکباد دینی چاہیئے۔ کہ کس کامیابی کے ساتھ انہون نے اپنے فرائض ادا کئے۔ پیچیدہ تیس چالیس ہزار افواج سے دربار کی رونق و تزک و احتشام مین اور زیادہ فروغ ہو گیا تہا۔ تمام حاضرین کی نظرون مین وہ سمان پھر رہا ہے۔ جب اس فوج نے قواعد کی تہی۔ مختلف اور بیشمار کیمپون کے افسران انچارج اور ہر قسم کے عاملانہ حکام نے نہایت خوبی و عمدگی سے اپنے فرائض ادا کئے۔ فی الحقیقت ان کو سخت محنت و جفاکشی پیش آئی تہی اور یہ امور دو ایک روز اور ہفتہ عشرہ کے نہ تھے بلکہ مہینون کا کام تہا۔ اور مہمانون کو اس کا اندازہ نہین ہو سکتا کہ ان کی راحت و آسایش اور خیمہ و خرگاہ کے لئے افسرون کو کسقدر دقتین لاحق ہوئین۔ تمام انتظامات سامان رسد ریلوے۔ ڈاک و تاربرقی۔ روشنی مقناطیسی سڑکون کی مرمت اور حفاظت اور پہرہ کے نہایت دور اندیشی اور غور و تعمق سے

قرار دیے گئے اور انجام پائے تھے - کچھ شکایتین بیشک ہوئی ہین اور ہر ایک کو شکایت کرنے کا اختیار
ہے مگر جنکو مشکلات اور دقتین لاحق ہوئین ان کی تعداد بہت ہی کم ہے - غالباً اس وقت تک اپنی شکایتون
کو فراموش کر گئے ہونگے - اور یہان کے لطف مناظران کو یاد ہونگے - منتظم افسرون کو ابھی تک انعام و
اکرام مرحمت نہین ہوئے مگر ان کو ضرور اس کا صلہ ملیگا علی الخصوص ان لوگون کو جو ابتدا سے اس کام پر
تھے اور جنہون نے موسم گرما و برشگال کی سختی وہ سیر اسے کے حسب خواہش امور کی انجام دہی مین
برداشت کی - پولو کھیلنے والون کو کرنل بارنگ اور اس کمیٹی کا ممنون ہونا چاہیئے - جس نے ٹورنمنٹ کا
بخوبی انتظام و انصرام اور نگرانی کی اور جو لوگ مختلف ورزشون مین شریک تھے ان کو لفٹنٹ کرنل گیری ہل
صاحب کا مشکور ہونا چاہیئے جنکو اسکے تمام اُن انتظامون اور ان کی عمدگی سے پوری واقفیت اور تجربہ تھا
کرکٹ مین بیشک ناکامی ہوئی کیونکہ اُن آتھنٹکس نے ایون کا اچھی طرح مقابلہ نہین کیا - جو پیچھے تمام مقام
ہندوستانی جنٹلمینون کے تھے - مگر اس شعبہ کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ یہ پروگرام کا کوئی خاص جزو نہ تھا -
پولٹیکل حیثیت سے کوئی نہین بتا سکتا کہ نتیجہ پیدا ہوا کیونکہ برٹش عملداری کے قیام ہندوستان کے
زمانہ سے اس وقت تک کوئی ایسا مجمع اور ایسا جلسہ ہندوستان مین نہین ہوا تھا - ہندوستان
کے ایک سو سے زیادہ والیان ملک اور ہندوستان کی ہر ایک قوم ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب کے
قائم مقام اس مین شریک تھے جو فی نفسہ ایک بے نظیر اور لاثانی امر ہے مین اس سے زیادہ اس پر
پر کچھہ اور نہین بیان کر سکتا - جو کچھہ مین نے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے دربار کے متعلق اس سے پہلے لکھا ہے
اس دو ہفتہ کے عرصہ مین تمام رؤسا باہم ملاقاتین کرتے رہے اور انہون نے ان نامور مہمانون اور اعلیٰ
حکام اور افسرون کو دیکھا جنکو وہ اپنی عمر مین کبھی نہ دیکھہ سکتے تھے باہم ایک دوسرے نے تبادلۂ خیالات
کئے - دوستانہ تعلقات قائم ہوئے - معاشرت کی حیثیت سے نہایت خلق کا برتاؤ کیا یہ تمام امور
نہایت موثر ہونگے - علاوہ ازین ہر ہائینس نظام سے لیکر آمرز سے سرحد ہند کے چھوٹے چھوٹے
خانون تک کو واضح ہو گیا ہوگا کہ وہ اس شاہنشاہ ہند کی رعایا ہین جسکی تاج پوشی کا یہ دربار تھا اور جس نے
ایک محبت فرجام پیام انکو بھیجا ہے اور جن کا بھائی ویسرائے کے پہلو بہ پہلو استادہ ہے اور

آن کو ظاہر ہوگیا ہوگا کہ ہر ایک موقع پر ان کیسی خاطر و تواضع ہوئی - سرکاری پروگرام کے اختتام پر اکثر لوگ فارغ ہوئے تو مضافات دہلی اور نمایش گاہ کی سیر سے محظوظ ہوئے - جسکے دیکھنے کے لئے روزانہ ہزارہا تماشائیون کا مجمع رہتا تھا یہ نمائش گاہ آخر فروری تک کھلی رہیگی مگر اس مین شک ہے کہ اسوقت تک زیور و جواہر نمایان کرنے کے لئے یہان رکھے جا سکتے ہین اور نہایت تعجب ہے کہ اس حصۂ نمایش مین لوگون نے نہایت دلچسپی ظاہر کی پھر بھی خریداری بہت کم ہوئی اور جو دوکانین بیش بہا زیور و جواہر لائی ہین وہ نہین چاہتین کہ ایک ایسے مخدوش مقام پر اپنی اشیا کو رکھین - جہان خریدار نہایت ہی کم ہین -

آج سہ پہر کونج کے پولو کی بازیان کلب کے میدان مین ہوئین - یہان حیدرآباد کنٹنجنٹ کا اسٹرنگ بینڈ یعنی تاردار باجہ موجود تھا - یہ بازیان نہایت پرلطف تھین - دربار کے پولو کے ذمہ دار منتظم اس سے نہایت مسرور ہونگے کہ اس مین سوشل اور مالی حیثیت سے نہایت کامیابی اور جس وقت آخری اور قطعی حساب و کتاب کی جانچ ہوگی تو اس وقت غالباً بہت کچھ توفیر ہوگی مین آج سہ پہر کو گاڑی مین سوار ہوکر گیا تو معلوم ہوا کہ کیمپ کی برخاستگی کا کام ابھی شروع ہوگیا ہے - بہت سے خیمے اکھڑ گئے صرف آتش خانے دکھائی دیتے تھے - جابجا اسباب کا بار قلیون کے سر پر ہے اکثر راستون پر اسباب سے لدی ہوئی گاڑیان نظر پڑتین اور سواریون کی کمیابی سے ہر ایک گاڑی پر صاحب لوگ بیٹھے چلے جا رہے ہین اب بھی ہفتون کا عرصہ باقی ہے - جب یہان کا کل سامان دہلی سے چلا جائیگا مگر مسافرون کی روانگی کا سلسلہ ابھی سے شروع ہوگیا ہے اور ہر طرف ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہین -

دربار کا اختتام

۱۴ - جنوری - دہلی - گورنرون اور والیان ملک کی روانگی کی وجہ سے برابر توپون کی سلامیان سر ہو رہی ہین اکثر کیمپون کے لوگ خواہان ہین کہ ابھی یہان کچھ روز اور قیام کرین - چار بڑے بڑے محکمون یعنی تعلیمی روشنی - پوسٹ آفس دربار کی ریلوے اور دودھ دہی کے کارخانون کی حالت اب ایسی ہے کہ انکی

گزشتہ کارروائی پر نظر ثانی کیجائے۔

تین مقاماتی روشنیاں جو قلعہ سنٹرل کیمپ اور رؤسا کے کیمپ کے متعلق تہین نہایت خوبی سے کی گئیں ان مین کوئی خرابی لاحق نہین ہوئی۔ قلعہ مین دو سو گھوڑون کی قوت کی کل لگی ہوئی ہے اور اس سے سب ریلوے اسٹیشنون-لاہوری دروازہ دہلی دروازہ اور ایوانون مین روشنی تقسیم ہوئی-اور سنٹرل کیمپ مین روشنی کی کل کی قوت آٹھ سو گھوڑون کی طاقت کی تہی-کل ایک سو چھبیس لیمپ تھے اور دو ہزار چھ سو پچاس لیمپ رؤسا کے کیمپون مین تھے-ان مین سے دو ہزار لیمپ صرف گیکوار کے کیمپ مین تھے

ڈاکخانہ مین پندرہ لاکھ خطوط آئے-یہ سب تقسیم کئے گئے صرف ایک ہزار چٹھیان رہ گئیں جنکی ڈلیوری نہین ہوئی اور دس ہزار پارسل آئے ان مین سے صرف پندرہ کی ڈیلیوری نہین ہوئی-یہ غور کرنے کہ کس قدر دقت انکی تقسیم مین پیش آئی ہوگی ایک قابل اطمینان امر معلوم ہوتا ہی-پوسٹ آفس کی تمام مشکلات کا خیال ہوسکتا ہی جب ہم نظیراً یہ بیان کرین کہ ان گروہون کے لئے بہی اکثر چٹھیان آئین جو لندن سے دربار دہلی کے لئے آئے تھے-ان کی تقسیم مین کس قدر دقت ہوئی ہوگی-اور زیادہ چٹھیان ان لوگون کے لئے بھی آئین جو مختلف کیمپون مین رہتے تھے اور جن لوگون کا پتہ نہین لگا وہ تحقیقات کرنے والے دفتر مین بھیجی گئیں-اور اس مین بابوؤن کی کارروائی کو بہت بڑی ترقی ہوئی-مثلاً ایک چٹھی وسیرا ے کے نام آئی اسے وسیرا ے کے تحقیقات کرنے والے دفتر نے واپس کردیا اور لکھدیا کہ وہ اس وقت کیمپ مین نہین ہین-ایک اور چٹھی جو سر چارلس منٹگمری ریواز کے نام آئی تہی اس کو تحقیقات کرنے والے دفتر نے یہ لکھکر واپس کردیا کہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کیمپ مین نہین ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ لارڈ کرزن اور سر چارلس منٹگمری ریواز کے نام ڈائرکٹری مین نہین ہین پس صاف ظاہر ہی کہ یہ بابو کلرکون کی کارروائی تہی پوسٹ آفس نے چالیس ہزار خطوط وغیرہ ایک یورپ کی ڈاک کے دن تقسیم کئے ورنہ معمولاً پندرہ ہزار چٹھیان روزانہ تقسیم ہو رہی تہین بڑے دن کے ہفتہ مین چھ ہزار تصویردار پوسٹ کارڈ جاری ہوئے اور ہر روز پانچسو روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوتے تھے-

دربار کی ریلوے کی کارروائی مختلف کمپنیون کی کوششون سے ہوئی جو مختلف حصص ہند کی

ہین اسکی ذمہ داری گورنمنٹ نے کی تہی اس لحاظ سے گورنمنٹ کا نقصان تقریباً چالیس ہزار روپیہ کا ہوگا ایک لاکھ سے زیادہ مسافر ریلون پر آئے اور دربار کے زمانے مین اول درجہ کا ایک روپیہ اور دوم درجہ کا آٹھ آنہ کرایہ تہا مگر اسکے پہلے اس کا نصف تہا اور جنکے پاس خود اپنی گاڑیان تہین انکو ریلوے سے لین کے پہاٹکون پر سخت دقتین پڑتی تہین کیونکہ ٹرین ہر سات منٹ کے بعد گزرتی تہی۔

دودہ دہی کے کارخانہ کا انتظام فوجی محکمہ کے سپرد تہا اس سے جلب منفعت مقصود نہ تہی صرف یہی کافی تہا کہ مصارف کے بعد کم ہی نفع حاصل ہوا اور شاید کیمپ مین بہت لوگ ایسے ہونگے جو اس کے ممنون نہونگے۔ اس کارخانہ کے شروع کرنے مین بانوے ہزار روپیہ صرف ہوئے۔ اور اس کے علاوہ ایک ہزار گیلن دودہ اور پانچسو پونڈ مکہن روزانہ تقسیم ہوتا تہا۔ علاوہ ازین بہت کچہ گوشت اور ترکاری بہی یہان سے جاتی تہی بلالحاظ مصارف سرمایہ بارہ ہزار کا منافع ہوا۔

عید اور تاج پوشی

الحمدللہ کہ کارونیشن بخیر وخوبی تمام ہوا۔ ہندوستان کی تاریخ مین یہ عظیم الشان جلسہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا غرۂ شوال فرخ فال پنجشنبہ کا مبارک دن۔ ایک عید فطر۔ دوسرے عید دربار۔ یہ ہمارے بادشاہ عالی جاہ کی سعادت واقبال مندی ہے۔ اید اللہ بہ الدین ومتع بہ المسلمین۔

این عید و ہزار عید دیگر بر فرق مبارکش مبارک
ہرکس کہ نباشدش نکوخواہ تیغش بر سر تبر مبارک

بہار دربار

یعنی

قصیدہ تہنیت دربار دہلی بتقریب جشن تاجپوشی عالیجناب معلی القاب ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند

منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

از جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سکرٹری امیر اللغات جانشین حضرت امیر مینائی لکہنوی رحمتہ اللہ علیہ

دے رہی ہو کیا مزہ آنکہوں مین نیند آئی ہوئی واہ رے ہم بے پیئے مستی سی ہی چہائی ہوئی

یار ہین اغیار ہین، سب ہین مگر اب ہم کہان
نیند کے ہاتھون بھری محفل مین تنہائی ہوئی

بند آنکھین کیا ہوئین کچھہ اور آنکھین کھل گئین
ہو کے روشن چشم دل چشم تماشائی ہوئی

خواب مین ہم دیکھتے کیا ہین کہ ہے وقت سحر
فرش سے تا عرش اک تنویر ہے چھائی ہوئی

پردۂ شب اٹھہ رہا ہے بچھہ رہا ہے فرش نور
دن کی آمد ہے صبا پھرتی ہے اترائی ہوئی

صبح نے چہرہ سے اپنے گو الٹ دی ہے نقاب
پر ادا وہ ہے دلہن جیسے ہو شرمائی ہوئی

شکل و صورت زیب و زینت دیکھکر کہتی ہے خلق
حور جنت سے پری ہے قاف سے آئی ہوئی

سونے والے اٹھہ رہے ہین انگڑائیان لیتے ہوے
زلفین کچھہ شانے پہ ہین کچھہ رخ پہ بل کھائی ہوئی

پانوؤن کی آہٹ سے کھلتی جاتی ہے غنچونکی آنکھہ
ہے غضب باد سحر کی چال اٹھلائی ہوئی

طائران صبح کے دلکش ترانے ہائے ہائے
وقت ٹھنڈا اور پھر آواز گرمائی ہوئی

جھونک کھا کھا کر سنبھلنا شاخ گل کا بار بار
جس طرح نازک کمر سیدھی ہو بل کھائی ہوئی

برگ گل پر کیا بھلی لگتی ہین بوندین اوس کی
موتیون سے دامن گلشن کی زیبائی ہوئی

گدگدایا ہے کسی نے پیاری کلیون کو ابھی
کہہ رہی ہے صاف ہونٹون پر ہنسی آئی ہوئی

آمد آمد شاہ خاور کی ہوئی غل مچ گیا
آنکھہ سب کی محو رنگ چرخ مینائی ہوئی

چشم بد دور آج تو کچھہ اور ہی سامان ہے
یہ نئی صورت نرالی جلوہ آرائی ہوئی

روز تو تنہا نکلتا تھا فلک پر آفتاب
آج شان حسن برق حیات تنہائی ہوئی

انجمن کی انجمن لشکر کا لشکر ساتھہ ہے
شور عالم مین ہے اچھی عالم آرائی ہوئی

سینکڑون روشن ستارے بزم افروز جمال
جنکی شان حسن پر قربان رعنائی ہوئی

چودھوین کا چاند بھی ہے اور ماہ نو بھی ہے
پڑ رہی ہے آنکھہ مشتاقون کی للچائی ہوئی

لو ہوئے [illegible] فلک مین سبکے سب ہی نور فروز
حبذا اکس شان کی دربار آرائی ہوئی

کچھہ مل بیٹھے ہین باہم چاند تارے آفتاب
امر ہے اوس کی زینت اس سے اسکی زیبائی ہوئی

شاہ خاور بیچ مین سارے ستارے آس پاس
دیکھو جھرمٹ مین قمر کی رونق افزائی ہوئی

چاند سے جس جا وہی جا چاند کا ٹکڑا بھی ہو | نور کے گلشن میں ہو دوہری بہار آئی ہوئی
بین نگاہوں نے بلائیں خوشنما دربار کی | آنکھیں صدقے دل فدائی جان شیدائی ہوئی
یہ سماں پیش نظر تھا کھل گئی اتنے میں آنکھ | ہوش کا آنا کہ بھاگی نیند گھبرائی ہوئی
جاگ کر دیکھا وہی دیکھا تھا جو کچھ خواب میں | جاگی کیونکر دولت بیدار ہاتھ آئی ہوئی
آسمان دیکھا تھا جسکو وہ زمین ہند ہے | جسپہ ہے عیش و مسرت کی گھٹا آئی ہوئی
انجمن دیکھا تھا جسکو قیصری دربار ہے | جس کے شوق دید میں مخلوق سودائی ہوئی
مہر دیکھا تھا جنھیں ہیں لارڈ کرزن دبیر | آج جن سے مسند شاہی کی زیبائی ہوئی
بدر دیکھا تھا جنہیں وہ ہیں دکن کے تاجدار | جنکی خاک آستان وقف جبین سائی ہوئی
ماہ نو دیکھا تھا جسکو ہیں ولی عہد نظام | جن سے جاہ و تمکنت کی عزت افزائی ہوئی
جسکو دیکھا تھا ستارے والیان ملک ہیں | ہند میں ان سب کے دم سے ملک آرائی ہوئی
اے بلبل خوش بیان آ ہو یہ مقام امتحان | ہاں دکھا اپنی طبیعت جوش پہ آئی ہوئی
سنتے تھے بچپن سے یہ فقرہ کہ دلی دور ہے | آج دلی ہے کہ چشم و دل پہ ہو چھائی ہوئی
طبع کو لازم ہے کہ کھل کھیلے کھلے میدان میں | ہاتھ سے جانے نہ پائے بات ہاتھ آئی ہوئی
لطف تو جب ہے کہ لڑ جائے طبیعت اس طرح | بزم آرا کو گمان ہو بزم آرائی ہوئی
ہوں وہی تیغ زبان کے وار جو رکتے نہیں | ہوں وہی چوٹیں جو ہیں حسّاد کی کھائی ہوئی
شوخی معنی نگاہ ناز کا عالم دکھائے | لوٹ جائے وہ طبیعت ہو جو تڑپائی ہوئی
فکر رنگین سے کھلے ایسا تر و تازہ چمن | جس چمن میں ہو نہ اک پتی بھی مرجھائی ہوئی
رشک کرتے ہوں عنادل غنچہ و گل دیکھکر | اور گلچین کی نظر پڑتی ہو للچائی ہوئی
اللہ اللہ! ہند میں ہے کیا بہار آئی ہوئی مطلع | کھل گئی ہیں وہ بھی کلیاں تھیں جو مرجھائی ہوئی
شاہ گل ہی کی آرایش پہ کیا موقوف ہے | پتی پتی باغ کی محو خود آرائی ہوئی
سنکے جشن تاجپوشی ہفتمین ایڈورڈ کا | عید ہی سب سے گلے ملنے کو ہے آئی ہوئی

یہہ مرقع نقشِ دل ہوکر رہیگا یادگار
جسکی ہر شکل آفتِ جانِ شکیبائی ہوئی

ذکر برساون کا سہان کریاد رکھہ لینا عمر بھر
دیگی لذت اس گلستان کی ہوا کہائی ہوئی

کشورِ ہند آج نازان ہو تو کچہہ زیبا نہین
کب کسی اقلیم کو حاصل یہہ زیبائی ہوئی

تجھپر اے دلّی نئے سر سے چڑہا رنگ شباب
ہائے یہ صورت یہ رنگت نکہری نکہرائی ہوئی

ایک عالم ہی کہ آیا ہو وہ آنکھین سینکنے
تیرے جلوے کی ہی ساری آگ بہڑکائی ہوئی

یہ دلہن آراستہ ہی یا چمن پیراستہ
وہ چمن ہر شاخ جسکی پہول پہل لائی ہوئی

جس طرح سینہ مین دل آنکھون مین پتلی ہی عزیز
ہند مین دلّی کی یون ہی قدر افزائی ہوئی

کیون نہو، یہ تخت گاہ خسروان ہند ہے
عزت دربار ہے میراث مین آئی ہوئی

وہ زمین جسپر ہون محبوب الٰہی کے قدم
ہے بجا گر اپنے جوبن پر ہو اترائی ہوئی

آئیے اب سیر دربار معلی کیجئے
مدتون سے ہین نگاہین ترسی ترسائی ہوئی

لوٹ لین آنکھین مزے نظارۂ دربار کے
پہر کہان یہ بڑہتی دولت کی گہٹا چہائی ہوئی

کیا سہانا وقت ہے اکیا رنگ ہی اکیا جشن ہی
اور کچہہ کہتی ہے اب دل مین امنگ آئی ہوئی

کچہہ غزلخوانی بہی اس موقعہ پہ ہونا چاہیئے
سرد تا ہونے نہ پائے طبع گرمائی ہوئی

ہو کسی کا شعر ہمکو تو مزے سے کام ہے
مے سے مطلب ہے وہ چاہی جسکی ہو لائی ہوئی

غزل

کہہ رہی ہے عرض مین وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بہری محفل مین رسوائی ہوئی

اک ادا مستانہ سر سے پانون تک چہائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

آرزوئے وصل سے ہے اس طرف بیتاب دل
اوس طرف فرطِ حیا سے آنکھہ شرمائی ہوئی

لائی ہے بادِ صبا شاید پیامِ وصلِ یار
کیون مسرت آج ہے دل پر مری چہائی ہوئی

شور محشر نے کیا بے چین مجھکو قبر مین
آنکھ اوس دم کہل گئی جب نیند تہی آئی ہوئی

ہجر کی شب کوئی میرا پوچہنے والا نہ تہا
بیکسی مین میری مونس میری تنہائی ہوئی

وصل کی شب دردِ دل اے شاد دونا ہوگیا
چارہ سازی یہ ہوئی اور یہ مسیحائی ہوئی

سادگی کی قدر کچھ عہدِ جوانی نے نہ کی　　جو امنگ آئی طرفدارِ خود آرائی ہوئی
گھٹ گیا غم میں ہمارا دل تو وہ کہنے لگے　　قبلہ رخ کیا لطف دیتی ہے گھٹا چھائی ہوئی
میں نہیں قائل کہ تم جاگے کہیں شب بھر مگر　　کچھ پتے کی کہہ رہی ہے آنکھ شرمائی ہوئی
پھانس ہوتی ہے دلِ عاشق کو کانٹے پھانس　　رہ گئی تو جان لی نکلی تو رسوائی ہوئی
آئی جب صبحِ شبِ وصلت مقدر نے کہا　　رات بھر جاگا ہوں میں اب نیند ہے آئی ہوئی
آئینے میں دیر تک سیرِ بہارِ حسن کی　　آنکھ ... کی آپ ہی اپنی تماشائی ہوئی
ان سے کہتی ہے نزاکت وقتِ آرائشِ قمر　　جان پر بن آن پڑی اچھی خود آرائی ہوئی
دل شگفتہ ہو تو آخر سیرِ گلشن کیجیے　　اک کلی ... سے پائی وہ بھی مرجھائی ہوئی
ہائے کیا جھٹ پٹ قفس میں بال و پر پیدا کئے　　جب سنا ہم نے کہ جاتی ہے بہار آئی ہوئی
کہتی ہے شوخی نظر گر کی پڑے عشاق پر　　شرم سکھلاتی ہے چتون اور شرمائی ہوئی
کیا غضب ہے آج بھی واعظ واہی ہجو شراب　　دیکھ ... سبزہ زاروں میں گھٹا چھائی ہوئی
دفن کرنے اپنے کشتے کو نہ آئے اور کہا　　مٹی ہو جائے گی مہندی میری لگوائی ہوئی
دل لیے لیتی ہوں میں ہاں مسکراؤ جاؤ تم　　ان لبوں سے کہتی ہے وہ آنکھ شرمائی ہوئی
خیر ہو یا رب کہیں وہ خود نہ بن جائے رقیب　　پڑ رہی ہے آئینے پر آنکھ للچائی ہوئی
والیانِ ملک کے ٹھاٹھ آج دیکھا چاہیے　　شان و شوکت ہمرہِ اقبال ہے آئی ہوئی
کیسے کیسے نیرِ تابندۂ اقبال ہیں　　سرزمینِ ہند نہیں سب کی ہے چمکائی ہوئی
دیکھئے وہ ہیں خدا رکھے رئیس رامپور　　نوعروسِ ارضِ ہند ہی جن کی شیدائی ہوئی
آپ کا دم یادگارِ حضرتِ خلد آشیان　　آپ کے ہاتھوں ریاست اوج پر آئی ہوئی
مرحبا عز و شرف فرمانروائے ٹونک کا　　ساتھ رعنائی کے ان پر ختم دانائی ہوئی
حبذا بھوپال کی سرکار کا جاہ و وقار　　ایک ہی ہے یہ ریاست شہرت پائی ہوئی
اے خوشا شانِ ریاست والیِ اندور کی　　بانکپن کی خاص ادا حصہ میں ہے آئی ہوئی
آسمانِ رفعت مہاراجہ بہادر سے بندھیا　　ان کے بل بوتے پر حکومت آج اترائی ہوئی
اور کتنے راجہ و مہاراجہ و نواب ہیں　　باعثِ تنویرِ چمن کی جلوہ فرمائی ہوئی
ایک سے ہے ایک اعلیٰ ایک سے ایک آفتاب　　جن کے آگے آسمان کی آنکھ شرمائی ہوئی

ہو کہاں تک سب کے اسمائے گرامی کا شمار
طول کا موقعہ نہیں محفل ہے اکتائی ہوئی

ہاں ذرا اب آنکھ اٹھا کر دیکھئے سوئے دکن
یہ سواری ہے کہ شوکت کی گھٹا چھائی ہوئی

آصفی لشکر کا اللہ رے شکوہ و کر و فر
چشم گردون بھی تحیر سے تماشائی ہوئی

کثرت افواج نے باندھی ہے کچھ ایسی ہوا
ہوش اڑتے ہیں ہوا چلتی ہے کترائی ہوئی

حسن ترتیب اور سونے میں سہاگہ ہو گیا
موتیوں کی اک لڑی ہے تازہ گندھوائی ہوئی

ہے مناسب نام امیروں کے بتاتے جائیں ہم
عسکر شاہی میں جن کی رونق افزائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ غالب الملک انتخاب ملک ہیں
اہل دانش میں مسلم ان کی دانائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ دیکھو راجہ راے رایان ہیں یہی
رائے ان کی مایۂ صد بزم آرائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ دیکھو دنیرتی کے راجہ ہیں یہی
خاص لطف شہ سے ان کی قدر افزائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ راجہ مرلی منوہر خوش صفات
مال والوں میں ہے عزت انکے ہاتھ آئی ہوئی

کون ہیں یہ؟ ذی حشم نواب فخر الملک ہیں
آپ کے دم سے دکن میں ہے بہار آئی ہوئی

کون ہیں یہ؟ خان خانان بہادر ذی وقار
آپ سے عزت کی گویا عزت افزائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ خوش سیر عالی گہر خورشید ملک
آپ کے ہاتھوں امارت چمکی چمکائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ دیکھو آصف یاور الملک آپ ہیں
آپ سے بزم شرف کی جلوہ افزائی ہوئی

کون ہیں یہ؟ یہ مہاراجہ کشن پرشاد ہیں
شاد آصف کی وزارت جنکی شیدائی ہوئی

ذی فراست، ذی مروت، باکمال و خوش خصال
ہر صفت بیرونہ صفت حصہ میں ہے آئی ہوئی

لطف آصف جو د آصف کے نہوں کیوں مستحق
حب آصف آپ کی رگ رگ میں ہے چھائی ہوئی

آپ کے اقبال سے چمکا نصیبا ملک کا
آپ کے دم سے حکومت کو توانائی ہوئی

شاد رکھو آباد رکھو یارب جناب شاد کو
تیری رحمت کی گھٹا سر پہ رہے چھائی ہوئی

لیجئے وہ خاص سلطانی سواری آ گئی
تھی نظر جس کے لئے آنکھوں میں گھبرائی ہوئی

پڑ گئی ہے کیسی ہلچل مجمع حضار میں
جس طرح دریا میں سطح آب لہرائی ہوئی

شور ہے ہر سو وہ دیکھو چاند نکلا عید کا
روشنی جسکی چراغ افروز بینائی ہوئی

سامنے ظل خدا ہے اس طرف خلق خدا
رعب ادہر چھایا ہوا سطوت ادہر چھائی ہوئی

داب شاہی نے پکارا ہاں مودب در باش
دی سلامی فتح نے تعظیم مجرائی ہوئی

بخت نے چومے قدم اقبال نے تھامی رکاب
گرد سپہر گر تصدق شان یکتائی ہوئی

کیوں نہو پہر کون ہیں، یہ شاہ آصف جاہ ہیں
وہ سکندر ہیں کہ ان کے در سے دارائی ہوئی

میر محبوب علی خان بہادر ہیں یہی
ہے انہیں کے ساتھ تائید علی آئی ہوئی

ہمت حاتم انہیں ہاتھوں سے حاجتمند فیض
دولت قارون انہیں قدموں کی ٹھکرائی ہوئی

رستم دوران انہیں انکی شجاعت نے کیا
نام سے ہے روح سام و زال تھرائی ہوئی

تیغ زن، ناوک فگن، ضیغم شکار، صفدر شکن
بازوؤن مین قوتِ خیبر شکن آئی ہوئی

رائے وہ صائب کہ جس کے شاگرد ہو چرخِ پیر
فکر وہ موزون کہ دنیا جسکی شیدائی ہوئی

وہ ذکاوت جو فلاطونِ زمان کو چاہیئے
وہ ذہانت جو سبق آموزِ دانائی ہوئی

ہیں وہ سلطان ہین کہ ان کی دستگیری خلق مین
ضعف کی دشمن ضعیفون کی توانائی ہوئی

ہیں وہ سلطان ہین کہ ان کے عہدِ دولت مین
نام عزت کا ہوا ذلت کی رسوائی ہوئی

بارشِ ابرِ کرم سے کشتِ عالم ہے نہال
دامنِ دولت مین خلقت پرورش پائی ہوئی

ہے اقبالِ شاہِ آصف کا یہ ادنیٰ سا اثر
پوری ہو جاتی ہے قدمون کی قسم کھائی ہوئی

شاہ کے ہمراہ ہین شہزادۂ والا تبار
بارک اللہ نور ہین کیا نور افزائی ہوئی

شاہزادہ کی مدد پر ہین جو عثمان رض و علی
حشمت و اجلال کو دونی توانائی ہوئی

شاہ کے استاد ہین ہین کیسے کیسے ذی کمال
فیضِ سلطانی سے جن کی قدر افزائی ہوئی

کوئی لقمانِ جہان کوئی فصیح و نکتہ دان
ذات جن کی عزت و نام آوری پائی ہوئی

یہ ہین افضل وہ ہین افسر یہ اسد ہین وہ حکیم
مختلف اوصاف کی کیا خوب یکجائی ہوئی

قائم و دائم رہین شہزادہ و شاہِ نظام
بڑھتی ہی جائے حکومت اوج پر آئی ہوئی

بول بالا لارڈ کرزن کا جو ہین بالا نشین
مثلِ خورشید ان سے عالم کو شناسائی ہوئی

آپ نے اس سرزمینِ ہند کو زندہ کیا
آپ سے اس جسمِ بے جان کی مسیحائی ہوئی

غیر ممکن ہے کہ ہو اوصافِ عالی کا شمار
آگے اس موقعہ پہ عاجز اپنی گویائی ہوئی

اک یہ مصرع ہی پڑھ دینا ہو کافی اس جگہ
ساتھ دولہا کے ہے یہ ساری برات آئی ہوئی

عمر و دولت مین ترقی ہو شہ ایڈورڈ کی
تاجپوشی جن کی وجہ عالم آرائی ہوئی

یہ قصیدہ پڑھ کے بیخود کر دیا تو نے بلبل
اے جزاک اللہ اچھی بادہ پیمائی ہوئی

رنگ وہ پیدا ہوا سب کو مزہ آ گیا
صرف محفل مین شرابِ جام مینائی ہوئی

اپنے ہمشرب تھے جتنے ہو گئے اس مے پہ لوٹ
داد دی عالی نے صدقے روحِ صہبائی ہوئی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔